

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 26, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman, Dr. Noor Jehan Panezai in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنْ أَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَاحْذَرُهُمْ إِنْ يَفْتَنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَاحْذَرُهُمْ إِنْ يَفْتَنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ط وَإِنْ كَثُرَ مِنْ النَّاسِ لَفَسْقُونَ ۝ أَمْ حُكِمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ط وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ ط إِنْ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ : پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو (کہ تمام

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, May 26, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Madam Deputy Chairman, Dr. Noor Jehan Panezai in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنْ أَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَاحْذَرُهُمْ أَنْ يَفْتَنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ وَاحْذَرُهُمْ أَنْ يَفْتَنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ط وَإِنْ كَثُرَ مِنْ النَّاسِ لَفَسْقُونَ ۝ أَمْ حُكِمَ الْجَاهِلِيَّةُ يَبْغُونَ ط وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ : پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام

شریعتوں کا اصل مقصود یہی ہے) تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے - پھر وہ نہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باہم و گر اختلاف کرتے رہے تھے ان کی حقیقت کیا تھی -

اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں حکم دیا کہ جو کچھ خدا نے تم پر نازل کیا ہے ، اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ نیز ان کی طرف سے ہوشیار رہو ، کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے، اس کے کسی حکم (کی تعمیل و نفاذ) میں تمہیں جھگڑا دیں (یعنی ایسی صورت حال پیدا کر دیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آ سکے) پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں (اور حکم الہی نہ مانیں) تو جان لو ، خدا کو یہی منظور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان ہیں -

پھر (جو لوگ احکام الہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے تو وہ کیا چاہتے ہیں؟) کیا جاہلیت کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں (جب علم و بصیرت نے لوگ محروم تھے اور اپنے اوہام و خرافات پر عمل کرتے تھے) اور ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے -

مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم ہو گئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ وہ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں - اور (دیکھو اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا - اللہ اس گروہ پر (کامیابی و سعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے -

LEAVE OF ABSENCE

میڈم ڈپٹی چیئرمین : رخصت کی درخواستیں -

جناب فدا محمد خاں کی ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ وہ 25 اور 26 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے، ان کی طبیعت ٹھیک نہیں، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری نثار علی خان ، وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل نے اطلاع دی ہے کہ وہ 26 مئی کے اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے کیونکہ وہ ایک اہم کام میں مصروف ہیں ۔ چوہدری شجاعت حسین وزیر صنعت نے اطلاع دی ہے کہ وہ دو دن کے لئے کراچی جا رہے ہیں اس لئے اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔

POINT OF ORDER RE: DEFERMENT OF PRIVATE MEMBERS DAY

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب منظور احمد گنجی۔

جناب منظور خان گنجی : جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں جی کل موشن پیش ہوئی تھی اور رول محفل کر دیا گیا تھا ۔

جناب منظور احمد گنجی : جناب اس کی بجائے غیر سرکاری کارروائی کا دن کب رکھا جائے گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کل چوہدری امیر حسین صاحب نے بیان دیا تھا کہ اس کو آئندہ رکھا جائے گا ۔

جناب منظور خان گنجی : کب جی ؟

چوہدری امیر حسین : اسی اجلاس کے دوران جب شریعت بل پاس ہو جائیگا تو اس کے بعد رکھا جائے گا ۔

PRIVILEGE MOTION

میڈم ڈپٹی چیئرمین : تحریک استحقاق ، حافظ حسین احمد ، جناب منظور احمد گنگھی۔

RE: STATEMENT OF U.S. AMBASSADOR, MR. OAKELY
IN THE CHAMBER OF COMMERCE AND INDUSTRIES,
LAHORE

جناب منظور احمد گنگھی : 24 مئی 1991ء کے اخبار "نوائے وقت" راولپنڈی میں خبر چھپی ہے کہ امریکی سفیر رابرٹ اوگلے نے لاہور میں چیبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ایگزیکٹو باڈی کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور صنعت کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ حکومت سے مل کر ارکان قومی اسمبلی سے کہیں کہ وہ پاکستان کے مستقبل سے سیاست کے کھیل نہ کھیلیں۔ ان کے اس بیان سے ممبران پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : کوئی اس کو oppose کر رہا ہے۔

حامد ناصر چٹھہ : جی-opposed

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اس تحریک کو تین طریقوں سے نمٹایا جا سکتا ہے یعنی اس کو oppose کیا جائے یا نہ کیا جائے یا مختصر بیان دیا جائے۔ مختصر بیان کے بعد پھر جب واقعات سامنے آتے ہیں ----- (مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ نے ابھی کیا کیا ہے۔ آپ نے اس کو oppose کیا ہے یا نہیں۔

چوہدری امیر حسین : میں نے جناب سے درخواست کی ہے کہ آپ محرکین کو یہ موقع دیں کہ وہ مختصر بیان دے دیں تاکہ حقائق سامنے آجائیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : منظور احمد گنگی صاحب -

جناب منظور احمد گنگی : 24 مئی کو مسٹر اوکے نے ایک بیان دیا تھا جناب والا! کافی دنوں سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ایسے لگتا ہے کہ صرف دو چار شخص ہیں جو بیان دیتے ہیں اور وہی پاکستان کی سیاست کو چلاتے ہیں۔ لگتا ایسا ہی ہے اسٹیٹ پالیسی کے بارے میں بھی ہمیشہ مسٹر اوکے یا اس سے پہلے جتنے بھی امریکی سفیر تھے وہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کو پاکستان کے اندرونی معاملات کو ہمیشہ متعین کرتے رہے ہیں اور بڑی دیدہ دلیری سے یہ اخباری بیانات دیتے ہیں اور ویسے تو ان کو یہ حق ہے اس لئے کہ اس ملک کے وائسرائے وہی ہیں حکومت تو وہی چلاتے ہیں باقی یہ تو سارے ڈی بیٹھے ہوئے ہیں حکومت چلانے والے، حکومت تو وہی چلاتے ہیں -

میر سہراب خان کھوسو : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا! انہوں نے ہمیں ”ڈی“ کہا ہے یہ الفاظ حذف کئے جائیں -

جناب منظور احمد گنگی : آپ ”ڈی“ نہیں ہیں دوسروں کو کہہ رہا ہوں -

اخونزادہ برہہ ور سعید : جناب والا! میں سپیکر سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے تو فرمایا کہ یہ ڈی ہیں۔ اس میں یہ بھی شامل کر رہے ہیں کہ اوکے صاحب ان کے لوگوں کو حکومتیں بھی دلاتے ہیں -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : برہہ ور سعید صاحب تشریف رکھیے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں جتا -

جناب منظور احمد گنگی : میں مختصراً یہ عرض کرتا ہوں کہ اسے یہ حق نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرے۔ یہ حق یہاں کے عوام کا ہے اور چونکہ ممبران پارلیمنٹ اس ملک کے نمائندے ہیں اس لئے وہ یہ فیصلہ خود کرنا جانتے ہیں کہ کس طریقے سے یہ ملک چلایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک ان تمام شرائط پر پوری اترتی ہے جو اس کی admissible ہونے کے لئے ضروری ہیں نمبر 1 یہ ایک تازہ ترین واقعہ ہے۔-----

میڈم ڈپٹی چیئرمین : گنگی صاحب آپ یہ بتائیں کہ سینٹ کا استحقاق کیسے مجروح ہوا۔

جناب منظور احمد گنجی : سینٹ کا ، اس لئے کہ قومی اسمبلی بھی ایک منتخب ادارہ ہے اور اسی طرح سینٹ بھی۔ اس نے سب کے بارے میں یہ کہا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ صرف قومی اسمبلی کے بارے میں کہا ہے چونکہ قومی اسمبلی کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے اس ملک کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور سینٹ کا خاص طور پر اس لئے ہوا ہے کہ یہ اس قوم کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور اس لحاظ سے یہ تحریک ان تمام میرٹس پر پوری اترتی ہے۔ یعنی قاعدہ 62 کی تمام شرائط کو پورا کرتی ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری امیر حسین -

چوہدری امیر حسین : شکریہ! محترمہ چیئرمین صاحبہ ، پہلی بات تو آپ نے بڑے صحیح طور پر پوائنٹ آؤٹ کی کہ انہوں نے خاص طور پر ارکان قومی اسمبلی کا یہاں ذکر کیا اگر تو پارلیمنٹ کے ممبروں کا ذکر کیا جاتا تو پھر یہ بات صحیح ہوتی کیونکہ پارلیمنٹ میں سینیٹر صاحبان اور قومی اسمبلی کے ارکان دونوں آتے ہیں لیکن انہوں نے ایک مخصوص ادارے کا نام لیا ہے۔

Therefore the M.N.As have the right to agitate this matter in the National Assembly.

اس لئے جناب والا! ایک بات تو یہ ہے کہ سینٹ کے ارکان کا strictly speaking استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک آدمی کی opinion ہے ایک آدمی کا بیان ہے۔ اس کی opinion کے اظہار سے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ ایوان کی کارروائی میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑی ہے۔ اس کی opinion غلط بھی ہو سکتی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے ملک کا سفیر ہے اس نے اگر ایک بیان دیا ہے تو اس کی یہ ذاتی رائے ہو سکتی ہے اس سے اسمبلی کے discharge of functions میں یا اس کے کسی ممبر کے کام کرنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔ ایسی کئی باتیں بعض اوقات ہو جاتی ہیں جن کا نوٹس نہیں لینا چاہیے۔ بہر حال اس وقت سینٹ کے سامنے یہ معاملہ درپیش ہے کہ استحقاق مجروح ہوا ہے یا کہ نہیں اور جن ارکان کا مجروح ہوا ہے ان کو حق ہے اپنے ایوان میں اس مسئلے کو اٹھانے کا ، اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس کو پریس نہ کیا جائے۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ہونے والا ہے وہاں وہ ممبران جن کے متعلق کچھ کہا گیا

ہے وہ احتجاج کر لیں گے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس کو پریس نہ کیا جائے اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ محرکین کا بیان آجائے اور بات ریکارڈ پر آ جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: منظور صاحب آپ اس کے بارے اور کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب منظور احمد گچھی: پہلی بات یہ ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے۔ دوسری یہ کہ جس طرح وزیر موصوف نے کہا کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے اور اہمیت نہیں رکھتی چیئرمین صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں یہ حقیقت پر مبنی اس لئے نہیں ہے کہ مسٹر اوکے امریکی حکومت کو represent کرتے ہیں اور امریکی پالیسی کو toe کرتے ہیں اس لئے اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے۔ میرے خیال میں اس ملک کے عوام کو اور ہر آدمی کو یہ پتہ ہے کہ اوکے کی اہمیت کیا ہے اور اوکے کس طریقے سے represent کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت اہم آدمی ہے کوئی عام آدمی نہیں ہے اس لئے اس بات کا نوٹس لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو استحقاق کیٹی کے حوالے کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں آپ پریس نہ کریں۔

جناب منظور خان گچھی: میں تو سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے میں تو اس پر سیٹنڈ لیتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: آپ پریس کرتے ہیں۔

جناب منظور احمد گچھی: جی ہاں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں اس میں سینٹ کا استحقاق مجروح نہیں

ہوگا۔

The National Assembly is fully empowered to guard its rights and privileges. So, I rule this motion out of order. Next is adjournment motion.

Syed Iqbal Haider: Point of order.

Madam Deputy Chairman: Syed Iqbal Haider on a point of order.

Syed Iqbal Haider: Yesterday, you had very kindly assured that most of the questions which were not answered yesterday will be taken up today. We had pointed out that today being the Private Members' Day you will not be in a position to take up those questions. Then, somebody pointed out that today was not going to be a Private Members' Day, therefore, all the leftover questions of yesterday may kindly be taken over first.

Madam Deputy Chairman: Iqbal Haider Sahib, Sunday is a Private Members' Day.

اتوار کو کوئی سوالات جوابات نہیں ہوتے -

That is Rule 38:

"Provided that there shall be no Question Hour on Sunday."

Syed Iqbal Haider: Quite right, absolutely right. Because now I am glad that today we are having a Sunday as a Private Members Day. Either we have a Private Member's Day or if we suspend the rules then we have a normal day. You cannot have both.

Madam Deputy Chairman: No, you know Sunday is specified as Private Member's Day.

Syed Iqbal Haider: Quite right, I bow before you but we have been informed on a point of order raised by Mr. Gichki that that

rule has been suspended. If that rule has been suspended and it is not a Private Members Day, then at least let it be a day for normal regular business, so that we can have questions.

Madam Deputy Chairman: Ch. Amir Hussain Sahib.

Ch. Amir Hussain: Madam Chairperson, technically speaking it is not correct. The version of my learned friend is that as the rule has been suspended and it has been declared and being treated as government business day, therefore, Question Hour should be there. This is not correct. The correct version is - Sunday is a day on which there is no Question Hour if it is suspended and the government business is allowed to be done it doesn't mean that the Question Hour will be there automatically. (2) It was not a scheduled sitting and, therefore, questions could not come up on Sunday. So, it was rightly observed and declared by the Chair that tomorrow mean next working day. So, it was clarified yesterday that next working day which is Monday the questions will be taken up. Thank you.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Point of order Madam Chairperson.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب منظور گچی صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منظور احمد گچی: میں عرض کروں گا کہ یہ ٹھیک ہے کہ یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور اس کے لئے روز کو معطل کیا گیا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے ایک حصے کو معطل کیا گیا ہے یا پورے پرائیویٹ ممبرز ڈے کو، اگر دن کو معطل کیا گیا ہے تو یہ نارمل ڈے بن جاتا ہے اور نارمل ڈے میں قانون سازی کے علاوہ استحقاق اور التوا کی تحریکیں اور وقفہ سوالات طریقہ کار کے مطابق لازم ہو جاتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ جو تاثر ہے پرائیویٹ ممبرز ڈے کا کہ اس دن گورنمنٹ بزنس نہیں کیا جا سکتا ہے - کوئی وزیر اس دن بزنس نہیں کر سکتا چنانچہ قواعد معطل کر کے جو رعایت لی جاتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ اس دن گورنمنٹ بزنس کرنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں نکلتا کہ وقفہ سوالات کی بھی اجازت ہو گئی ہے۔ صرف اتنی رعایت ہوتی ہے کہ اس دن گورنمنٹ کا بزنس ہو سکتا ہے باقی as it is رہتا ہے -

Madam Deputy Chairman: So, I think this proviso is independent and not connected with the Private Members' Day.

Syed Iqbal Haider: But as the honourable Minister said that the questions can be taken up today would there be an assurance from the Chair that those left over questions will definitely be taken up tomorrow?

Madam Deputy Chairman: Ch. Amir Hussain Sahib.

Ch. Amir Hussain: It has already been clarified by the Chair that the left over questions will be taken up on the next working day.

Syed Iqbal Haider: No, tomorrow let us not play with the words.

Madam Deputy Chairman: Thank you. It is time for adjournment motions now. Adjournment Motion No. 51 Prof. Khurshid Ahmad.

**ADJOURNMENT MOTIONS
RE: ATTEMPT TO TAKE FORCIBLE POSSESSION OF
LAND IN A VILLAGE IN RAWALPINDI**

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم - محترمہ چیئرمین صاحبہ! میں اس معزز ایوان کی اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کروں - روزنامہ نوائے وقت ، راولپنڈی مورخہ 17 مئی 1991ء کی اطلاع کے مطابق راولپنڈی سے تقریباً 20 کلومیٹر دور فتح جنگ روڈ پر موضع دھمہ میں ایک ہاؤسنگ سوسائٹی کے لئے زبردستی زمین حاصل کرنے کی کارروائی کے دوران سوسائٹی کے تنظیمین نے اتر فورس پولیس کے درجنوں مسلح افراد کی مدد سے آبادی پر ہلہ بول دیا۔ فائرنگ اور رانٹوں کے بٹ مار کر ایک درجن سے زائد افراد بشمول خواتین کو زخمی کر دیا اور جنگل کی کٹائی میں مصروف دو ٹریکٹروں کو بھی برسٹ مار کر ناکارہ کر دیا - اخباری اطلاع کے مطابق شاہین ہاؤسنگ سوسائٹی کی انتظامیہ نے عدالتی حکم اقتضائی کے باوجود اور عدالت کے فیصلے کا انتظار کئے بغیر اور معاوضہ دیئے بغیر موضع دھمہ پر زبردستی قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا جس کی وجہ سے علاقے میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ یہ ایک قصص امن کا حالیہ واقعہ ہے جس میں بدقسمتی سے مسلح افواج کے افراد ملوث ہوئے ہیں۔ اس لئے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم واقعہ کو زیر بحث لایا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اسی نوعیت کی ایک اور تحریک نمبر 65 اقبال حیدر صاحب کی ہے۔ اقبال حیدر صاحب آپ بھی پڑھ لیجئے -

Syed Iqbal Haider: Thank you Madam Chairperson. I hereby give notice of my intention to move that the business of Senate be adjourned to discuss a matter of public importance namely:

According to the news published in the daily 'Nawa-e-Waqt,' dated 17th May, 1991, the PAF Police raided a village situated at Fateh Jang Road to forcibly acquire the land inspite of the stay order granted by a court. The PAF Police terrorised and manhandled the natives of the village, 12 persons were injured and the tyres of a tractor belonging to a farmer were damaged

by firing. This illegal action of the persons belonging to a federal institution is highly objectionable which has created panic in the area.

It is, therefore, requested that the motion be admitted and discussed forthwith.

Madam Deputy Chairman: Mr. Gulzar Ahmad Khan - No. 68.

Mr. Gulzar Ahmad Khan: I hereby give notice of my intention to move that the business of the Senate be adjourned to discuss a matter of public importance namely:-

According to the news published in the daily Nawa-e-Waqat dated 17th May, 1991 the PAF Police raided a village situated at Fateh Jang Road to forcibly acquire the land inspite of the stay order granted by a court. The PAF Police terrorised and manhandled the natives of the village, 12 persons were injured and the tyres of a tractor belonging to a farmer were damaged by firing. This illegal action of the persons belonging to a federal institution is highly objectionable which has created panic in the area.

It is, therefore, requested that the motion be admitted and discussed forthwith.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جنرل مجید صاحب کیا آپ اسے oppose کر رہے ہیں -

Gen.(Retd.) Abdul Majid Malik: Madam Chairperson, I oppose it on technical grounds. Although I have got some facts of this case, it is a very serious matter and we received this motion last night only, yet I would like to make a request to postpone it for another two days so that I may have more facts with me.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب آپ کچھ کتنا چاہ رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : اصولی طور پر اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں کیونکہ ماضی میں بھی یہی روایت رہی ہے ، ہم نے اس کو move کر دیا ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے اگر وزیر صاحب کے پاس تمام حقائق نہیں ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس مقصد کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ ایک دن آگے بڑھالیں ، تاکہ کل ہم اس پر بحث کر سکیں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اقبال حیدر صاحب آپ کا کیا موقف ہے ۔

جناب اقبال حیدر : میری بھی وہی گزارش ہے جو کہ پروفیسر صاحب نے کی

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب گلزار احمد صاحب ۔

جناب گلزار احمد خان : میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ ایک ایسے ادارے سے متعلق ہے جس کی integrity اور discipline ہماری قوم کا سرمایہ ہے ۔ اس واقعہ سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے ۔ کیونکہ ، اس سے پہلے ”قبضہ گروپ“ وغیرہ کے نام سامنے آتے رہے ہیں ----(مداخلت)

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اس مسئلہ پر بعد میں بات کریں گے ۔ اس وقت بات یہ ہو رہی ہے کہ آیا آپ وزیر صاحب سے اتفاق کرتے ہیں کہ دو دن کے بعد اس کو لے لیا جائے وہ اس کا مکمل جواب دیں گے ۔

جناب گلزار احمد خان : ٹھیک ہے جی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے اس تحریک التوا کو 28 تاریخ کو لے لیں گے۔ اگلی تحریک نمبر 55، پروفیسر خورشید احمد کی ہے۔ آپ پیش کریں۔

II) RE: OPENING OF LIQUOR SHOPS IN SOME CITIES OF SINDH

پروفیسر خورشید احمد : میں اس معزز ایوان کی اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کروں۔

آج کے نوائے وقت یعنی 22 مئی 1991ء، راولپنڈی کی اطلاع کے مطابق صوبہ سندھ کی حکومت کی جانب سے بعض شہروں میں شراب کی دکانیں کھولنے کی اجازت ملنے کے بعد وہاں شراب خانے قائم کرنے کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں، چند شہروں میں پہلے ہی شراب کی دکانیں کھل چکی ہیں۔

یہ اہم اور فوری نوعیت کا قومی مسئلہ ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر یہ مذہب گریز اور غیر اخلاقی مسئلہ زیر بحث لایا جائے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین: جناب چوہدری امیر حسین صاحب، کیا آپ اسے اپوز کرتے ہیں۔

چوہدری امیر حسین : پہلے ان کی طرف سے مختصر بیان آجائے پھر میں عرض کروں گا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ کو پہلے اپوز تو کرنا پڑے گا۔ پھر ہی ان کا بیان آ سکتا ہے۔

چوہدری امیر حسین : جی میں اس کو اپوز نہیں کرتا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : ٹیکنیکی آپ اپوز کریں گے تو سٹینٹ آئے گی۔

چوہدری امیر حسین : میں اس کو ٹیکنکی اپوز نہیں کرتا - یہ چونکہ صوبائی معاملہ ہے ، میں اس کو اس لئے اپوز نہیں کرتا - پہلے ان کا سٹیشنٹ ریکارڈ پر آجائے تو میں عرض کروں گا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ اپوز کریں گے تو پھر ہی وہ مختصر بیان دیں گے -

چوہدری امیر حسین : اصل میں محترمہ بات یہ ہے کہ ہمیں پندرہ بیس تحاریک التوا دفتر کی طرف سے دے دی جاتی ہیں کہ آج یہ زیر بحث آ رہی ہیں لیکن اصل میں ان میں سے چند ایک ہی زیر بحث آتی ہیں - اس لئے ہم پر اگر اتنی سی مہربانی فرمائی جائے کہ ایک دن پہلے شام کو ہمیں پتہ چل جایا کرے کہ یہ تحاریک استحقاق ، اور یہ یہ تحاریک التوا آج ایوان میں پیش ہونی ہیں تو اس صورت میں متعلقہ وزارت سے اس کا بریف منگوایا جاسکتا ہے - یہ گزارش میں کافی عرصے سے کر رہا ہوں - اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے پاس جو فائل ہے اس میں تمام تحاریک التوا لگی ہوئی ہیں - یہ سب متعلقہ وزارتوں کو بھیج دی جاتی ہیں - یہ میرے پاس بھی ہیں - لیکن specifically مجھے یہ پتہ نہیں ہوتا ہے کہ آج کون کون سی تحریک التوا لی جانی ہے - اس لئے بعض اوقات مشکل پیش آتی ہے - خاص طور پر جبکہ اس قسم کا معاملہ ہو - مجھے متعلقہ وزارت سے اس کے بارے میں ہدایات لے کر یہاں کوئی موقف اختیار کرنا ہوتا ہے میں اس بنا پر یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہاؤس اجازت دے اور آپ مہربانی فرمائیں تو یہ انتظام کیا جائے کہ ہمیں ایک دن قبل بتا دیا کریں کہ آج کون سی تحاریک التوا پیش ہونی ہیں تو ایسی صورتحال آئندہ پیش نہیں آئے گی -

اب تحریک التوا کے بارے میں عرض ہے کہ متعلقہ صوبہ سے ابھی پتہ کرنا باقی ہے کہ کیا وہاں ایسی چیز واقع ہوئی ہے یا نہیں - اس کے علاوہ وزیر داخلہ بھی یہاں موجود نہیں ہیں - میں درخواست کروں گا کہ اس کو بھی پرسوں پر رکھ لیا جائے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! وزیر صاحب کا یہ موقف ہے کہ انہیں بروقت نوٹس نہیں ملا اس کے بارے میں عرض ہے کہ یہ میری ذمہ داری نہیں ہے ، اس

کے بارے میں آپ کو چیک کرنا چاہیئے۔ میں نے غالباً 21 مئی کو یہ تحریک بھیجی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کم از کم ایک ہفتہ کا وقت انہیں حاصل ہو چکا ہے۔ اور یہ بہر حال آپ کے دفتر کی ذمہ داری ہے کہ وہ بروقت متعلقہ وزارتوں کو تحریک التوا بھیجے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کروں گی کہ ہم نے اس کا نوٹس متعلقہ وزارت کو بروقت بھیج دیا ہوا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : اس کے باوجود اگر یہ وقت چاہتے ہیں تو ایک دن کا وقت لے لیں، ہم نے کبھی بھی اس معاملے میں بے جا اصرار نہیں کیا لیکن حکومت کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ تحریک التوا کے معنی یہ ہیں کہ اس کو اہمیت دے اور اس کے بارے میں فوری طور پر معلومات اکٹھی کرے۔ آج ٹیلیفون موجود ہے، فیکس موجود ہے ان کے ہوتے ہوئے کوئی ایسی مشکل نہیں ہے کہ معلومات جلدی اکٹھی نہ کی جا سکیں۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے کہ اسے پرسوں تک کے لئے ملتوی کر دیتے ہیں کیونکہ چوہدری شجاعت صاحب نے بھی دو دن کی چھٹی مانگی ہوئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : ٹھیک ہے جی۔

سید عبداللہ شاہ : پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی فرمائیے۔

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, Rule 74 says:-

"Notice of a motion under Rule 73, explaining the matter proposed to be discussed, shall be delivered to the Secretary in quadruplicate not less than two hours before the commencement of the sitting"

Here we give a motion six or five days before even then the

honourable Minister is not ready I don't know why? Then, this rule may be deleted.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب۔

چوہدری امیر حسین : محترم میں نے کبھی academic discussion نہیں کی اور یہ اچھا نہیں لگتا کہ academic discussion کی جائے۔ میں نے کبھی دعویٰ بھی نہیں کیا کہ مجھے روز سے بڑی واقفیت ہے۔ لیکن جس طرح معزز سینیٹر نے قواعد کا حوالہ دیا ہے یہ اس طرح سے نہیں ہے بلکہ تحریک استحقاق کسی مرحلے پر بھی move ہو سکتی ہے، لیکن تحریک التوا دو گھنٹے پہلے پیش ہو سکتی ہے اور اگر ہاؤس اجازت دے تو وہ ہاؤس کے اندر بھی move ہو سکتی ہے اور میں یہ مطالبہ بھی نہیں کرتا کہ مجھے نوٹس ہی دیا جائے تو تبھی تحریک التوا پیش ہو سکتی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تحریکات بھی پیش ہونی ہوں ان کے بارے میں مجھے ذرا سا قبل از وقت بتا دیا جائے کرے۔ فرض کریں کہ التوا کی 20 تحریکیں لگی ہوئی ہیں ہمیں یہ پتہ ہونا چاہیئے کہ فلاں فلاں پانچ آج آئی ہیں۔ جہاں تک روز کا تعلق ہے ان کا شاید حوالہ دینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ میں تو اس کو dispute ہی نہیں کرتا کہ روز میں یہ لکھا ہوا ہے لیکن میں اور بات کر رہا تھا جس کی میں نے وضاحت کر دی ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے نوٹس دیا گیا تھا، بحیثیت وزیر انچارج برائے پارلیمانی امور نوٹس تو مجھے ہر تحریک التوا کے ملتے ہیں یہ بات چونکہ وزیر داخلہ سے متعلق تھی اور نوٹس ان کی وزارت کو بھی ضرور دیا ہوگا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ آج یہ لی جانی ہے۔ بہر حال آپ نے پرسوں کا فرما دیا ہے تو وزیر داخلہ صاحب پرسوں یاں موجود ہوں گے وہ اسے ڈیل کر لیں گے۔

ڈاکٹر بشارت الہی : پوائنٹ آف آرڈر - میڈم چیئرمین صاحبہ ! میں یہاں تین سال بیٹھنے کے بعد یہ محسوس کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق یا تحریک التوا پیش کرنے کا کوئی دن مقرر نہیں ہوتا اس کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس دوران میں جتنی تحریک آجائیں انہیں لے لیا جاتا ہے جو اس وقت میں نہیں آئیں انہیں ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ یہ جو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہیں specifically بتایا جائے کہ آج کون کون سی التوا کی تحریکیں لینی ہیں تو میرا خیال ہے کہ آپ کے دفتر کے لئے ایسا کرنا مشکل ہوگا۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اچھا جی تحریکات التوا کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

Now, the next item No. 3 - Legislative Business, Syed Mazhar Ali Shah on point of order.

سید مظہر علی : جناب میری تحریک التوا نمبر 56 رہ گئی ہے ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اب وقت ختم ہو گیا آدھ گھنٹہ وقت تھا۔۔۔۔۔

سید مظہر علی : دوبارہ یہ کب لی جائے گی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اگے روٹا ڈسے پر ، جناب سید عباس شاہ صاحب ۔

THE ENFORCEMENT OF SHARIAH BILL 1991

سید عباس شاہ : شریعت بل قومی اسمبلی سے پاس ہو کر ہمارے ایوان میں آیا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور دنیا میں اس وقت دو نظریاتی ممالک موجود ہیں، ایک اسرائیل اور دوسرا پاکستان ۔ میرے ایک معزز دوست جناب گنجی صاحب نے قائد اعظم کے بارے میں یہ کہا کہ انہوں نے پاکستان کو مسلمانوں کا ملک بنانے کے لئے سوچا تھا اور گنجی صاحب قائد اعظم کی سیکولر سوچ کا حوالہ دے رہے تھے۔ میں اپنی تقریر میں قائد اعظم کی پریس کانفرنس مورخہ 14 جولائی 1947ء نئی دہلی کا حوالہ دوں گا ۔ یہ پریس کانفرنس قیام پاکستان کے وقت کی گئی تھی اور یہ وہ اہم پریس کانفرنس ہے جس میں انہوں نے چند ایسے نکات کے جوابات دیئے تھے جو کہ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں ۔ قائد اعظم سے سوال کیا گیا تھا کہ

Will Pakistan be a secular or theocratic state?

تو ان کا جواب تھا

You are asking me a question that is absurd. I do not know what theocratic state means?

میں سیکولر اور theocratic دونوں الفاظ آج کل استعمال ہو رہے ہیں۔ کوئی اس کو ملائیت کہتا ہے کوئی اس کو fundamentalism کہتا ہے ۔ قائد اعظم کے الفاظ یہ تھے کہ یہ

دوئوں absurd references ہیں - اور آگے وہ نامہ لگا ان سے کہتا ہے -

Theocratic state means a state where only people of a particular region, for example, Muslims, would be full citizens and non-Muslims would not be full citizens.

The Quaid-i-Azam answered:-

Then, it seems to me that what I have already said is like throwing water on duck's back.

اگر اس پریس کانفرنس کو مکمل پڑھا جائے تو اس میں قائد اعظم نے مسلمانوں اور جمہوریت کے متعلق تفصیل سے بات کی ہے -

When you talk of democracy, I am afraid you have not studied Islam, we learnt democracy 13 centuries ago.

پاکستان کی ریاست کے متعلق جو ان کی رائے تھی وہ اسلام کی بنیاد پر تھی ان کا یہ خیال کبھی نہیں تھا کہ ریاست ایک سیکولر اسٹیٹ بنے گی - پھر اسی پریس کانفرنس میں قائد اعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کی سوچ کیا ہوگی - قائد اعظم نے اس کے سرکچر پر بحث کرنے سے انکار کر دیا - پھر وہ نمائندہ مزید پوچھتا ہے کہ اس ضمن میں what is your personal opinion?

قائد اعظم نے جواب دیا

No responsible man expresses his personal opinion in-anticipation of the decision of the supreme body like the Constituent Assembly. The function of which is to frame the Constitution.

میڈم چیئرمین! اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرارداد مقاصد پاس ہوتی اس کے الفاظ کیا تھے - وہی سوچ مسلمانوں کی تھی جو اس میں reflect ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد 1956ء اور 1973

کے آئین میں کیا کیا reflect ہوا کیا ان میں یہی بات نہیں کہی گئی کہ پاکستان کا قانون قرآن و سنت کے مطابق ہوگا - مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ پاکستان میں جب لوگ سیکولر سسٹم رائج کرنے کو کہتے ہیں تو کیا وہ پاکستان کے نظریے کے مطابق بات کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہماری سوچ سیکولر ہوتی تو ہم متحدہ ہندوستان کی بات کرتے کیونکہ بہت بڑے ملک کے وسائل کو پول کرنے سے کئی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں - تقسیم ہند کے وقت یہ تجویز سامنے آئی کہ مسلمان اکثریت کے علاقے ہوں گے وہ پاکستان میں شامل ہوں گے۔ اس پر دو قوموں کا فیصلہ ہوا۔ قائد اعظم نے 12 مارچ 1947ء کے موقع پر بسنی میں پاکستان مسلم لیگ کے اجلاس میں کہا تھا -

"We have got to stand on our own legs, on our ideology....."

[Look! he is speaking on our ideology]..... our goals our basic and fundamental principles and programmes. He is talking of a Muslim society who is not only different from Hindus organization but both are in conflict with each other.

مطلب ہے کہ جب ہم یہ ریاست بنا رہے تھے تو ہم نے بالکل اسی بنیاد پر سوچا تھا یہ ٹھیک ہے کہ اس نعرے کی جو بنیاد تھی اس کا میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے - جب ہم بچے تھے تو اس وقت نعرہ یہ لگتا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ ، اکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت قائم ہوگی - اس کا مقصود اسلامی فلاحی معاشرہ ہوگا - اور آج یہ سہرا اس حکومت کے سر ہے کہ اس نے ان مقاصد کے حصول کے لئے قدم اٹھایا۔ کل ہمارے ڈاکٹر بشارت صاحب کا انٹرویو تھا انہوں نے بہت اچھا کہا ، سوال کنندہ نے پوچھا کہ کیا یہ letter of intent ہے - ڈاکٹر بشارت صاحب نے جواباً کہا "No" ہم اس سے آگے بڑھ چکے ہیں یہ ایک commitment ہے۔ یہ اس حکومت کی ایک commitment ہے کہ اس ملک میں اسلامی قانون اور اسلامی معاشرہ ہوگا -

میڈم چیئرمین صاحبہ! اب میں اس بل کے بارے میں کچھ عرض کروں گا 1985ء میں جب یہ اسمبلی بنی تو اس قانون شریعت کے لئے جدوجہد شروع کی گئی اور ہم اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگے۔ 1973ء کے آئین کے preamble اور 1985ء کے نظر ثانی شدہ دستور کے preamble میں جنرل ضیاء الحق نے قرارداد کو دستور میں شامل کر دیا

It was made a part of the Constitution.

لیکن ہم آگے نہیں بڑھ سکے ہماری جو letter of intent تھی وہ آگے نہیں بڑھ سکی اسی پر ہم رکے ہوئے تھے اور اس کی ہر شق کی بعض طبقوں نے مخالفت کی اور آج بھی میرے ایک دوست کی پارٹی نے نفاذ اسلام کے لئے شرعی قانون کے نفاذ کے لئے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ بائیکاٹ تو تب کریں جب آپ کسی چیز کو مسترد کر رہے ہوں۔ اگر اس میں کوئی خالی ہے تو پھر اس اسمبلی میں بیٹھنا چاہیئے تاکہ ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر اس خالی کو دور کر سکیں۔ اگر میں اسمبلی سے باہر بیٹھ کر نعرے لگاتا رہوں کہ اسمبلی میں جو ہو رہا ہے میں اس کا بائیکاٹ کر رہا ہوں تو یہ تو اس کا کوئی حل نہ ہوا۔ حل یہ ہے کہ یہاں آکر وہ اپنی رائے دیں۔ اور کام کو آگے بڑھائیں۔

ہمارے مسلم لیگ کے ممبران جن کی آئی جے آئی میں اکثریت ہے ان کی بھی کچھ reservations ہوں گی۔ لیکن یہ ایک اچھا قدم ہے۔ یہ ہماری commitment ہے۔ میری بھی کچھ reservations ہیں۔ جن کا میں آگے ذکر کروں گا۔ لیکن میں اس کام کو روک کیوں رہا ہوں۔ اگر میں اپنی مرضی کی شریعت نہیں لا سکتا۔ میں بات مرضی کی کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمارے چار خلفائے راشدین کی وفات کے بعد مسلمانوں کی جو حکومتیں قائم ہوئیں وہ زیادہ تر بادشاہتیں تھیں۔ اس بادشاہت نے کیا کیا، دین کو اپنے تابع کر لیا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے یورپ میں 500 سال تک حکومت کی مگر اس کے باوجود وہاں پر کوئی مسلمان باقی نہیں رہا۔ اگر ہم دین کو اپنی مرضی کے تابع کر لیں گے تو آج ہمارا بھی وہی حشر ہوگا۔ ہم یورپ کی عیسائیت کے اس راستے پر کبھی نہیں چل سکتے جو ان کی ملائیت یا پوپ ازم یا theocracy نے کنٹرول کیا تھا۔ اسلام کی یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک مکمل مذہب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دین اللہ تعالیٰ نے مکمل کر دیا ہے۔ یہ پہلا دین ہے۔ جس نے اپنے پیروکاروں پر یہ فرض عائد کیا کہ دین کی تبلیغ کے لئے جدوجہد کرو آپ ہر پیغمبر کی طرح ہر گھر تک اور ہر فرد تک اس دین کو پہنچائیں۔ لیکن آج وہی لوگ جو تبلیغ کے عملبردار ہیں جنہوں نے کتاب کے نام پر دھوٹ لئے ہیں وہ احتجاجاً اسمبلی سے باہر بیٹھے ہیں۔ وہ اس میں اپنی contribution نہیں کر رہے ہیں۔ کیا یہ دین کی خدمت ہے۔ کیا یہ نفاذ اسلام کی کوشش ہے۔ کیا یہ شرعی قانون لانے کی جدوجہد ہے۔

جناب والا! آج ہم 21 ویں صدی کے دور میں داخل ہو رہے ہیں اور بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہمیں تاریکی میں نہیں چلنا ہے۔ ہم اس متحرک دین کو جلد نہیں کر سکتے ہیں۔ اس نے وقت کے ساتھ ساتھ آگے

بڑھتا ہے - وقت کی اس میں کوئی قید نہیں ہے - یہ وقت کے ساتھ ساتھ چلے گا - یہ میرا ایمان ہے اور یہی اس دین کی روح ہے - اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں اور آج دین اسلام مکمل ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تیرہ سو سال یا چار پانچ صدیوں کی بات نہیں بلکہ ہزاروں صدیوں کی بات ہوگی - جب تک یہ دنیا قائم رہے گی یہی دین ہوگا - جسے ہم نے متحرک رکھنا ہے - ہم نے اسے جامد نہیں کرنا ہے - کسی ایک فرقہ کے لئے ہم نے اسے جامد نہیں بنانا ہے - میں آپ کو اس کی شق 3 کا حوالہ دوں گا -

The Shariah, that is to say the injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah shall be the supreme law of Pakistan.

ہمیں یقیناً اسے سپریم لاء بنانا ہے - قرآن و سنت دین کا ماخذ ہے اگر ایک وقت میں ہم اسے سپریم لاء بھی بنا لیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے اسے lock کر دیا اور اسی لئے ملک میں فرقے بنے ہیں - انہوں نے اس وقت کے اجتہاد یا اجراع کے فیصلے کو اپنے ساتھ lock کر لیا اور آج جو اسلام میں مختلف فرقے موجود ہیں وہ اسی باعث بنے ہیں - ہم قانون دین سے اخذ کریں گے - اگر آج معاشرہ اسلامی ہو جائے اور آج قانون اسلامی ہو جائے تو اس ملک میں ہمارا چیف جسٹس ہائی کورٹ ایک learned شخص ہوگا وہ اسلام کی interpretation کرے گا - وہ اس وقت اجتہاد کر کے جو interpretation کرے گا وہ اس وقت کے لئے ہوگی - لیکن اگر دس سال بعد کوئی اور آئے گا تو وہ اس فیصلے کو بطور ریفرنس استعمال سکے گا اگر ہم نے اس فیصلے کے ساتھ اپنے آپ کو منسلک کر لیا تو اسے فقہ کہا جائے گا اور پھر ایک فرقہ کی شکل میں سامنے آئے گا - اور اسی طرح اسلام بننا رہے گا - ہمیں اس نئے چیلنج کو قبول کرنا ہے - ہمیں آگے بڑھنا ہے اور دین کو theoretical system میں نہیں لینا کہ کل لوگ یہ کہیں کہ اسلام ایک theoretical religion ہے - اسلام پہلا مذہب ہے جس نے state politics اور سب کو combine کیا اور اسلامی شریعت کو قانون کا ماخذ قرار دیا - جیسا کہ قرآن نے صاف اپنے متعلق کہا ہے - ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین - یہ کتاب ، ہدایت کی کتاب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کچھ لوگ اپنے دلائل اس بات پر دیتے ہیں کہ جی قرآن میں کچھ حدود آرڈیننس ہیں - حدود پر یقیناً ہم lock ہو گئے ہیں - وہاں پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں limitation دے دی کہ اس limit سے آپ نہیں نکل سکتے - لیکن وہ چند مسائل ہیں، چند چیزیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کے لئے مستقل طور پر یہی فیصلے ہوں گے اور یہ سزا جزا کی بات ہے - بات یہ ہے کہ ہم اس وقت عجیب سوسائٹی میں پل رہے ہیں - ایک تو ہمیں modernization کی طرف جانا ہے - ہمیں آگے بڑھنا

ہے اور اسلام نے کبھی رکنا نہیں ہے۔ لیکن ہم اسلام کو صرف سزائوں کا ---- جب بھی اس کی propogation ہوتی ہے اور جس کلاس سے ہوتی ہے وہ اس کے متعلق سزائوں کی بات کرتے ہیں۔ سزا تو ہر قانون میں ہوتی ہے۔ اگر تقریرات پاکستان کو دیکھا جائے، تقریرات ہند کو دیکھا جائے، برٹش لاء کو دیکھا جائے، امریکن لاء کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر جرم کے لئے سزا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ سزائوں پر میں اس وقت بحث نہیں کروں گا۔ البتہ قانون سازی کے موقع پر اس پر بات کروں گا۔ ان اسلامی سزائوں کی اپنی خوبیاں ہیں لیکن جو لوگ اسلام کے مخالف ہیں اور وہ یہاں اسلام نہیں لانا چاہتے ہیں، جن کو اس سوسائٹی میں یہ تعلیم ملی ہے کہ اسلام کی سزائیں ظالمانہ ہیں، اسلام میں عورت کے ساتھ ظلم ہوگا، اسلام میں اقلیتیوں کے ساتھ ظلم ہوگا، وہ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا کے لئے اپنے دین کو پڑھیں۔ اسلام جیسا دین کوئی اور نہیں ہے۔ اسلام کو لوگوں نے کیوں پسند کیا۔ اس وقت لوگ جوق در جوق کیوں اسلام میں آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ یاد کریں۔ آپ نے اس وقت امیر و غریب کا، رگ و نسل کا، دولت و غربت کا فرق مٹا دیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انسان کو ایک صورت میں دیکھا۔ اس دین کی خوبی آپ کو کسی اور سسٹم یا قانون میں نہیں ملے گی۔ اپنی دانش کے مطابق میں یہی کہوں گا کہ شق 3 پر یہ سوچنا ہے کہ

Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah shall be the supreme law, it should be the source of supreme law.

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh on a point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: An important speech is being made and the Law Minister is busy in talking to other members. He should take down notes, he was not present when first time, he mentioned these points.

Madam Deputy Chairman: Thank you. Yes Dr. Rehan Sahib.

ڈاکٹر محمد ریحان : کل فیصلہ ہو گیا تھا کہ جب کوئی ممبر تقریر کرے گا تو

اس دوران مداخلت نہیں ہوگی - اور جو صاحب اعتراض کرنا چاہے وہ بیک نوٹس لے لے اور اپنی تقریر کے دوران اس کا جواب دے دے اس طرح سے ایوان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ڈاکٹر رحمان صاحب - جناب پیر عباس شاہ صاحب -

سید عباس شاہ : اس کے بعد شق 4 کی بات میں کروں گا جس میں ہے کہ laws to be interpreted in the light of Shariah. یہاں پر ذکر ہے عدالت کا - میں حاضر نہیں تھا لیکن سنا گیا ہے کہ اس کے متعلق بھی بات ہوئی کہ عدالت کی تصریح ہونی چاہیئے - کون سی عدالت یہ فیصلہ کرے گی اور اسے اگر generalize کر لیا جائے تو کوئی عدالت ، کوئی پچھلتا اٹھ کر ، جسے عدالت کی حیثیت حاصل ہو وہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کرے گی جس سے ہم کئی مشکلات میں پھنس جائیں گے -

اب ہم شق 21 کی طرف بڑھتے ہیں

Law to be enacted by *Majlis-e-Shoora* and Provincial Assemblies- notwithstanding anything contained in the Act judgement of any court including the Supreme Court and all laws should be enacted exclusively by *Majlis-e-Shoora* or the Provincial Assemblies, as the case may be, and no law shall be made or deemed to have been made unless it is....

میرے خیال میں یہ شق 3 کو totally contradict کر جاتا ہے اور اس contradiction سے بڑی مشکلات پیدا ہوں گی enactment of law یا بل ہمارے راستے کی رکاوٹ بنے گا اگر ہم straight away شق 3 کو اس سپرٹ میں لیں جیسا کہ actually میں نے آپ کو کہا کہ ہمارا دین dynamic ہے static نہیں ہے۔ قرآن محض ایک قانون کی کتاب نہیں ہے وہ ہدایت کی کتاب ہے، وہ روشنی کی کتاب ہے ، ذکر کی کتاب ہے، دانائی کی کتاب ہے لیکن کہیں بھی قرآن میں یہ ذکر نہیں آیا کہ قرآن جو ہے وہ قانون کی کتاب ہے۔ ہمیں اس شق 21 کی ضرورت نہ ہوتی اگر ہم اس کو وہاں پر source of law interpret کریں اور یہ ایک contradiction ہے کہ وہاں پر ہم اس کو قانون کا ماخذ بتاتے ہیں لیکن

شق 21 میں اس کو روک لیتے ہیں، اس سے جو مشکلات پیدا ہوں گی ہمیں اس پر زیادہ غور و خوض سے سوچنا پڑے گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی طور پر بھی اس بل کو اب نہیں روکنا چاہیئے۔ میں یہ باتیں یہاں ریکارڈ کرانا چاہتا ہوں کیونکہ آئینی ترامیم بھی آئیں گی۔ یہ باتیں میں حکومت کے نوٹس میں، وزیر قانون کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں تاکہ وہ اس بل میں ترمیم کریں کیونکہ یہ ایک ایسا فیصلہ ہو رہا ہے کہ دنیا بھی اس کو دیکھے گی۔ پاکستان کے علاوہ دیگر مسلم ممالک کی بھی ہم پر نظریں لگی ہوئی ہیں۔ امریکہ کی بھی ہم پر نظریں لگی ہوئی ہیں، وہ ہمارے بارے میں سوچ رہے ہیں کہ یہ fundamentalism کی طرف جا رہے ہیں۔

جناب والا! ایک دوسرا آرٹیکل ہے Islamization of Economy اس میں رکاوٹ ڈالی گئی ہے۔ پہلے 1973 کے آئین میں پانچ سال کے لئے اور پھر دس سال کے لئے اور اب پھر اس میں رکاوٹ ڈالی گئی ہے۔ کیا ہم اس چیلنج کو آج قبول نہیں کر سکتے۔ کیا ہم اس پر آگے بڑھ نہیں سکتے۔ اس وقت ہماری کیا مجبوری ہے۔ اس وقت دنیا میں ایک نظام معیشت ہے جس کو سرمایہ دارانہ نظام کہتے ہیں۔ کمیونزم تو فیل ہو گیا collapse ہو گیا۔ دنیا میں ہمیشہ یہ اصول مانا جاتا ہے کہ ہر چیز کے لئے اس کا کوئی opposite ہونا چاہیئے۔ انسانوں کو جس وقت اللہ تعالیٰ نے من و سلویٰ دینا شروع کیا تو وہ اس سے بھی تنگ آگئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لئے اگرچہ وہ ایک نعمت تھی لیکن وہ نعمت بھی انسان نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ایک سسٹم کو کون قبول کر سکتا ہے۔ یہ چیلنج آج مسلمانوں کو قبول کرنا ہے اور آگے بڑھ کر ایک معاشی نظام دینا ہے اگرچہ ہمارے پاس اس نظام کے لئے کافی چیزیں موجود ہیں اور آج بھی بعض بینکوں کی طرف سے اور بعض اور لوگوں کی طرف سے اعتراضات کئے جا سکتے ہیں کہ اسلامی نظام معیشت ہماری معیشت کو تباہ کر دے گا، نہیں معیشت کو کیسے تباہ کر سکتا ہے ہم نے ایک معاشی نظام دینا ہے۔ رہا کی بات، اس دور کی علیحدہ تھی، آج آپ کسی آدمی کو کہیں کہ جی مجھے قرض دے دیں میرے گھر میں میرا باپ یا میری والدہ مر رہی ہے کوئی آپ کو پانچ ہزار روپے تک قرض نہ دے گا۔ ہمیں ادارے قائم کرنے ہوں گے جیسے بینک ہیں اور ان کے functions کو اسلام کے مطابق ڈھالنا ہوگا اس میں کوئی مشکلات درپیش نہیں ہیں، ہم نے ایک نیا معاشی نظام دنیا کو دینا ہے۔ شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ سید عباس شاہ صاحب، سید عبداللہ شاہ صاحب۔

سید عبداللہ شاہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، شکریہ چیرمین صاحبہ ! آپ نے مجھے بڑے اہم بل پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں وزیر قانون کی ہوشیاری کی داد دیتا ہوں کہ وہ ایک ایسا بل لائے ہیں جس میں اور تو کچھ ہے یا نہیں ہے لیکن کم سے کم شریعت اس میں نہیں ہے اور پھر لفظی سے پروپیگنڈے سے، الیکٹرانک میڈیا کی مدد سے اس کو ایسے پیش کیا جا رہا ہے جیسے اس بل کے پاس ہو جانے کے بعد پاکستان میں خالص اسلامی نظام قائم ہو جائے گا اور یہاں جو بھی برائیاں یا زیادتیاں ہو رہی ہیں ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ میرے ساتھیوں نے پاکستان کی تخلیق کے مقصد کے اوپر روشنی ڈالی ہے۔ میں کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا، میں کوشش کروں گا کہ باتوں کا اعادہ بھی نہ کروں جو پہلے کہی جا چکی ہیں۔

جس وقت پاکستان بن رہا تھا اس وقت اس کے مقاصد کیا تھے وقت گزرنے کے ساتھ مقاصد میں تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ میری ناچیز رائے میں وقت کے ساتھ ساتھ ، حالات کے مطابق مقاصد میں تبدیلی آجاتی ہے۔ جب پاکستان بن رہا تھا تو ہم چھوٹے بچے تھے۔ ہم بھی اپنے گاؤں میں ، قصبے میں چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں ہاتھ میں لے کر "پاکستان زندہ باد اور لے کے رہیں گے پاکستان" کے نعرے لگاتے پھرتے تھے لیکن اس زمانے میں، میں نے یہ نعرہ کبھی نہیں سنا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لالہ اللہ - یہ 1970ء کے عشرے کی پیداوار ہے اس سے پہلے یہ کبھی نہیں لگا تھا۔ میں ایک مسلمان کی حیثیت سے کیسے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں شریعت نافذ نہ ہو۔ میں مسلمان ہوں میری یہ دلی خواہش ہے اور میرے ایمان کا تقاضا ہے کہ یہاں شریعت نافذ ہو لیکن کس طرح ہو ، شریعت کیا ہے ، یہ ساری باتیں جو ہیں ان کے اوپر مفصل بحث کی ضرورت ہے اور یہ قانون جو ابھی لایا جا رہا ہے اس کا شریعت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو درغلاسنے کے لئے ، ان کو صحیح سمت سے ہٹانے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ ابھی یہاں یہ بات ہوئی کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے کہا تھا کہ ہم اسلامی حکومت بنائیں گے۔ میرے پاس یہ کتاب ہے From Jinnah to Zia by Justice Muhammad Munir اور انہوں نے اس کتاب میں ذکر کیا ہے وہ میں آپ کی اطلاع کے لئے پڑھ دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں -

"On 25th of March, 1949, Khan Liaquat Ali Khan moved in the Constituent Assembly a Resolution which is called the Objectives Resolution, if the Resolution had been moved in the life time of Quaid-e-Azam and had been endorsed by him much of the confusion that appeared subsequently would have been avoided but Liaquat Ali

Khan knew that the Quaid-e-Azam would not agree to any such resolution as it was directly opposite to the views he had publicly expressed more than once and it was a complete contradiction of his idea of modern democratic secular state."

These are the views expressed by no less a person than the learned ex-Chief Justice of Pakistan, Justice Muhammad Munir and I quote from his book.

Now, we come to the particular Bill. My contention is...

کہ اس بل میں کہا گیا ہے تقریباً ساری کی ساری چیزیں 1973ء کے دستور میں موجود ہیں پھر مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کو دہرانے کی ضرورت کیا ہے سوائے اس کے کہ لوگوں کو درغلایا جائے جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں - آپ کی اجازت سے میں اب چند اہتہات پڑھوں گا آپ اپنے بل کی شق 5 دیکھ لیں پھر اپنے آئین کا آرٹیکل 31 کا ذیلی آرٹیکل (1) پڑھ لیں۔ مجھے اس میں کوئی فرق نظر نہیں آ رہا ہے ایک جیسی provisions ہیں۔ وہاں دستور میں ایک بات موجود ہے یہاں وزیر قانون ایک الگ بل کے ذریعے شریعت کی صورت میں اس کو پیش کر رہے ہیں پھر اپنے بل کی شق 6 لے لیں ، میں وقت کو بچانے کے لئے پڑھوں گا نہیں اور آرٹیکل 31 (2) (اے) کے الفاظ اور مقصد ایک ہی ہے ، duplication ہو رہی ہے repetition ہو رہی ہے کوئی خاص مقصد کی بات اس میں نہیں ہو رہی پھر بل کی شق 9 اور آئین کے آرٹیکل 19 کو ملا کر پڑھ لیجئے آپ کو ان میں انشاء اللہ زیادہ فرق نظر نہیں آئے گا - آئین کی آرٹیکل 4 اور بل کی شق 10 وہ بھی ایک جیسے ہی ہیں ، کوئی نئی بات یا نئی چیز اس میں نہیں ڈالی گئی ہے - اسی طرح آرٹیکل 9 اور 24 میں وہی باتیں ہیں اور بل کی شق 10 میں کچھ لفظی ردوبدل کر کے اسے پیش کیا گیا ہے پھر بل کی شق 16 اور آئین کے آرٹیکل 5 بھی ایک جیسے ہیں اور ان میں مجھے کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آئی ہے انشاء اللہ وزیر قانون صاحب مجھے اپنی ہوشیاری سے سمجھائیں گے میں نے شاید پڑھنے میں کوئی غلطی کی ہے جیسے انہوں نے کہا تھا کہ میں روزِ خواخواہ پڑھ رہا ہوں ان کو تو پہلے ہی روز کا پتہ ہوتا ہے۔ چیئرمین صاحب ! اسی طرح بل کی شقات 3 اور 4 پہلے ہی ہمارے پاس آئین کے آرٹیکل 2 (اے) اور آرٹیکل 227 اور آرٹیکل 302 (ڈی) کی صورت میں موجود ہیں - اب ہماری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ اسے repeat کرنے کی ضرورت کیا تھی سوائے اس کے کہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ایک

خیال ڈال دیا جائے کہ ہم شریعت لا رہے ہیں ہماری commitment تھی اور ہم شریعت دے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شریعت کے لئے، اسلام کا نظام لانے کے لئے لمبی جدوجہد کی گئی، ایک معزز رکن نے کھی کہا تھا۔ ۱۹۶۷ء میں نظام مصطفیٰ لانے کے لئے ایک تحریک چلی تھی آپ کو پتہ ہے اور مجھے بھی پتہ ہے وہ تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے نہیں تھی اس کے سیاسی مقاصد تھے اور وہ مقاصد حاصل کر لینے کے بعد وہ اتحاد تتر بتر ہو گیا، وہ سب الگ الگ ہو گئے اور صرف اسلام کا نام رہ گیا اور اسلام کے نام پر جو کچھ یہاں پر اس مارشل لاء کے دور میں کیا گیا یہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

میں یہ گزارش کروں گا جو کہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں اسلام لانا چاہتے ہیں کم سے کم مجھے یہ بتائیں کہ قرآن کے کون سے حکم یا کس حدیث میں اس چیز کی اجازت ہے کہ اس ملک میں ڈکٹیٹر شپ یا مارشل لاء قائم ہو سکتا ہے (کیونکہ اس ملک میں کافی عرصے تک مارشل لاء برقرار رہا ہے) میں بہت ہی مودبانہ طریقے سے گزارش کروں گا وہ ہمارے علمائے دین جو دین کے لئے سب کچھ قربان کرنے کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے اس کے خلاف کوئی ایسی آواز اٹھائی کہ یہ اسلام کے خلاف ہے، شریعت کے خلاف ہے۔ کبھی ایسی آواز کم سے کم میرے کانوں نے نہیں سنی شاید کسی اور نے سنی ہو وہ مجھے بتائیں تو میں مشکور ہوں گا کہ وہ کون سے مرد مجاہد تھے جنہوں نے ڈکٹیٹر شپ کے خلاف آواز اٹھائی ہو۔ چیئرمین صاحب! یہاں پر کل ایک اور بھی بات ہوئی ہمارے ایک ساتھی نے کہا ایک نعرہ لگا تھا ”ادھر ہم ادھر تم“۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب عبداللہ شاہ صاحب آپ کی آواز ختم ہو گئی تھی ۔

سید عبداللہ شاہ : مجھے معلوم نہیں ہے میں پھر وہی جسٹس محمد منیر کی کتاب سے تھوڑا کٹوا پڑھوں گا ۔ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ہم سے الگ ہو گیا ہے اس ضمن میں جسٹس منیر صاحب کیا فرماتے ہیں یہ کب سے بات چلی تھی کیا محترمہ مجھے آپ اجازت دیں گی میں اس کا کٹوا پڑھوں ۔ وہ فرماتے ہیں ۔

”When in 1962 I joined Ayub's Cabinet for a short time I found that no constructive work was being done by the Assembly. Everyday was spent in listening to the long speeches of the East Pakistan's Members about exploitation of East Pakistan and the step-motherly treatment of that province. Ayub used to listen to these

speeches on the Radio and was bored with what was happening as none of the Ministers or the Members of the Assembly whether from East Pakistan or West Pakistan rose to rebut those allegations. I spoke to Ayub and suggested that there could be no fusion or common goal between the two provinces and asked him whether it would not be better that instead of putting up with this nonsense to ask East Pakistan to take their affairs in their own hands."

This is very important Chairperson Sahiba.

"He suggested to me that I should talk about it to some influential leader from East Pakistan. One day I was talking to Mr. Rameez-ud-Din who had been a Minister in East Pakistan, I discussed the matter with him. His reply was prompt and straight. He asked me whether I was suggesting secession."

This was, Munir confessed, that he had suggested a secession to an East Pakistan leader as early as 1962. I said:

"Yes, this is a secession or something like it as confederation or more autonomy. He said, 'look here, we are the majority province and it is for the minority province to secede because we are Pakistan. 'Here, the Bangali leader says, 'I am Pakistan.'"

So, for God's sake, please don't distort the history. History of Muslims have already been distorted too much and at least let us not distort the history of our own country for our own petty objectives. We are all there to commit mistakes, human beings have to commit errors. A great person is he who commits a mistake and then admits it. Don't throw mistakes of somebody else on someone else. Let facts

be facts and we should own facts. If I have committed a blunder or a mistake I must own it and admit that this is what I have done and I am sorry for it but we should not distort history as has been said,

”ادھر ہم ادھر تم“

This has been much publicised but this confession of Justice Munir, I think, is known to very few people. At least, I have not heard from somebody else, I only read in this Book. What he has said himself and he had the courage enough to write it down in black and white for history that yes we were the people who suggested a secession to East Pakistan; not they were wanting to secede from us and here the Bangalies are there who say, "I am Pakistan, you are a minority province you can secede but I am not going to secede. So, this is history. Please let us not distort histroy for our own particular ends.

Madam Deputy Chairman: Gulzar Ahmad Khan on a point of order.

جناب گلزار احمد خان : جناب عبداللہ شاہ صاحب سے معذرت کے ساتھ مجھے تھوڑی سی معمولی سی آمد ہوئی ہے اس شریعت بل کی تعریف جیسے عبداللہ شاہ صاحب کر رہے تھے میرے ذہن میں بھی تھوڑی سی بات آئی ہے ۔ شریعت کے نفاذ کے بارے میں ---

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں آپ پھر اپنی باری پر پیش کریں ۔

جناب گلزار احمد خان : میں انہی کی حمایت میں عرض کر رہا ہوں ۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : نہیں وہ تو آپ تقرر میں کہہ سکتے ہیں ۔

You can't do like that. Please have a seat. Syed Abdullah Shah Sahib.

سید عبداللہ شاہ : محترمہ چیئرمین صاحبہ ! میں پھر اپنے بل پر آجاتا ہوں ۔ اب جیسے رہا کا مسئلہ ہے ۔ اس کے بارے میں اس سے زیادہ ممانعت کیا ہو سکتی ہے ۔ اگر

اس بل میں ربا کی ہی ممانعت کردی جاتی تو میں کہتا کہ واقعی یہ شریعت بل ہے۔ اب اس کے بارے میں کیا کیا گیا ہے۔۔۔؟۔۔۔ کہا یہ جاتا ہے کہ جس معاملے کو کھٹارے میں ڈالنا مقصود ہو، اس کے متعلق کمیشن بنا دیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے بارے میں فیصلہ ہو چکا تھا کہ مخصوص مدت کے اندر پاکستان میں مالیاتی قوانین کو اسلامی بنایا جائے گا۔ میں یہ کہوں گا کہ شاید اس قانونی نکتہ سے لگنے کے لئے یہ نیا بل لایا گیا ہے۔ اب کمیشن بنے گا پھر اس پر بات ہوتی رہے گی اور سود خوری وہیں قائم رہے گی جہاں پہلے تھی۔ مجھے اس پورے بل میں کہیں ایسی جھلک نظر نہیں آتی کہ یہ اس خالانہ سود خوری سے اس ملک کے عوام کو آزادی دلانے کا۔ ایسا کرنے کی بھی ہمارے قانون بنانے والوں کو ہمت نہیں ہے۔

جناب والا! پھر یہاں شق 4 میں کہا گیا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔ میں نے کل وزیر قانون صاحب سے گزارش کی تھی کہ یہ بہت اہم بل ہے۔ آپ یہ نہ کہیں کہ۔۔۔

اخونزادہ بہرور سعید : پوائنٹ آف آرڈر،

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جی فرمائیے۔

Akhunzada Behrawar Saeed: I invite attention of the learned speaker to Section 8 'Islamization of Economy'.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اخونزادہ صاحب، آپ ان کو درمیان میں نہ ٹوکیں، اپنی باری پر جو بھی آپ کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں۔

Syed Abdullah Shah: Madam Chairperson, with your permission I will say that this was not point of order; this was only point of interruption. Mr. Behrawar Saeed can say anything which he likes when his own turn comes and he can contradict me on the subject under discussion, I am a very humble man. I am not saying that what I am saying is right, I may be wrong.....

(interruption)

Madam Deputy Chairman: Abdullah Shah Sahib please continue.

Syed Abdullah Shah: Now in Clause 4, power has been given to courts to interpret the law in different terms. I am not going into details but the word 'court' has not been defined in this Act. The result will be in my humble opinion that a court of even a third class Magistrate or a first class Civil Judge or second class Civil Judge and in this area of Rawalpindi we may have so many such small courts, each one of them can put his own interpretation on the laws and, I think, this will lead us to a chaos. So, I am going to move an amendment to this and I have also requested the Law Minister that please define the word 'court' so far this Act is concerned. So, for example High Courts in Pakistan or the Supreme Court or the Federal Shariat Court, they may be given the authority to interpret the Shariat Laws but not each and every Magistrate is given this authority which might lead us to chaos. This is really very serious matter and I implore the House through you, Madam, that this thing should be considered very seriously to save us from any anarchy.

Then, in Clause 7, there is 'Islamization of education'. In my humble opinion, Madam, the very words are self contradictory. Education is something which can not be Islamic or non-Islamic. Education is knowledge. I can be taught books on Communism or on anything. I should know it and then God Almighty has given human beings the understanding to differentiate between right and wrong. I am just a born Muslim. I don't think by this way I become real Muslim but I should know what is Christianity, what is Hinduism, and what are other religions and when after comparing them I found that yes

Islam is the best religion then I become a real Muslim. So, you can not have education with this sort of clamp on it. It can not be only Islamic education which will be imparted to the students. You will be just closing their minds.

اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم حاصل کرنے کیلئے کہا ہے۔ اس کے بارے میں قرآن پاک میں احکامات ہیں۔ میں تو کیا مجھ سے زیادہ بڑے عالم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ آپ علم حاصل کرنے کے لئے چین بھی چلے جائیں۔ اب چین میں اس وقت کوئی مکتب نہ تھا کہ وہاں جا کر پڑھتے۔ وہاں تو علم تھا اس کو حاصل کرنے کے لئے حکم ملا تھا۔ جب ہم یہاں اس طرح کی اسلامائزیشن کی باتیں کریں گے تو اس سے غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مریانی کر کے اس کے بارے میں لوگوں کے ذہن کھول دیں۔ اسلام تو وہ دین ہے کہ جو بھی اسے سمجھے گا وہ اس کو اختیار کرے گا۔ جو لوگ اسلام کی نفی کرتے ہیں اسے قبول نہیں کر رہے ہیں۔ اس کا سبب، صرف اور صرف یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے اعمال دیکھ کر اسلام سے روگردانی کر لی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم مسلمان نہیں ہوں گے۔ یعنی ہمیں اس طرح کا اسلام نہیں چاہیئے اگر وہ اسلام کو دیکھتے، اسے پڑھتے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس دین سے باہر نہیں رہ سکتے تھے۔

شق 14 میں ہے، میں پھر نظام عدل کے بارے میں عرض کروں گا وہ کہتے ہیں۔

"The State shall take adequate measures for the Islamization of judicial system by eliminating delays, multiplicity of proceedings in different courts, litigation expenses and ensuring the quest for truth by the court."

میں اس کو اس طرح دیکھتا ہوں۔ جیسے

We are expressing no confidence in our courts. If we raise question about multiplication of proceedings, I can read it that somebody can take it to this extent that I will be deprived of my right of second appeal or revision before the higher courts. This should be avoided. Please let us have a confidence in our courts of law as they are going to deliver justice to us.

اس میں مجھے جو سب سے اہم بات ملی ہے وہ ہے بیت المال اس ایکٹ کی شق 15 ہے - میں جناب والا! اتنا پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں - میں کل آپ کی لائبریری میں گیا وہاں سے جا کر میں نے یہ دو سکتیں لی ہیں - اب جو بیت المال میں نے سنا تھا یا پڑھا تھا ، وہ کچھ اور تھا ، میں اسلاک السائیکلو پیڈیا سے بیت المال کے متعلق ایک صفحہ فوٹو کاپی کروا کر لایا ہوں اس سے معلوم ہوگا کہ بیت المال ہوتا کیا ہے - جو بیت المال ہمیں یہاں بتایا گیا ہے ، یہ عجیب سی صورت میں قائم ہوا ہے -

"The State shall take steps to set up a Bait-ul-Mal for providing assistance to the poor, needy, helpless, handicapped...."

ان کے لئے یہ اسلامی بیت المال کا اصل میں آئیڈیا نہیں ہے۔ میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ جو بیت المال کی تعریف دی گئی ہے، میں اسے پڑھتا ہوں۔ بیت المال --- مال کا گھر --- سرکاری خزانہ ، public exchequer شاہی خزانہ۔ شرعی اصطلاح میں اس کے معنی کسی مسلم ریاست کے خزانہ کے ہیں۔ یعنی وہ مال جس کا کوئی خاص مالک نہ ہو۔ جو عام لوگوں کا حصہ ہو۔ جس سے ہر مستحق کو مدد دی جائے۔ بیت المال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔ چونکہ عہد نبوی میں جمع کرنے کی نوبت ہی نہ آتی تھی اس لئے اس مقصد کے واسطے کوئی الگ مکان نہیں بنایا گیا تھا جو کچھ آتا وہ مسجد میں ہی ڈھیر کر دیا جاتا اور مستحق لوگوں کو دے دیا جاتا - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں بیت المال کی یہی صورت تھی لیکن حضرت عمرؓ کے زمانے میں بیت المال باضابطہ طور پر وجود میں آیا۔ پہلے پہل بیت المال اس محفوظ جگہ کے لئے بولا جاتا تھا جہاں اموال و اسباب حق داروں میں تقسیم کرنے سے پہلے عارضی طور پر رکھے جاتے تھے، عیسوی ہجری میں جب دیوان کا ادارہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا تو بیت المال کے مفہوم میں سرکاری خزانے کا تاثر شامل ہو گیا۔ اہل سنت جماعت کے نزدیک امام یا سربراہ کو جو بیت المال کا رمیں ہوتا ہے ، بیت المال کے یہ اختیارات اسے حاصل ہوتے ہیں - بیت المال کی آمدن کے ذرائع حسب ذیل ہیں - مال زکوٰۃ جو سرکاری طور پر مال وصول کیا جاتا ہے - خمس - جنگی لوٹ کے مال کا پانچواں حصہ -- یہ سارے sources of income for Bait-ul-Mal ہیں اب اس میں سے جو خرچ کریں گے -

Even the Prime Minister and the President have to draw the salary from public exchequer i.e. Bait-ul-Mal. There can not be a separate

Bait-ul-Mal and Public exchequer or the government fund as we have today. That is not Shariah. You have this public exchequer as defined here and then spend money out of that according to the laws of Shariah.

لیکن یہ جو آپ نے دیا ہے یہ کوئی صحیح نہیں ہے۔ میرے پاس یہ بھی ہے جس میں اس کی تعریف کی گئی ہے کہ مسلمانوں کا نظام مملکت کیا ہوگا۔ بیت المال کے مصارف --- اس بل میں سے میں نے ابھی پڑھا ہے کہ غریبوں اور معذور لوگوں کو بیت المال سے مدد ملے گی، یہاں پر بیت المال کے مصارف میں یہ کہا گیا ہے کہ فرمان روا بیت المال کی آمدن کو ریاست اور فلاح عامہ کی حسب مصرف، صرف کرتا تھا۔ گورنروں، قاضیوں، کلکٹروں، بیت المال کے افسروں ریاست کے دوسرے عہدیداروں کی تنخواہیں وغیرہ۔

So, I am supported by this observation that there is no difference between the national exchequer and the *Bait-ul-Mal*, only a difference in name, and it cannot be only for the use of handicapped and poor people but the general working of the government as expenses are incurred from *Bait-ul-Mal*.

محترم چیئر پرسن صاحب، اسلام میں برابری کی بات کی گئی ہے بقول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں، کیا صدر صاحب، وزیر اعظم صاحب شریعت بل آنے کے بعد اپنے محلات کو چھوڑ کر عام شہری کے ساتھ رہنا شروع کردیں گے۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے خلفائے راشدین کے پاس وزیر اعظم ہاؤس، صدر ہاؤس یا اس قسم کے پروٹوکول تھے۔

Is it Shariah? Is it in accordance with Islam?

کیا وہاں وی آئی پی لاؤنجز ہوتے تھے جبکہ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں وی آئی پی ٹان وی آئی پی کا فرق پاتے ہیں۔ آپ اسلام کی ابتدائی چیزوں پر تو عمل کریں۔ ہم نے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد نبوی میں کوئی مخصوص جگہ نہیں ہوتی تھی۔ کبھی کسی کوئے میں کبھی کس کوئے میں بیٹھتے تھے۔ باہر سے آنے والوں کو پوچھنا پڑتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں لیکن ہمارے ہاں تو یہ ہے کہ یہ جگہ سینیٹر کے لئے اور یہ چیئر پرسن کے لئے مخصوص ہے۔ گو یا اسلام کی جو اصل روح ہے اس کو تو آپ touch نہیں کر رہے۔ ہمیں خود کو تو سب سولتیں چاہئیں لیکن دوسروں کے لئے اسلام اور شریعت بل لایا جا رہا ہے، یہ میرے خیال میں درست بات نہیں ہے۔ ہمیں پہلے اسلام کے اصول مساوات پر چلنا چاہیئے۔

بل میں ایک اور شق ہے کہ عربی زبان سکھانے کا حکومت انتظام کرے گی - یہ تو ہمارے قرآن کی زبان ہے کیوں میں اس کو نہ سیکھوں گا - لیکن سوال یہ ہے کہ اللہ کا پہلا حکم ہے "اقرا" پڑھو - آپ نے تعلیم پر کتنا خرچ کیا ہے اور تعلیم کہاں پہنچی ہے - اب آپ عبداللہ شاہ کو عربی پڑھائیں گے۔ بھائی مجھے تو سندھی پڑھنی ہے میں عربی کیسے پڑھوں گا - لہذا پہلے آپ ان کو پڑھنا لکھنا سکھائیں پھر جا کر ان کو عربی سکھائیں - ہمارے علمائے کرام نے تحریک چلائی کہ لوگ جاہل ہوتے جا رہے ہیں - ہماری یونیورسٹیوں اور کالجوں میں کلاشکوفس اور بندوقس آگئی ہیں ہمارا تعلیمی نظام تباہ ہو رہا ہے - اس کا تو کچھ بندوبست کرو، آپ کچھ بھی نہیں کرتے ، اسلام اور شریعت لا رہے ہیں - میری یہ گزارش ہے کہ جو پہلے احکام ہیں ان کی تعمیل کرو۔

یہاں پر شریعت کی بات ہو رہی ہے تو مجھے وزیر قانون صاحب بتائیں کہ کیا شریعت میں سینڈنگ آرمی یعنی مستقل فوج کا کوئی تصور ہے - اس زمانے میں تو ہر ایک شخص مجاہد تھا ہر ایک کے اوپر جہاد فرض تھا اور اس کے لئے فوجی تربیت ضروری تھی لیکن اب اس وقت کیا ہوگا - میں یہ عرض اس لئے کر رہا ہوں کہ اس بل کے آنے سے ایسے مسائل پیدا ہوں گے جو حل نہیں ہوں گے۔ ہماری مجبوریاں ہیں ہم نے مسائل حل کم کئے ہیں اور پیدا ضرور کئے ہیں - ہر روز نیا نعرہ لگا کر یا شوشہ چھوڑ کر اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں جس سے مزید نقصان ہوتا ہے -

اسلام میں بھائی چارہ ہے یہ ایک قوم ہے - میں ایک عرض کرتا جاؤں کہ دین اور مذہب سے قوم نہیں بنتی اور نہ زبان سے بنتی ہے - اگر مذہب اور زبان سے قوم بنتی تو ہمارے تمام مسلمان بھائی جو عربی بولتے تھے وہ سارے کے سارے ایک قوم ہوتے - جو دوسرے مذہب والے ہیں مثلاً عیسائی ہیں وہ انگریزی بولتے ہیں وہ بھی باری ایک قوم ہوتے ایسی بات نہیں ہے - قوم بنتی ہے لوگوں کے مشترکہ عقائد سے ، اس وقت جو آپ کا پاکستان ہے - جب جسٹس منیر کہہ رہا تھا کہ ایٹ اور ویسٹ پاکستان کا آپس میں کیا ربط ہے تو

He was not hundred per cent wrong

اس وقت جو پاکستان آپ کے پاس ہے یہ قدرتی قوی ملک بنا ہوا ہے، خدا کے واسطے اس کو متحد رکھو اس میں تفرقات پیدا نہ کرو -

اس بل میں فرقہ کی تعریف نہیں کی گئی - اس کی تعریف کی جانی چاہیئے - شیعہ

فرقہ ہے، سنی فرقہ ہے، کئی اور فرقے ہیں۔ میں تو سب کو نہیں جانتا لیکن ان کی کوئی تعریف نہیں کی گئی ان کی تصریح کی جانی چاہیے۔ آپ قانون بنا رہے ہیں۔ ایک شخص شیعہ فرقہ کا اور دوسرا سنی فرقے کا ہے ان کا آپس میں کوئی جھگڑا ہو گیا تو آپ ان کا فیصلہ کیسے کریں گے؟ کوئی شریعت کا آپ ان پر اطلاق کریں گے یہ سارے سوالات ہیں جو میرے ناچیز ذہن میں آ رہے ہیں۔

کل ایک بات کا میرے معزز ساتھی نے ذکر کیا تھا کہ یہ جو پرانی تہذیب ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے جیسے مونچھواڑو ہڈیہ وغیرہ، میں اس سے بڑا اختلاف کرتا ہوں ہمیں اپنی تاریخ کو بھلانا نہیں چاہیے بلکہ یاد رکھنا چاہیے یہ ضروری ہے۔ جو لوگ قبل از اسلام وہاں رہتے تھے ہم اس کے دین کے بارے میں کہہ بھی کیا سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کے لئے ایک ہادی بھیجا۔ ہمیں کیا پتہ ہے کہ اس زمانے میں کون نبی تھا جو ان کا ہادی تھا ہمیں کیا پتہ ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا اور پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین کو دین ابراہیمی کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم تو بہت پہلے آچکے تھے تو پھر اسے دین ابراہیمی کیوں کہتے ہیں۔ پھر ہم اپنی تہذیب سے زمین سے کیسے الگ ہو سکتے ہیں۔ یہ ناممکن کی چیز ہے یہ کوئی غیر اسلامی چیز نہیں ہے اگر میں کہتا ہوں کہ مونچھواڑو کی زمین سے میرا کوئی واسطہ نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے میں غیر مسلم ہو رہا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ان معروضات کے بعد ہم ترامیم پیش کریں گے، ہمیں موقع ملنا چاہیے۔ مزید یہ کہ آپ کے توسط سے میں اس ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ اس بل کو مسترد کیا جائے اور صحیح شریعت بل جس طرح ہوتا ہے اس طرح لائیں، اس کی ہم انشا اللہ تعالیٰ حمایت کریں گے اور پاس کریں گے اور جو کٹری بیوشن ہوگا کریں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh, on point of order.

Mr. Hasan A. Shaikh: Madam Chairman, the speech is made in the House and there is only one Minister that is called 'Law Minister' and that is a Minister of State. The Prime Minister is not here, other Ministers are not here; they don't attach any importance to

this Bill. They are only exploiting us.

Madam Deputy Chairman: Mr. Hasan A. Shaikh, you are right. Dr. Muhammad Rehan, please.

ڈاکٹر محمد رحمان : محترم! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے اہم موضوع پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے۔ اور میں نے اپنے دوستوں ساتھیوں کی تقاریر بڑے غور سے سنی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان بناتے وقت قائد اعظم نے ایک نعرہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن کی ضرورت ہے جس میں وہ اسلام کے مطابق زندگی گزاریں گے اور وہاں پر سب طور طریقے اسلام کے مطابق ہوں گے۔ میں اس وقت غالباً چھٹی یا ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ ٹھیک ہے لوگ بڑے جوش و خروش سے قائد اعظم کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے اور انہوں نے ان کا ساتھ دیا۔ لیکن وہ امنگیں اور توقعات کیا تھیں جن کے لئے لوگوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا اور وہ اس مشن میں کامیاب ہو گئے۔

محترم! میں اب بھی سمجھتا ہوں اور اس وقت بھی تھوڑا تھوڑا سمجھنے لگا تھا، عوام کی امنگیں یہ نہیں تھیں کہ پاکستان بنے گا تو اس میں ہم وہ نمازیں جو فرض ہیں شاید زیادہ پڑھنے لگیں گے، روزے زیادہ رکھیں گے، شہینہ کی محافل زیادہ ہوں گی یا حج کے لئے کبھی ایک اور کبھی دوسری پالیسی بنے گی اور حج پر جب لوگ جائیں گے تو صدر، وزیر اعلیٰ، گورنر اور وزیر اعظم انہیں رخصت کریں گے۔ اس طرح پاکستان کا مفہوم یہ نہیں تھا۔ عام لوگوں کی پاکستان سے یہ امید وابستہ تھی کہ پاکستان میں عدل و انصاف ہو گا، سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا، کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا۔ ان کے ذہنوں میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کا تصور تھا، خلفائے راشدین کے دور کا وہ تصور تھا جس میں ایک بدو بھی اٹھ کر حضرت عمرؓ سے پوچھنے لگا کہ جناب آپ کے پاس ایک کی بجائے دو چادریں کیوں ہیں جبکہ ہر ایک کے حصے میں ایک ایک چادر آئی۔ حاکم وقت کا احتساب کرتے وقت کسی کو ڈر نہیں ہوگا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ بدقسمتی سے قائد اعظم کو اپنی زندگی میں وقت نہیں مل سکا۔ اس کے بعد خان یاقوت علی خان بھی شہید ہو گئے۔ میں ان صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا جو یہ کہتے ہیں کہ انہیں یہ شرف حاصل تھا کہ وہ قائد اعظم اور یاقوت علی خان کے نزدیک رہے تھے۔ قائد اعظم پاکستان کے بننے کے تقریباً تیرہ مہینے بعد تک زندہ رہے۔ موجودہ حکومت اگر اپنے چھ مہینے کے اقتدار کے دوران اس قسم

کے قانون لا سکتی ہے تو اس وقت کیوں ایسا ممکن نہ ہوا تاکہ یہ بات صاف ہو جاتی - انتہا ابہام نہ رہتا اور ملک بار بار بحرانوں کا شکار نہ ہوتا - لیاقت علی خان بھی تقریباً چار سال زندہ رہے - میرے خیال میں ان کو بھی اس کا ذمہ دار سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ ایک ٹیم ورک ہوتا ہے - یہ نہیں کہ لیڈر اور اس کے بعد سیکنڈ ان کمانڈ - نہیں - تمام جماعت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس مشن کو آگے بڑھائے - اب اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینا کہ جی وہ فوت ہو گئے ، وہ قتل ہو گئے اور اس طرح بات ختم ہو گئی غلط ہے۔

محترم! اس ملک سے لوگوں کی جو امیدیں وابستہ تھیں ان کے برعکس نہ صرف نوآبادیاتی سامراجی نظام جو اس ملک پر آزادی سے پہلے مسلط تھا اسے برقرار رکھا گیا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ نہیں تھا کہ یہاں پر ہم عبادتیں کریں گے کیونکہ نہ تو بھارت میں یعنی متحدہ ہندوستان میں اس وقت نماز پڑھنے کی کسی پر پابندی تھی اور نہ آج بھارت میں نماز پڑھنے پر کوئی پابندی ہے اور نہ روزے رکھنے پر پابندی ہے - حتیٰ کہ اسرائیل میں بھی نہیں ہے ، دنیا کے کسی کونے میں نہیں ہے - بات یہ تھی کہ یہاں پر عدل و انصاف کا نظام ہوگا - فوجی جبریل آتے گئے اور نتیجہً کبھی ایک آئین بن گیا اور کبھی زسرا آئین کو بار بار توڑا گیا کہ اس سے ان کے مقاصد پورے نہیں ہوئے تھے - یہاں تک کہ جنرل ضیاء صاحب کا دور آ گیا - جس میں آپ کو یاد ہوگا کہ حدود آرڈیننس نافذ ہوا - نظام صلوٰۃ کا اجراء کیا گیا - عشر و زکوٰۃ کا نفاذ کیا گیا - لیکن ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ ان کا کیا ہوا - کیونکہ جب برسر اقتدار طبقہ پر یا اوپر والے لوگ جن کے ہاتھ نیچے ہوتے ہیں ان پر قانون کا نفاذ نہ کیا جائے تو وہ قانون بے معنی ہو جاتا ہے -

محترم! ٹھیک ہے ماضی کو بھول جائیں - موجودہ حکومت نے ابھی جو بل پیش کیا ہے ، ہم کسی کی نیت پر شک نہیں کرتے ، ہم خلوص کے ساتھ اس کا ساتھ دیں گے اور اس کے نفاذ میں ہر قسم کی مدد ، تعاون اور قربانی کے لئے تیار ہیں - لیکن صاف بات یہ ہے کہ صرف عوام سے کہا جائے گا کہ وہ شریعت کے مطابق زندگی گزاریں - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے عوام پہلے سے ہی شریعت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں - فحاشی ، عریاقت اور دوسری برائیوں کو وہ بہت برا سمجھتے ہیں - ان باتوں سے وہ نفرت کرتے ہیں - اس بل میں مختلف شہادت دی گئی ہیں کہ اس طرح ہوگا - شریعت کی تربیت دی جائے گی - عربی زبان پڑھانے کا انتظام کیا جائے گا - محترم عربی زبان جو ہے ٹھیک ہے کہ قرآن کریم عربی میں ہے لیکن عربی صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے - عربی ، ایک علاقے کی زبان ہے - وہاں جو عیسائی اور یہودی رستے ہیں ان کی بھی زبان عربی ہے - کیوں نہ ایسے کیا جائے کہ

اپنی مادری زبان میں تعلیم دی جائے۔ چاہے وہ تعلیم مذہب کے متعلق ہو چاہے دوسرے علوم کے متعلق ہو۔ اسے کیوں ترقی نہ دی جائے۔ اسے کیوں نہ آسان کیا جائے۔

اس کے علاوہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کمیشن مقرر کریں گے۔ پھر کمیشنوں کے بعد کمیٹیاں ہوں گی۔ پھر ڈپٹی کمیٹیاں ہوں گی۔ یہ سارا کھیل ماضی میں بھی کھیلا جا چکا ہے۔ ہمارے اس ملک کی تقریباً چوالیس سال کی عمر ہوگئی ہے اور اس میں ہمیشہ اس طرح ہوتا آیا ہے۔ میرے خیال میں اب بھی لوگوں کی یہ توقعات ہیں کہ اس ملک میں شریعت ملی کے ذریعے عدل و انصاف کا نظام رائج کیا جائے گا اس میں سے غربت، افلاس اور بحالت کا قلع قمع کیا جائے گا۔ جیسا کہ میرے دوست نے ابھی فرمایا کہ ہمارے حکمران پہلے دن سے خود اس پر عمل کرنا شروع کریں گے اگر ایسا نہیں کریں گے تو یہ عوام کے لئے صرف لٹافی ہوگی اور اسے bluffing and dodging سمجھا جائے گا۔ وقت گزارنے کے لئے یہ مذہب کے نام پر کبھی ایک نوالہ منہ میں دیتے ہیں کبھی دوسرا۔ مجھے ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ خدا نخواستہ لوگ مذہب سے بیزار ہو جائیں۔ اور وہ مذہب سے بیزار ہو کر ایسے راستے پر چل پڑیں جو بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مہربانی۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! جناب حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Madam Chairperson, I am grateful to you for giving me an opportunity to speak. I, however, cannot ignore the fact that your list was interfered with by some people calling themselves leaders of this party and changing the list as was given to you in the morning. This is extremely reprehensible if they wanted to put me down. They should have consulted me but they did not.

Now, I come on to the Shariah Bill. This Shariah Bill is said to be the culmination of the movement for establishment of Pakistan. I do not know what was the views of the leaders who worked for Pakistan. Perhaps the present leadership knows it and it presumes that

this was the view for establishment of Pakistan. I will quote Quaid-e-Azam's address in the Aligarh Muslim University Union in 1938. He said:

"What the League has done is to set you free from the reactionary elements of the Muslims and to create the opinion of those who play this selfish game of traitors; if League has certainly freed you from undesirable elements of Maulvis and Maulanas, I am not speaking of the Maulvis as a whole class, there are some of them who are patriotic and sincere as any other but there is a section which is undesirable and having freed themselves from the clutches of the British Government, the Congress and the reactionaries and the so-called Maulvis, I appeal to the youth to emancipate our women, this is essential, I do not mean that we are to ape the evils of the West, what I mean is that they must share our life not only social but also political."

This is what Quaid-e-Azam said in 1938 before the Lahore Resolution was passed. In 1947, addressing the Constituent Assembly, he said:

"You are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to other places of worship in the State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed, that is nothing to do with the business of the State. In the course of time Hindus would cease to be Hindus, Muslims would cease to be the Muslims, not in the religious sense because it is the personal faith of an individual but in the political sense as citizen of the State."

Then in a broadcasting address to the people of US in February,

1948, he said:

"Pakistan is not going to be a theoretical State to be ruled by a prince with a divine mission. Our ideas do not spell out a sectarian, intolerant, theoretic society. We believe in God and its supremacy and sovereignty. Because we believe in civilized life. We must have an ethical conduct and a higher purpose but democracy, social justice, equality of opportunity and equality before the law of all citizens in respect of their race and creed are also aspects of faith with us."

This is what Quaid-e-Azam said, and it is being said now that for 44 years nothing has been done to transform the society into an Islamic society or a society where only Islam will prevail. I do not agree with them. I think Liaquat Ali Khan, the first Prime Minister, was author of the Objectives Resolution, which contains almost everything that this Bill tries to bring about almost everything.

Now, this may be correct that he could not perform his duty as the Prime Minister, as a leader of Pakistan, to attain the objectives of Pakistan. Now, you are condemning Liaquat Ali Khan because you want a place higher than Liaquat Ali Khan, higher than Quaid-e-Azam. This is what you are doing. If you are thinking of a place higher than Quaid-e-Azam, then you have to show a higher code of conduct, higher than that of the Quaid-e-Azam or at least equal to him but I do not see that today. Look at it, Sir, here our Law Minister is dissenting us with one more Minister on the other side as if the Shariah is not a matter which pertained to other Ministers. Only the Law Minister is entitled to talk to us about the Shariah or reply to us about Shariah. This is very surprising.

I think the time has come when we must say in the words of the Prime Minister himself. He said it about the previous government in the Badshahi Mosque on the 18th May, 1991. He said that the previous government has exploited in the name of Shariah only for getting cheap popularity and did nothing for the enforcement of this Islamic order in the country. Now, except the previous government everything fits the present government because even in this Shariah Bill, though it is strictly for the enforcement of Shariah, there is no enforcement. There is only declaration. All sorts of good things are to be declared. We will speak against obscenity, we will speak against corruption, as if there is no law for corruption. Have we to wait till the Shariah Bill is passed and allow people to go on indulging in corruption? If that is the objective then this objective is being attained. They are being given respite, they are being given time to complete the task. What is this? I say that we are being befooled. There is no need to befool us and I am quoting the Prime Minister himself, though he did not say about himself, but what he said that aptly defeats the provisions of Shariah Bill. Aptly, nowhere Shariah Bill says that it is effective today except that, as usual, all laws are effective from the date they are passed. What then we have to do? The declaration? Sir, the declaration is; whereas sovereignty or the universe belongs to Almighty Allah and the authority to be expressed by the people of Pakistan through the chosen representative within the limits prescribed by Him is a sacred trust. This was already there in the preamble and then, Sir, it was stated 'whereas in order to achieve the aforesaid objective and goal it is necessary to give these measures, constitutional and legal backing.'

Now, this Bill does not give any constitutional backing. There may be an idea to bring a constitutional amendment Bill and when

that comes the constitutional backing would be there. But today it is a wrong statement, it is an erroneous statement or if you permit me, Sir, I will say it is a dishonest statement to say that this Bill gives a constitutional backing to anything.

This Bill is only a declaration. What is the Bill? Shariah, i.e. injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah shall be the supreme law of Pakistan. It is also surprising. We were told from the very beginning, from the childhood that Quran is in the language of God. You can't change even one comma, one fullstop or one word of Quran. They have changed the whole Quran and brought the Shariah Bill. They have been trying to translate Quran into English and that too in these few pages. It is not the way to respect Quran. Today, you interpret Quran in a particular fashion. In the next century people will come, they will have their own problems. New ideas will come in. They will be prepared to accept those ideas. How would you stop them? How could you make them static by not allowing to make progress? You should have left this as a source of law; Quran and Sunnah could be the source of law. It could not be law. Quran consists of laws, I mean certain obligations, certain injunctions and certain other means which are not at all subject matter of this Bill. Whatever is contained in the Bill, it says Shariah, i.e. injunction of Islam, as laid down in the Holy Quran and Sunnah, shall be supreme law of Pakistan. How can it be a supreme law of Pakistan? What is law? Law is something statutory, effective legal proposition. This is not the effective legal proposition.

Then Sir, it says:

"For the purpose of this Act-

(a) while interpreting the statute law, if more than one interpretation is possible, the one consistent with the Islamic principles and jurisprudence shall be adopted by the court;"

Again as my learned friend Syed Abdullah Shah said, 'which court?' It is a Magisterial court, a sub-divisional Magistrate's court, Supreme Court or a High Court, which court? The Court should have been defined, if it was meant to be serious about this Bill. Then Sir, Clause 5:

"All Muslim citizens of Pakistan shall observe Shariah and act accordingly and in this regard the *Majlis-e-Shoora* (Parliament) shall formulate code of conduct for government functionaries."

Only for government functionaries? *Majlis-e-Shoora* (Parliament) will form a code of conduct for government functionaries, not for all citizens of Pakistan. For a citizen of Pakistan it is only declaration that all Muslim citizens of Pakistan shall observe Shariah and act accordingly. Shariah has been defined as Injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah, not the obligations of Islam. Sir, it is a very defective law, it has been enacted in a hurry. Probably several people have given advice and all advices are being tried to be incorporated in some way or the other and that is how it has become a jumble.

Then Sir, Islamization of education. I don't know Islamic education means learning Arabic, or learning Quran or learning Sunnah. What is the Islamization of education? They are setting up a

Commission that will consist of some Ulemas, some people who are around them, who are today advising them, who are close to them and who have probably prepared the framework of this Bill. Education in Pakistan should have been such as it would not go against the teachings and principles of Islam i.e. Quran and Sunnah. Could you say that Science is not Islam? Aljebra was in fact discovered by Arabs. Then, what is this? This is only trying to befool the people, a common man, without telling him that we are doing nothing more than exploiting. I have read the Prime Minister exploiting the poor people, ignorant masses. Then what is the idea of forming a Commissions for Islamization of education. Commission is only to put up, Commissions are not put up if you want to have something. You should have prepared the scheme of Islamization of education and put it up.

Then Sir, Islamization of economy. I know there are economists around them. Probably there are economists amongst their Advisors and they have got their institutes, their functions are even now being performed by those institutes. It is a very important question. Can you afford to pay off all the loans of all the international bodies in respect of Pakistan? You have taken crores and crores of rupees from people, not only crores billions and billions of dollars and you want more. Only today, I think, it has been announced that certain body has agreed to give them loan. And Sir, this Commission of Islamization of economy is to be a permanent Commission. They say in sub clause (d) of clause 8:

"to monitor progress in respect of the Islamization of economy, identifying lapses and bottlenecks, if any, and suggest alternatives....."

So, it is a permanent Commission, therefore, this House or the National Assembly will have no say in it. The Commission will have say, it will be another body. We have already got a body a Council of Islamic Ideology, we have already got the Federal Shariat Court. Now, this is a third body - Commission on Islamization of Economy. I know, I am not prepared to say that I am hundred per cent right but I read the other day, the Prime Minister said on the T.V. that he made inquiries from Saudi Arabia and they told him that they had interest free economy. Thirty percent is not interest free economy in Saudi Arabia. If it is going to be the objective and the main aim and object of the present government, they must realize, we do not like to speak against Saudi Arabia, it is our good friend, it helped us in times of need but what is the condition of the people in Saudi Arabia. Do they want us to bring to that level? Do they want our poor people to come to that level? They have their economy, their State or their Princes, their Kings, everybody has big money but not the poor people. I do not like to say anything more than this as far as this aspect of Saudi Arabian object is concerned.

Then Sir, elimination of bribery and corruption. Can't they do it without this piece of legislation? Had they not got a law against corruption? How many people have they prosecuted? It is said that Japanese students were freed after giving a big ransom. The Chief Minister of Sindh said, "no, we have not given any ransom." And still some people are being dealt with for having misappropriated they collected ransom. It is something surprising. They deny but at the same time they take action against those who misappropriated and collected ransom. Today's or yesterday's papers said that so far as the Chinese are concerned, I am very very sorry Sir, Chinese who are our friends, whom we should help in every manner possible are being

detained by kidnappers. I was told that Pakistan Government had agreed to give a big ransom - three crores of rupees - they had agreed, ultimately it has failed. I am very very sorry about the Chinese but all I can say is that law and order is the first priority of any government, any civilized government. Can you call this government civilized when you are not free to go out of your house after 7 O'clock? Probably even in Islamabad you cannot go but in Karachi definitely you cannot go out. I don't go out in the evening now whereas I used to go out every day. What I say is, today, we are not in a position to say that anybody is safe and rich people are not at all safe.

You want industrialization, is it possible? I know there are twenty four applications for establishing new banks. I have seen their names including also Tawakkal, another Bank called Tawakkal Bank Ltd. But what is this? Who will pay, unless of course, you are prepared to allow the people to be looted at will by anybody. I don't know and can not say anything. Law and order is not under discussion today. But I can say this, I am not prepared to call the present government 'a civilized government', because they are not doing anything to control the law and order deterioration in Pakistan. They may, of course, go and claim and I also calim with them but our claim is not of that type that we can succeed before the world.

Then, Sir, 'Nizam-e-Adil' نظامِ عدل we have got and as Abdullah Shah said that no confidence is expressed in our present judiciary. Delays, yes, there are delays but the reason is because people are required to go to courts. The executive officers do not do them justice, if they do them justice, they would not go to a court. Why should they go to a court? The Law Minister is a good lawyer.

Can he tell me why false cases are being put up. There may be, 5 or 10% false cases but I am quite certain the time taken by the Judges is a time which they must take otherwise they would not be able to do correct justice. They can not go on adjourning the cases just because the cases have to be disposed of early. I don't know how they will manage it. Of course, there is one method that they have adopted i.e. Ombudsman; and probably they do that for provinces also, but that is not enough as they can not do big cases. When there was a case against the present government in respect of banking filed by M/S Tawakkal. What did they do? They put pressure on the lawyers of Tawakkal, the junior lawyer of Tawakkal, in order to get it withdrawn. Is that justice? Do they want to bring that *Adil عدل* in Pakistan?

Then, Sir, - eradication of obscenity and vulgarity - effective legal administrative measures shall be taken-they are not being taken-to eradicate obscenity, vulgarity and other moral vices. Now Sir, CNN which is available for 24 hours in Pakistan, do you stop/switch them for a while but how can you stop it all along. You have to first define what is obscenity and you bring it in such a Bill which is supposed to be Shariah Bill. In Shariah what is obscenity? Supposing a doctor sees the patient and the patient is a female, he might see certain parts of her body which she may not be permitted to show anybody else, that is obscene, is that a way? But you must understand, you are living in 20th century and you are going to towards 21st century, unfortunately with complete, I can not say that, disgrace but something like that.

Now Sir, *Bait-ul-Mal*, as Syed Abdullah Shah explained the Islamic Encyclopaedia defines it as consolidated fund of the

government. If it is a consolidated fund of the government now can you restrict it for providing assistance to poor, needy, helpless, handicapped, various widows, orphans and destitutes. Is there nobody in this government who is rich enough to look after some of the Islamabad's destitutes? Have they put up any institute with their personal funds?

Then, Sir, - safeguard against false imputation - I don't know what is this. This is something entirely new face in life of our country. False imputations are being decided by the Senate and the National Assembly. This is already there - definition of defamation is already there i.e., section 499 in the Penal Code. What do they want this to be done unless they want to protect the government, they want to protect their officers and they want to protect their Ministers. That is a different matter. I mean what I have said today, I have not said with imputation, I have said many things but not with imputation.

Now, Sir, - International Financial Obligations:- We are today in, as my learned friend said, the 20th century, can we work only with our own resources? Can we industrialize to the extent to which we want? Can we even go in for nuclear programme with our own resources? We will have to borrow, may be from China, may be from some other country. Then, is anybody going to give us money? Are we going to tell what money we have been able to make out of nuclear programme of our's? It is only being done to befool the people and the Senate, we are doing this for Shariah.

Then - the Rights of Women - not to be affected; Sir, I have an advantage today that I am speaking because I have a person in the Chair who has been looking after the rights of women. Now, Madam

Chairman, you tell me how many women have come to you by saying that they have been falsely implicated by the Police and raped in the jails and the Police Stations. Is it a fact or not? I am a practising lawyer and I know everything. Have you been able to do anything in spite of the fact that you are in such a high position. After having passed this, Madam Chairman, you go outside, as you are sitting here with your *Dopatta* on your shoulders, you can be held up for obscenity, you can be held up for anti-shariah conduct. Can you not be? Who says 'no'? You see this is the unfortunate position. You have first to educate your masses. You have first to pass certain laws. You have first to create a situation where you could feel safe safe. You can not feel safe to go in the evening at any other place. How can you go like this? Does that not happen in other countries? It happens in so many other countries but to say that we will do something which will be beyond the human conduct, human defects that is probably too much for me to follow.

Then, Sir, after saying all this, I must tell you that I am in difficulty myself. I belong to a political party which has supported this Bill in the National Assembly. I can not be outside that political party but I still plead with the present government, I still plead with the Law Minister to accept my suggestions and the brilliant suggestions made by Syed Abdullah Shah, although he belongs to the Opposition. I don't think that in this matter, he works like an Opposition, I don't think so, when he spoke. If they accept these suggestions and they amend it, it will be much better and it will be in the interest of the people of Pakistan. This is a jumble of declarations. This is not a law. It is absurd to call this a law. There is no provision for punishment; there is no provision for what is contradictory to the law of the land. Therefore, I think, these are well meaning declarations but as far as

the Bill is concerned if the government insists then, of course, I vote for them otherwise not. I will support but not willingly. I will do so as a part of discipline. Thank you.

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب خلیل الرحمن صاحب -

جناب خلیل الرحمن : جناب چیئرمین صاحبہ میں بعد دوپہر بولوں گا -

میڈم ڈپٹی چیئرمین : اچھا - جناب فتح محمد خان صاحب -

جناب فتح محمد خان : جناب چیئرمین صاحبہ! چونکہ اس موضوع پر اپنی تقریریں ہوئی ہیں کہ اب کوئی اضافہ کرنا ذرا دشوار ہو گا۔ میں اپنے خیالات کا اظہار چند الفاظ میں کرنے کی کوشش کروں گا - پہلے تو اس بل کی حمایت کا سوال ہے کہ بل کی حمایت تو جیسے ہمارے شیخ صاحب نے فرمایا ہم ضرور کریں گے کیونکہ ہم حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ہمارے ملک کی تاریخ اور روایت کچھ اس قسم کی ہے کہ جس طرف حکومت ہوتی ہے سبھی اس کا ساتھ دیتے ہیں اور اس کی حمایت کرتے ہیں۔ مجھے خود اچھی طرح یاد ہے کہ جب 1956ء میں ہماری ون یونٹ اسمبلی بنی تھی تو میں اس میں ممبر تھا اور اس وقت مسلم لیگی ممبروں کی اکثریت تھی - لیکن راتوں رات ری پبلکن پارٹی بنی اور مین چار دن کے بعد اس پارٹی کی اکثریت بن گئی اور سب نے اس کا ساتھ دیا۔ اسی طریقے سے جس کی حکومت ہوتی ہے اسی کی بات مانی جاتی ہے - مجھے بھی اپنی جرات نہیں ہو گی کہ اس کی مخالفت کر سکوں -

سمیری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک طرفہ رائج ہے کہ حکومتی پارٹی جو بھی کرے سب اس کو ٹھیک ہی کہتے ہیں جبکہ دوسری طرف اپوزیشن والے کھنکھاتی بھی صحیح بات کریں اسے درخور اعتناء نہیں سمجھا جاتا - میں بھی اس بل کی حمایت اس وجہ سے کرتا ہوں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ شریعت بل کا نام ایسا ہے کہ جب لوگ سنتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی چیز ہو گی جس سے ہمارے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ ہمیں روزی ملے گی جس سے ہمیں ملازمتیں ملیں گی۔ ہمیں تحفظ ملے گا - اس کے علاوہ لوگوں کا

یہ بھی خیال ہے کہ شریعت بل آنے سے پاکستان میں جت ہی جت ہو جائے گی۔ اگر میں اس کی مخالفت کروں تو لوگ کہیں گے کہ ہم جت جانے والے تھے اس نے ہمیں روک دیا۔ تو میری بڑی بدقسمتی ہو گی اس لئے بھی میں اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

اس شریعت بل کے پس منظر میں اگر دیکھا جائے تو مارشل لاء کے کرتا دھرتا لوگوں کو کئی طریقوں سے تقسیم کرنا چاہتے تھے مثلاً شیعہ سنی کا مسئلہ کھڑا کر کے، افغانوں اور پنجابوں کا مسئلہ کھڑا کر کے اور کبھی سندھی ملاڑوں کا مسئلہ کھڑا کر کے اور یہ شریعت بل بھی انہی کے بھیجے ہوئے لوگوں نے پیش کیا جبکہ دوسری طرف موجودہ حکومت کی مجبوری بھی بن گئی تھی کیونکہ لوگوں نے انہیں سینٹ بھی اسی لئے دیا تھا لہذا اب حکومت کے پاس اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے۔ پہلے بل میں ابہام کو دور کرتے ہوئے یہ بل لے آئے ہیں۔ مجھے سینٹ میں آکر زیادہ خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پہلے میں مین مرتبہ دن یونٹ اسمبلی کا ممبر بننا رہا اور مین ہی مرتبہ قومی اسمبلی کا ممبر بنا، ایک دفعہ صوبائی اسمبلی کا ممبر بنا لیکن مجھے زیادہ خوشی اس سینٹ میں آکر ہوئی ہے کیونکہ جب یہاں میں ادھر ادھر دیکھتا ہوں تو بہت سنجیدہ، تحمل مزاج اور بردبار بزرگ لوگوں کو پاتا ہوں۔ اس لئے اس دفعہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ جب سے پاکستان بنا تو ہر کوئی کہتا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ، اس کے بعد پھر کسی نے نہیں پوچھا کہ لا الہ الا اللہ کا مطلب کیا۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان میں سارے اسی کلمہ کے کہنے والے رہتے ہیں اور سارے اس بات پر متفق ہیں۔ میرے خیال میں اس ایک کلمے سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں ہے لیکن لا الہ الا اللہ کے مطلب پر عمل نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ صرف اسی ایک بات پر خوش ہو گئے۔

دنیا میں دو ملک نظریئے کی بنا پر وجود میں آئے۔ ایک پاکستان دوسرا اسرائیل۔ یہودیوں نے اپنے حقوق کے تحفظ اور دیگر وجود کے باعث جو ترقی کی وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ اس کے برعکس ہم یہاں یہ نہیں سمجھتے کہ آیا یہ ملک ہم نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے اور ابھی تک اس پر متفق نہیں ہوئے، بلکہ جہاں تک میں اسلام کا مطالعہ کر چکا ہوں اسلام بھی آدمیوں کے لئے ہے نہ کہ آدمی اسلام کے لئے، اسلام تو لوگوں کی خوشحالی کے لئے، اکہس میں تفرقہ بازی ختم کرنے کے لئے ہے اور لوگوں کو حقوق دینے کے لئے آیا ہے۔ کاش ہم یہ سمجھ لیتے کہ پاکستان ہم نے مسلمانوں کے لئے بنایا ہے تو میرے خیال میں ہمارے بیشتر مسائل حل ہو چکے ہوتے۔

اب ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ ہم سے بنگلہ لگ ہو گیا ، سندھ میں کہا ہوا ہے ، صوبہ سرحد میں 30 لاکھ افغان ملازمین پڑے ہوئے ہیں اور اب ان کی امداد بن ہو چکی ہے تو ان کے ساتھ لڑائی بھگڑنے کا کیا ہو گا ۔ یہاں پنجاب میں شیعہ سنی فساد کرائے کی کوششیں ہو رہی ہیں تو اس کا کیا حشر ہو گا؟ پھر مجھے وہ وقت یاد ہے کہ جب پاکستان بنا تو میں اس وقت لڑکا تھا اس وقت کسی کو یہ پتہ نہیں تھا کہ شیعہ ہے یا سنی ہے ۔ اس سلسلے میں ایک قصہ مشہور ہے کہ ہمارے سوات میں جب پنجایت بنی تو ہمارے نواب صاحب اس کے بادشاہ ہو گئے۔ اس وقت ہمارے علماء کا اور بیروں کا بڑا زور تھا تو اس نے زمانے کی کوشش کی "والظالمین" اور "والظالمین" کا جھگڑا کھڑا کر دیا۔ لوگوں میں یہ تاثر پھیلایا کہ والظالمین پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے اور جو والظالمین پڑھتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آدھے سوات والے دوسرے آدھوں کو کافر کہتے تھے اور دوسرے انہیں کافر کہتے تھے ۔ اس طرح ان کو لڑا کر ان کا بیڑہ غرق کر دیا ۔ ہمیں پاکستان میں یہ طریقے نہیں اپنانے چاہئیں ۔ ہمیں وہ طریقے اپنانے چاہئیں جن سے لوگوں میں باہم محبت بڑھے ، ان میں آپس میں الفت زیادہ پیدا ہو اور آپس میں اخوت زیادہ پیدا ہو ۔ باقی رہی بات قانون سازی کی تو قانون سازی کے لئے میرے تمام ساتھی مجھ سے زیادہ جانتے والے ہیں۔ قانون سازی کے لئے ہاؤس آف کامنز کے ممبرز سارا سال بیٹھے رہتے ہیں اور قانون بناتے رہتے ہیں ۔ ایک ایک نکتہ پر وہ میز میز لگا دیتے ہیں ۔ اسی طرح سے امریکہ میں ہوتا ہے ۔ جو ساتھی وہاں جا چکے ہیں وہ جانتے ہیں۔ میں بھی تین چار مرتبہ بعض وفد کے ساتھ وہاں جا چکا ہوں ۔ میں نے وہاں کانگریس اور سینیٹ کی کارروائیاں دیکھی ہیں ۔ وہاں پر بھی وہ ایک ایک نکتہ پر کسی کسی دن لگا دیتے ہیں۔ یہاں پر شریعت بل پیش کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک قانون کا دوسرے قانون میں تبدیل کرنا ہے ۔ اس عمل سے ہزاروں ایکٹ متاثر ہوں گے۔ ہماری کوشش یہی ہو گی کہ ہم اسے ایک دن میں پاس کر دیں۔ اگر ایک دن میں نہیں ہو سکتا تو دو دن میں پاس کر دیں۔ یہ بھی میرے خیال میں قانون سازی اور لوگوں کے ساتھ مذاق ہوگا۔

اس کے بعد میں بل کی ٹیکسٹ کے بارے میں چند معروضات پیش کروں گا ۔ سپریمی آف دی شریعہ پر میرے اور ساتھیوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ میں بھی تھوڑا سا عرض کروں گا ۔ سپریمی آف دی شریعہ تو ہو گیا لیکن اس کی انٹرپرائز عدالتیں کرسکیں گی ۔ پھر ہمیں تو ایسا ادارہ مستحق ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلے جانا چاہیئے ۔ اس لئے کہ پھر ہمارا کام باقی رہ گیا ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن شریف اور سنت صرف سورس آف لاء ہیں ۔ ہم اس سے زمانے اور حالات کے مطابق قانون بناتے ہیں ۔ ہم

دیکھتے ہیں کہ آج کل کیا زمانہ ہے - اسلام جمود کا شکار نہیں ہے کہ بس جو کچھ ہو گیا وہی رہے گا - اور اب ہم فخر اور گدھے سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے - ہم موٹروں میں سواری نہیں کر سکیں گے - ہم کارخانے نہیں لگا سکیں گے - ہم اقتصادیات پر بحث نہیں کر سکیں گے - ہم ٹیکنالوجی پر بات نہیں کر سکیں گے - پھر یہ ایسی بات ہو گئی کہ ہماری ضرورت نہیں رہی اس لئے کہ جب سپر ہنسی آف لاء ہے پتلے سے اور پھر اس میں گنچائش نہیں ہے تو پھر ہم یہاں بیٹھے کس لئے ہیں اور اس کی انٹرٹینمن بھی ہمارے اختیار میں نہیں ہے، وہ بھی عدالتیں کریں گی - میرے خیال میں اگر ہم میں تھوڑی بہت جرات ہوتی تو ہم سب استعفیے دے کر گھروں کو چلے جاتے۔

اسلامائزیشن آف ایجوکیشن کے بارے میں بھی میں نے کئی دفعہ سوچا اور بہت کوشش کی کہ میرے ذہن میں اس کے لئے تھوڑا سا (افنام) پیدا ہو جائے لیکن میں تو آخر دم تک نہیں سمجھا - اس لئے کہ ایک طرف تو دینی مدارس ہیں - ان میں سے کسی مدرسے میں آپ چلے جائیں تو وہاں پر نہ سائنس کی تعلیم ہے نہ ٹیکنالوجی کی ہے، نہ وہاں حساب پڑھاتے ہیں، نہ وہاں پر تاریخ پڑھاتے ہیں، نہ وہاں پر جغرافیہ پڑھاتے ہیں - دوسری طرف ہمارے وہ سکول ہیں جنہیں انگریزی سکول کہا جاتا ہے - جہاں یہ تمام مضامین پڑھائے جاتے ہیں - اب اسلامائزیشن کا مطلب کیا ہے - کیا ہم دینی مدارس میں سائنس ٹیکنالوجی حساب وغیرہ کی تعلیم کا بندوبست کریں گے ؟

Madam Deputy Chairman: We have in the President's box honourable guests from our freindly country Brunei, Mr. Fahim Dato Haji, who is Deputy Minister for Religious Affairs in the Brunei Government, I welcome them to this House. Yes Feteih Muhammad Khan.

جناب فتح محمد خان : محترمہ! تعلیم پر کوئی بات نہیں ہوتی اسلامائزیشن کس چیز کو کہتے ہیں، جیسا کہ مجھ سے پہلے میرے ایک دو دوستوں نے فرمایا کہ اسلام میں تو یہ ہے کہ علم حاصل کرو جہاں سے بھی ہو - زمین میں گھس جاؤ - آسمانوں پر چلے جاؤ - سمندروں کے اندر معلومات حاصل کرو - ایجادات کرو - تحقیقات کرو - میں تو نہیں سمجھتا کہ اسلام دین یہ ہے کہ ہم صرف مدارس تک محدود ہو جائیں جیسا کہ ابھی تک ہمارے مدارس کا معیار ہے یا اس سے تھوڑا آگے جائیں گے اس کے لئے بھی ایک کمیشن مقرر ہوگا -

کمیشن کا پتہ نہیں ہے کہ کمیشن کون مقرر کرے گا۔ کیسے مقرر کرے گا۔ کون لوگ اس میں ہوں گے اور اس کی رپورٹ بھی ہمیں دو گھنٹے میں پاس کرنا ہوگی۔ یہ ہمارے کئے کے لئے تو ٹھیک ہیں کہ یہ (رپورٹ) اسمبلی اور سینٹ میں پیش ہوں گی اور وہاں پاس ہوں گی۔ لیکن میں 36 سال سے دیکھ رہا ہوں میں سب سے زیادہ بد قسمت آدمی ہوں اس لئے کہ اتنے سال (ممبر) رہ کر میں نے اس ملک اور قوم کی کوئی خدمت نہیں کی۔ ویسے بیٹھتا رہا اور چلتا رہا اور جاتا رہا اور ہمارا ملک آگے سے پیچھے ہوتا رہا۔

اسلامیزیشن آف اکھونی کا مجھے کوئی خاص پتہ نہیں ہے ہم قرضہ کیسے حاصل کریں گے۔ لوگوں کو کیسے دیں گے۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ بغیر سود کے بینک سے پیسے لینے ہیں تو مجھے ایسا بینک بتا دیں۔ مجھے ضرورت ہے۔ میں ابھی جا کر ان سے بیس لاکھ روپے لے لیتا ہوں اور اپنا کاروبار کروں گا، اگر مجھے منافع ہوا تو میں ان کو واپس کروں گا اور اگر نقصان ہوا تو ان کے بیس لاکھ چلے جائیں گے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ ہماری اکھونی کیسے چلے گی۔

سود جس کی اسلام میں ممانعت ہے وہ ان غریبوں کو پیسے دیتے تھے اور پھر ان کے بدلے ان کی ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ انگلیاں کاٹ دیتے تھے۔ ان پر ظلم کرتے تھے۔ تو ان کے لئے ہے۔ لیکن اب ہماری اکھونی جو ہے ہمیں دنیا کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہم نے بہت ترقی کی ہے لیکن میرے ساتھی جانتے ہیں کہ آج ایک اسرائیل کو ہی چھوڑ دیا جائے تو وہ دو گھنٹے میں سارے عالم اسلام کو ختم کر دے گا۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Question, question.

جناب فتح محمد خان: بانی امریکہ و یورپ وغیرہ کی بات رہنے دیں۔ جہاں تک میں سوچتا ہوں وہ تو یہ ہے بانی ہر ایک کے اپنے اپنے خیالات ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ میں سب سے زیادہ ہو جاؤں۔ بانی ہمارے لوگ بھی زیادہ ہو جائیں۔ لیکن ابھی ہم۔ دیکھا تھا کہ عراق میں جو کچھ ہوا ہے اس میں صرف امریکہ کے ایک سو آدمی مرے ہیں اور وہاں پر لاکھوں مسلمانوں کو مار ڈالا گیا ہے۔ اور ابھی تمام عرب پر ان کا قبضہ ہو رہا ہے۔ وہ اور اسرائیل ایک ہی چیز ہیں۔ امریکہ میں جو پہلے ریڈ انڈین تھے وہ بھی اپنے آپ کو بڑا مذہب سمجھتے تھے لیکن چونکہ وہ علم اور اپنے حالات سدھارنے سے کئی ستراتے تھے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ قوم ہی ختم ہو گئی۔ اسی طرح اگر ہم بھی اپنے مسائل سے چٹ

پوشی کرتے رہے تو ہم بھی ختم ہو جائیں گے۔ ہر ایک کہتا ہے کہ اگر اس سے ہمارا مسئلہ ختم ہوتا ہے تو میں کہوں گا کہ ہم اتنے بہادر ہیں۔ ایک دفعہ جب پاکستان اور ہندوستان کی لڑائی ہو رہی تھی تو میں بہت خوش ہوا۔ میں جب نکل گیا تو ہمارے ساتھ آدی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ چین نے ہمارے ساتھ حمایت کا وعدہ کیا ہوا ہے اور میں بڑا خوش ہوں۔ میرے ساتھ میرا ایک دوست بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا ایسا مت کہو۔ یہ غلط بات ہے مسلمان چین کو بھی مارے گا، روس کو بھی مارے گا، امریکہ کو بھی مارے گا۔ ہم سب کو ختم کریں گے۔ ویسے اگر باتوں سے ختم ہوتے ہیں تو میں کہوں گا کہ ہم سب کو (ختم) کریں گے۔ لیکن عملی طور پر جو کچھ ہو رہا ہے جو ہمارے سامنے ہے اس پر بھی ہمیں ایک نظر ڈالنی ہوگی۔

Elimination of bribery and corruption پر بھی بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔ اس کے لئے قانون پہلے سے بھی موجود ہے۔ لیکن یہ bribery and corruption سب کو معلوم ہے کہ انگریزوں کے دور میں بہت معمولی تھی بلکہ برائے نام تھی۔ جو کرپٹ تھے وہ اس طرح پیسے لیتے تھے کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ وہ کرپٹ آدی ہے۔ لیکن آج کل لوگ فخر کرتے ہیں۔ وہ کوٹھیاں بناتے اور موٹروں میں پھرتے ہیں۔ اور کسی کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ صحیح کر رہا ہے یا غلط کر رہا ہے۔ حالانکہ اس کے لئے کئی قوانین موجود ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان قوانین کے مطابق کس کو سزا دی گئی۔ اب اگر ہم کہتے کہ یہ ختم کرنا چاہیے تو کون سا قانون کس طریقے سے بنائیں گے کہ وہ ختم ہو جائے۔

Eradication of obscenity and vulgarity جیسا کہ میرے دوست شیخ صاحب نے فرمایا وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ صرف ایک پروگرام ہوتا تھا سی این این جے لوگ بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ اب اس میں اگر ایکسپرائز بھی ہوتی تو وہ اسے سن کر کرتے ہیں۔ وہ بھی ہم نہیں دیکھ سکتے۔ کچھ اور بھی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو یہ black out کرتے ہیں۔ اگر obscenity یہ ہے تو یہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ ویسے اب اگر ہم عدالتوں میں چلے جائیں اور یہ کہیں کہ فلاں آدی کرپٹ ہے تو اسے ہم obscenity نہیں کہتے۔ یہ پولیس والے کرپٹ ہیں اسے obscenity نہیں کہتے۔ لیکن اگر کوئی معمولی سا ایسا پروگرام ہو جس سے کچھ نہ کچھ قرتح میا ہوتی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ یہ obscenity ہے اسے ختم کر دیتے ہیں۔ یہ eradication of social evils جو ہے یہ تو بالکل ٹھیک بات ہے اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا کہ یہ eradicate ہو جائے۔ اس کا کیا طریقہ کار ہو گا، کیسے یہ ختم ہوں گے اس کے لئے میں صرف ایک تجویز پیش

کروں گا اور وہ تجویز یہ ہے کہ ہمارے جتنے یہ علماء صاحبان ہیں وہ یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر ہر گاؤں میں جائیں اور وہاں پر یہ امامتیں پڑھیں تو اس سے پہلے ان کو یہ بھی بتائیں کہ وہ لوگوں کو صحیح راستے پر لانے کے لئے ان کو یہ کہیں کہ فلاں فلاں چیزیں جتنی بھی ہیں ساری کی ساری اسلام کے خلاف ہیں اگر جھوٹ بولتے ہو تو وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی چیئرمین : فتح محمد خان صاحب آپ کی تقریر کافی لمبی ہو گئی ہے۔

Dr. Bisharat Elahi: There is no time limit. He is quite relevant.

جناب فتح محمد خان : میں تھوڑی سی بات کر کے ختم کرتا ہوں اس کے لئے یہ طریقہ میرے ذہن میں ہے کہ اگر وہاں پر نچلے لیول سے یہ شروع ہو جائے۔۔۔ اب ہمارے لوگوں میں اور خاص کر ہم سب میں یہ ہے کہ اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو اس میں کوئی خاص ایسی بات نہیں ہوتی جو غیر اسلامی ہوتی ہے یا وعدہ خلاف کرتے ہیں تو وہ بھی بے ایمانی کرتے ہیں، بددیانتی کرتے ہیں اور غلطی کرتے ہیں تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی البتہ ہم جو چند ایک بنیادی اسلامی عقائد ہیں ان پر اگر عمل کریں تو وہ اسلامی ہے اس وجہ سے ہم مسلمان جو ہیں وہ کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا تھا اس میں کئی ایک خرابیاں تھیں۔ اس نے پوچھا کہ میں کون سی خرابی پہلے دور کروں تو انہوں نے فرمایا کہ جھوٹ مت بولو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جھوٹ جو ہے وہ سب سے زیادہ بڑی خرابی ہے۔

اس طرح سے اگر ہم ان بنیادی چیزوں پر توجہ دیں کہ یہ یہ چیزیں خراب ہیں مثلاً اب یہاں پر ہماری عدالتوں کا نظام ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم عدالتوں کا نظام ٹھیک کریں گے تو جب تک ایسے لوگ ہیں جو کہ دعویٰ غلط طریقے سے کرتے ہیں۔ اگر ہمیں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے خاص کر میں صوبہ سرحد کے متعلق کہہ سکتا ہوں، یہاں کا تو مجھے پتہ نہیں تو وہاں پر اگر ہم کسی کو کہیں کہ گواہوں کی ضرورت ہے تو آٹھ دس آدمی کہتے ہیں کہ ہم کس لئے ہیں اگر ہم آپ کے لئے جھوٹی گواہی بھی نہیں دیں گے تو پھر آپ کے دوست کیسے ہو گئے تو اگر وہ گواہی جو ہے وہ بھی جھوٹی دیتے ہیں اور دعویٰ بھی جھوٹا کرتے ہیں اگر کسی کو وہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر بات کرو تو ایسے ہوتا تھا کہ وہاں پر مبارکباد دیتے تھے کہ تم نے تو کہیں جیت لیا اس لئے کہ تم قرآن پر

ہاتھ رکھ کر کیس جیت لو گے جب تک ہم لوگوں کو صحیح طریقے سے تعلیم نہیں دیں گے ان کو صحیح طریقے سے راہ راست پر نہیں لگائیں گے یہ سماجی برائیاں قانون سے یا ایسے طریقوں سے ختم نہیں ہوں گی۔

یہ نظام عدل جو ہے، نظام عدل کے لئے بڑا آسان طریقہ ہے۔ جب میں قوی اسمبلی کا ممبر تھا اور ضیاء الحق صاحب پشاور تشریف لائے تھے تو میں نے ان کو کہا تھا کہ آپ عدالتوں میں ایسا طریقہ کار اختیار کریں کہ جب نچلی عدالت میں کوئی کیس دائر ہو جائے تو اس کی مدت کا کوئی تعین ہو کہ تین چار مہینوں میں اس کیس کا فیصلہ ہو جائے اور اس پر پھر ایک ایک مہینے کے اندر اپیل ہو اور تین یا چار اپیلیں ہوں تو وہ سارے کا سارا کیس جو ہے وہ سات آٹھ مہینوں میں ختم ہو جائے گا۔ میں نے کہا اس ٹھف ٹھف میں بنیادی چیز یہ ہے عدل اس لئے نہیں ہو سکتا کہ نیچے فیصلہ جو کرتا ہے مجسٹریٹ کرتا ہے یا جو بھی فیصلہ کرتا ہے اسے کوئی نہیں پوچھتا۔ میں نے ان کو کہا تھا کہ اگر وہ نیچے چالیس ہزار روپے لے کر ایک غلط فیصلہ کر لیتا ہے تو اوپر والا صرف وہ فیصلہ بدل دیتا ہے اور 80 ہزار دوسرے سے لے لیتا ہے۔ اسی طریقے سے وہ تیسرا جو ہے وہ دو لاکھ روپے لے کر اس کا فیصلہ بدل کر دوبارہ وہی فیصلہ بحال کر دیتا ہے اور آخر میں چار لاکھ روپے لے کر وہ کہتے ہیں کہ میں نے کیس ریمنڈ کیا واپس چلا گیا اگر یہی سلسلہ رہا تو نظام عدل کی مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیسے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا جیسے انگریزوں کے وقت میں یہ ہوتا تھا کہ نیچے جو عدالت فیصلہ کرتی تھی اوپر والی عدالت نیچے والی عدالت کے فیصلے پر اعتراض کرتی کہ تم نے فیصلہ کیوں غلط کیا اگر اس میں کچھ اس قسم کا امکان ہوتا کہ دونوں طرف سے ہو سکتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے اگر ان کو یہ شک ہوتا کہ سفارش یا رشوت سے ہوا ہے تو اس کو وہ تہیہ کر دیتے تھے۔ دوسری تیسری دفعہ پھر اس کی تہیہ کر دیتے، اس کو معطل کرتے، اس کو ڈمس کرتے۔ یہاں جب نیچے والے سے کوئی پوچھتا نہیں ہے تو کیوں وہ (کریشن) نہ کرے، اسی طرح سے خالی یہ نظام عدل نہیں بلکہ ہمارے جتنے محکمے ہیں جیسے پی ڈیو ڈی ہے جیسے کمیونیکیشنز ہے وغیرہ وغیرہ ان سب میں لوگوں کو پتہ ہے کہ وہ جو سڑک بناتے ہیں اس میں تیس فیصدی تو پہلے لے لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا حصہ تیس فیصدی تو حلال ہوتا ہے باقی میں کہتے ہیں کہ جتنا کام غلط کرو گے تو اس میں آدھا تہمدار آدھا ہمارا تو اس میں سے تیس فیصدی اور لے کر --- تو وہ ایک کروڑ روپیہ اگر کسی کام کے لئے نکل جاتا ہے تو دس لاکھ روپے تک جاتے ہیں اور نوے لاکھ روپے جو ہیں وہ لوگوں کی جیب میں جاتے ہیں اور ہم کہتے ہیں نظام عدل لائیں گے تو اس کے لئے بھی یہ کافی سوچہ بوجھ کی بات ہے۔ یہ باتیں ایسی ہیں کہ ایک ایک آگم اگر آجاتا اور

اس پر سارے لوگ اپنا اظہار خیال کرتے اور کوئی طریقہ بتاتے تب یہ ہو سکتا تھا لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ ایک منٹ میں کیسے یہ ہو سکے گا۔

بہر حال بیت المال کے متعلق مجھ سے پہلے کئی معزز ممبران نے اس کی وضاحت کی ہے۔ بیت المال عربی کا لفظ ہے اس کو اردو میں ہم خزانہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں treasury کہتے ہیں اور عربی میں بیت المال کہتے ہیں۔ ساری ایک ہی چیز ہے تو اس بیت المال میں ہم دوسری کیا چیز کھولیں گے تو اس کی مجھے کوئی سمجھ نہیں آتی لیکن مجھے صرف یہ ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بھی عشر زکوٰۃ کی طرح دو قسم کے ٹیکس ہو جائیں۔ پہلے ہی ہم پر بہت سے ٹیکس ہیں مثلاً انکم ٹیکس ، ہاؤس ٹیکس ، سپر ٹیکس ، پراپٹی ٹیکس اور ویلٹھ ٹیکس ، ڈیٹھ ٹیکس، کافی ٹیکس ہیں جو ہم پر لاگو ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بھی دیا کریں اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ اسلامی ٹیکس ہیں عشر اور زکوٰۃ یہ بھی دیا کریں یا تو اسلام کا ٹیکس ہونا چاہیئے یا کفر کا ٹیکس ہونا چاہیئے یہ دونوں ٹیکس ایک ساتھ لگنا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اور پھر جس طریقے سے عشر اور زکوٰۃ کے پیسے ہڑپ کئے جاتے ہیں وہ بھی میرے خیال میں میرے سارے دوست مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کس طریقے سے کھایا جاتا ہے اور کہاں پر کس کو زکوٰۃ ملی ہے، کہاں پر کس کو عشر ملا ہے اور اس کو کتنا حصہ ملا ہے۔ انہوں روپے جو ہیں وہ ویسے خراب ہو جاتے ہیں اور ادھر ادھر لوگ کھا جاتے ہیں اس لئے مجھے ڈر ہے کہ کہیں بیت المال میں بھی وہی دوغلا سلسلہ شروع نہ ہو جائے۔

عورتوں کے حقوق اس کے متعلق بھی کہ عورتوں کے لئے بحیثیت مسلمان ہمارا دعویٰ تو یہ ہوتا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ۱۲ سو سال پہلے عورتوں کو اتنے حقوق دیئے، اتنی آزادی دی یہاں تک تو بات بالکل درست ہے یہ تو سب تسلیم کریں گے اس لئے کہ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا جو کچھ ان کے ساتھ ناروا طریقہ کار ہوتا تھا اسلام نے وہ طریقہ کار ختم کیا اور عورت کو بہت بڑا حق دیا، اس کو میراث میں بھی شریک کر دیا، اس کو ماں کی حیثیت سے عزت دی ، اس کو بیوی کی حیثیت سے عزت دی لیکن ہم وہ پرانی والی ۱۲ سو سال والی پہلی چیز جو ہے وہی دہراتے ہیں اور ابھی نہیں کہتے کہ ابھی ہماری عورت جو ہے وہ کس قدر مظلوم ہے، وہ ہم سے نچلے درجے کی ہے تو جب ہم کہتے ہیں کہ اسلام نے اس وقت اس کو اتنے حقوق دیئے تھے تو ہمیں چاہیئے تھا کہ ہم ان حقوق کو آگے بڑھاتے جیسے اسلام میں یہ ہے کہ غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اسلام میں یہ نہیں ہے کہ غلامی بند ہے، صرف یہ ہے کہ اچھا سلوک کرو

تو ہم نے اس سے یہ مطلب لیا ہے کہ اگر ہم غلامی سسٹم بند کریں تو یہ زیادہ اسلامی ہو گا۔ اسی طریقے سے جب عورت کے متعلق کہا ہوا ہے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے تو ہم ان کو ان کا پورا حق نہیں دیتے کہ جیسے آدمی کا حق ہے ویسے عورت کو حق ملنا چاہیئے۔ میں آپ سب کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے میری باتیں سنیں اور آپ نے مجھے موقع دیا ، آپ کا بہت بہت شکریہ!

میڈم ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جناب ، راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق : بسم اللہ الرحمن الرحیم ، محترمہ چیئرمین صاحبہ ، گزشتہ دو دن سے سینٹ کے اندر بحث ہو رہی ہے۔ متعدد ارکان (حکومتی جماعت اور اپوزیشن سے) نے اس میں حصہ لیا ہے۔ میں بلا خوف و تردید کہہ سکتا ہوں کہ ارکان نے اپنے علم اور تجربے کے لحاظ سے اس میں بڑی contribution کی ہے اور ڈیموکریٹک پیمائش کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ سارے ارکان اپنے تجربے اور علم کو پول کر کے پھر کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ یوں بھی سینٹ کا اپنا ایک تاریخی کردار ہے اسلامائزیشن کے بارے میں گزشتہ چھ سال سے شریعت بل یا نفاذ شریعت کے سلسلے میں سب سے زیادہ اگر تقاریر ہوئیں contribution ہوئی تو اسی سینٹ میں ہوئیں اور کوئی بل پاس ہوا تو وہ بھی اسی سینٹ میں ہوا۔ اس بل کے بارے میں جو تقاریر کی گئیں ان میں ایک بات بڑی واضح نظر آئی۔ اس بات کو اکثریت تسلیم کرتی ہے کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی بنیاد ہی نظریہ اسلام پر ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بسا اوقات اسرائیل کا نام بھی لے لیا جاتا ہے جو میں سمجھتا ہوں تاریخی حقائق سے بالکل الٹ بلکہ اس کے معنی ہے۔ میں اس بات کی تردید کرنا چاہتا ہوں کہ اسرائیل کسی نظریے کی بنیاد پر ملک نہیں بنا اور یہ اعزاز صرف پاکستان ہی کو حاصل ہے اور اس کے ثبوت کے طور پر ایک بڑی معرکتہ اللہا کتاب جو اسرائیل کے سابق وزیر خارجہ اور ایک بڑے پڑھے لکھے اسکالر اور دانشور Ab. Aaibben نے لکھی ہے "The Heritage" یہ کتاب ایک طویل عرصے تک بیسٹ سیلر رہی اور دنیا بھر میں اس کا چرچا رہا۔ اس کتاب کے صفحہ 297 پر مصنف نے لکھا ہے :-

"The Jewish race- judaism is the Jewish religion. Those who are born Jews are the Jewish people. Israel today is the Jewish State."

لہذا ان کی ریاست کی ساری بنیاد اسی پر قائم ہے جو یہودی پیدا ہوتا ہے صرف

وہی یہودی ہوتا ہے۔ اسی بنا پر کوئی تقریباً آج سے چار سال پہلے افریقہ سے وہ یہودی جو ان کی نسل سے تعلق نہیں رکھتے تھے جب وہ آئے تو وہاں کے پادریوں نے یا رہائز نے نکاح تک پڑھنے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ جو ہماری نسل سے نہیں ہے، ہم اسے یہودی مانتے کو تیار ہی نہیں۔ اس لئے میں صرف اس impression کی تصحیح کرنا چاہتا تھا ورنہ اس پر بہت کچھ کہا جاسکتا ہے۔

کل کی بحث میں جہاں اور بہت سارے نکات اٹھائے گئے وہاں یہ بھی کہا گیا جو اکثر کہا جاتا ہے، یہ کوئی کل کی ہی بات نہیں تھی اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان بنانے والے پاکستان کو کوئی نظریاتی اسلامی مملکت نہیں بنانا چاہتے تھے وہ تو صرف اقتصادی طور پر مسلمانوں کی حالت بہتر کرنا چاہتے تھے یا سیاسی طور پر ان کے لئے آزادی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ نظریہ یا مذہب یا دین کا اس کے ساتھ تعلق نہیں تھا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں جہاں حضرت قائد اعظم اور ان کے ساتھیوں پر بے شمار بہتان باندھے گئے وہ سارے بہتان اپنی جگہ پر نہایت سنگین ہیں لیکن یہ بہتان کہ وہ اسے اسلامی نظریاتی ریاست نہیں بنانا چاہتے تھے یہ سب سے بڑا بہتان ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں حضرت قائد اعظم وہ شخصیت تھے جن کے بارے میں دشمنوں نے بھی یہ کہا کہ کبھی بھی انہوں نے جس رائے کا اظہار کیا وہ معنادار نہیں تھی وہ وہی رائے ہوتی تھی جو اصل میں اندر سے ان کا ایمان ہوتی تھی۔ ان کی شخصیت دہری نہیں تھی، ان کی شخصیت میں منافقت نہیں تھی، وہ کسی وقتی منفعت کے لئے ایسا کوئی کلمہ، ایسی کوئی تقریر یا ایسا کوئی وعدہ نہیں کرتے تھے جو وہ پورا کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں لہذا اگر آپ حضرت قائد اعظم کی تمام وہ تقریریں جو تحریک پاکستان کے دوران انہوں نے کی ہیں ان کا سرسری ہی جائزہ لیں تو وہ ایک ہی محور کے گرد گھومتی ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے متعلق شریف المباحث صاحب کی ایک کتاب ہے، اگرچہ قائد اعظم صاحب کی تقریروں کا مجموعہ بھی میرے پاس ہے، اس میں علی گڑھ میں مارچ ۱۹۴۲ء میں حضرت قائد اعظم کی ایک بڑی بنیادی تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:-

"Pakistan Movement started the moment the first non-Muslim was converted to Islam in India, long before the Muslims established their rule. As soon as a Hindu embraced Islam he was out cast not only religiously but also socially, culturally and economically. As for the Muslim it was a duty imposed on him by Islam not to merge his identity and individuality in an alien society."

۱۹۴۳ء میں کراچی مسلم لیگ کے اجلاس میں قرآن کے بارے میں فرمایا :-

"It is the greatest book- Quran, that is the sheet anchor of Muslim India."

کہ یہ صرف اقتصادی بہتری یا سیاسی آزادی کے لئے نہیں بلکہ قرآن ایک وہ بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر اسلامی معاشرے کی تشکیل اور عظیم کی جا سکتی ہے پھر اس کے بعد مارچ ۱۹۴۷ء میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔

"Our bed-rock and sheet anchor is Islam, Islam is our guide and complete code of our life."

....."guide and complete code of our life."

اس کے بعد نومبر ۱۹۴۵ء میں فرنٹیر مسلم لیگ کانفرنس کو ایک تحریری پیغام بھیجا جس میں انہوں نے فرمایا :-

"The Muslims demand Pakistan where they could rule according to their own code of life and according to their cultural growth, traditions..... And now mark the words, ".....Islamic laws".

اس لئے یہ کہنا کہ یہ خلی خلی، vague یا romanticism تھی، یہ غلط ہے۔

"The Muslims demand Pakistan where they could rule according to their own code of life and according to their own cultural growth, tradition and Islamic laws."

اس لئے یہ ابہام پیدا کرنا کہ ان کے نزدیک کوئی ایسا تصور نہیں تھا کہ یہاں اسلامی قوانین نافذ ہوں گے۔ اس کے بعد پاکستان بن جانے کے بعد ایک ایسا وقت آیا ایک چیلنج سامنے آیا کہ پاکستان کے آئندہ دستور کی ہیئت کیا ہونی چاہیئے۔ اس سلسلے میں آپ دیکھیں گے کہ پاکستان کے مختلف آئین بنے اور منسوخ ہوئے، ان میں تبدیلیاں آئیں لیکن قرارداد مقاصد اس کا حصہ رہی جو بھی آئین بنا اس کا حصہ رہی جب اس کو جناب شہید لیاقت علی خان نے اٹروڈیوس کیا تو ان کے الفاظ وہ ہیں جو بڑے سے بڑا اسلامی انکار بھی آج ادا نہیں کر سکتا۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت قائد اعظم علیہ رحمۃ اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک پاکستان کا تصور کیا تھا۔ اور کس قدر جرات اور دلیری کے ساتھ وہ اس کو پیش بھی کرتے تھے۔ لیاقت علی خان نے فرمایا :-

"We as Pakistanis are not ashamed of the fact that we are overwhelmingly Muslims and we believe that it is by adhering to our faith and ideals that we can make genuine contribution to the welfare of the world. We the people of Pakistan have the courage to believe firmly that all authority should be exercised in accordance with the standards laid down by Islam so that they may not be misused."

آگے فرماتے ہیں

"I just now said that the people are the real recipient of power. This naturally eliminates any danger of the establishment of a theocracy. It is true that in its literal sense theocracy means the government of God. In this sense, however, it is patent that the entire universe is the theocracy. For is there any corner in the creation where His authority does not exist? But in the technical sense theocracy has come to mean a government by ordained priests who wield authority as being especially appointed by those who claim to derive their right from their position. I can not over-emphasize the fact that such an idea is absolutely foreign to Islam.

یہ لمبی کوٹیشن ہے - میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا لیکن ایک بات جو انہوں نے کہی ہے - عرض کرتا ہوں۔

"The next clause of the resolution laid down that Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective sphere in accordance with the teachings and requirements as set out in the Holy Quran and Sunnah. It is obvious that no non-Muslim should have any objection if the Muslims are enable to order their lives in accordance with the dictates of their religion. You would also notice Sir, that the

State is not to play the part of a neutral observer, not a secular State wherein the Muslims may be merely free to profess and practise their religion. Because such an attitude on the part of the State would be the very negation of the ideals which prompted the domain of Pakistan and it is these ideals which should be the corner stone of the State which we want to build. The State will create such conditions as are conducive to the building of a truly Islamic society which means that the State will have to play a positive part in this respect.

You would remember Sir, that the Quaid-e-Azam and the leaders of the Muslim League always made unequivocal declaration of the Muslims demand for Pakistan based upon the fact that the Muslims had a separate way of life and a code of conduct. They also reiterated the fact that Islam is not a merely relationship between an individual and his God which should not in any way affect the working of the State. Indeed Islam lays down specific directions for social behaviour and seeks to guide the society in its attitude towards the problems it confronted from day-to-day. Islam is not just a matter of private belief and conduct. It expects its followers to build up a society for the purpose of good life, for the purpose of emphasizing these values and to give them validity. It will be necessary for the State to direct and guide new social order based upon the essential principles of Islam".

اس کے ساتھ ہی ایک بڑی لطیف بات سامنے آتی ہے جب ان debates کو دیکھا جاتا ہے جو پہلی آئین ساز اسمبلی میں ہوئی تھیں تو میاں افتخار الدین جو بعد میں لیفٹننٹ یا سوشلسٹ نظریات نے حائل مشہور ہوئے جب ہندو ممبران کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ

پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ ہونا چاہیئے اور اسلام کا تذکرہ زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو
of all the persons Mian Muhammad Iftikhar-ud-Din the then Member
of the Constituient Assembly says; this is very interesting; he says:-

"If we can use the word Roman Law or the British Parliamentary System and of so many other tongues without shame or stint then why not Islamic. Had we done work on a proper Islamic Constitution, a fine ideology, a new way of achieving real democracy, I think, we would have performed a great task. The Islamic conception of State is perhaps the most progressive, as revolutionary, as democratic, and as dynamic as that of any other conception of State."

اگر آج ہمارے وہ حضرات جو secularism یا free society کے حامی ہیں یا leftist ہیں اور بائیں بازو کی نظریاتی ریاست کے حامی ہیں وہ اگر صرف میاں افتخار الدین کی تقریر پر ہی غور کر لیں تو ان پر یہ واضح ہو جائے گا خواہ کسی بھی faith کا اس وقت کوئی مسلمان سیاستدان تھا اس کے ذہن میں بھی کوئی ایسا اہمام نہیں تھا۔ اس لئے آج کھڑے ہو کر یہاں یہ کہنا کہ ان کے تصور میں یہ نہیں تھا کہ وہ اسلامی نظام یہاں قائم کریں گے، یہ ان سب کے ساتھ بہت بڑی زیادتی اور ظلم ہوگا۔ جب اقلیتوں کے بارے میں بات ہو رہی تھی تو اس کے بارے میں اس زمانے کی بہت بڑی ہستی سردار عبدالرب نثر نے فرمایا:-

"It is correct that Quaid-e-Azam had given pledges to the minorities but Quaid-e-Azam had also given pledges to the majority. Pakistan was demanded with a particular ideology...."

جیسا کہ اب کہتے ہیں کہ پہلے آئیڈیالوجی کا نام ہی نہ تھا یہ بعد میں آیا ہے۔

"He says Pakistan was demanded with a particular ideology for a particular purpose and this resolution that has been moved is just in accordance with those solemn pledges which

Quaid-e-Azam and the leader of the Muslim League gave to the majority as well as to the minorities. We have done nothing and none of us dare to do anything which goes against the declaration of Quaid-e-Azam."

And who can claim today that he understood Quaid-e-Azam more than Sardar Abdur Rab Nishtar.

اسی طریقے سے یہاں حضرت علامہ اقبال کا اجتہاد کے سلسلے میں ذکر ہوا۔

I have brought the famous book of compilation of his lectures, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam."

Its six lectures deal specifically with *Ijtihad* and *Taqlid*.

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اجتہاد ایک corner stone ہے Evolution of Islamic Laws اور فقہ کا اگر اجتہاد نہ ہو، اجماع نہ ہو، تو نہ تقلید ہو سکتی ہے، نہ نظام اسلام آگے بڑھے سکتا ہے، نہ زندہ رہ سکتا ہے۔ ممکن نہیں ہے لیکن انہوں نے ترقی کی مثال دے کر یہ کہا کہ اسی لیکچر میں کہ وہاں پر انہوں نے ایک ایسا نظام بنانے کی کوشش کی ہے جس میں اجتہاد کو وہ ایک انفرادی ذریعہ سے، اسمبلی کے حوالے سے، اجتماعی درجے میں، اجماع کی صورت میں کرنا چاہتے ہیں لیکن اس بارے میں بھی انہوں نے اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے کہ اگر اجماع کی کوئی صورت ہے تو وہ بھی انہی لوگوں کو کرنا چاہیئے جو اس کے اہل ہوں، ہر شخص چند رسالے یا کچھ آرٹیکلز پڑھ کر کسی مجتہد کے درجہ تک نہیں پہنچ جاتا۔ وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا بھلے سے وہ اجتہاد کرے لیکن اس کے اجتہاد کی اس کا ساتھی بھی تقلید کرنے کو تیار نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس درجے کا نہیں ہوگا اور ویسے یوں بھی ہم دن بھر میں کئی دفعہ اجتہاد کرتے ہیں۔ اپنے ضمیر کو سامنے رکھ کر کئی بار یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا جو کام میں کرنے والا ہوں وہ شریعت کے مطابق ہے یا نہیں لیکن جس تصور کو اجماع کہتے ہیں یا وہ اجتہاد مجموعی یا اجتماعی جو پورے معاشرے پر حاوی ہو، اس کے لئے ان افراد کی ضرورت ہے جو اس کے اہل ہوں، سپریم کورٹ پاکستان میں ایک دفع ایک خلع کے کہیں میں بحث کے دوران چیف جسٹس صاحب نے بڑے مقتدر وکلاء سے، جن میں منظور قادر صاحب اور بروہی صاحب بھی تھے یہ پوچھا تھا کہ اجتہاد کون کر سکتا ہے تو انہوں نے یہ

جواب دیا تھا کہ اجتہاد کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ قرآن حکیم کا علم رکھتا ہو، تاخیر اور تقدیم سے واقف ہو کہ پہلے کوئی آیت اتری اور بعد میں کون سی اتری۔ عربی زبان سے واقف ہو، پھر اس کے ناسخ اور منسوخ سے واقف ہو پھر اس کے بعد جن حالات میں وہ آیت اتری ان سے واقف ہو اور پھر حدیث کے علم سے واقف ہو۔ روایت کے علم سے درایت کے علم سے واقف ہو۔ اسے یہ علم ہونا چاہیئے کہ یہ ضعیف حدیث ہے، یہ ایسی روایت ہے، یہ خبر واحد ہے، اس کی کوئی contradiction قرآنی آیت سے ہے یا نہیں۔ اسے اسماء الرجال کے علم سے واقف ہونا چاہیئے کہ وہ لوگ جنہوں نے کوئی حدیث بیان کی ہے ان کا اپنا مقام کیا ہے۔ صرف اسی صورت میں آدمی پرکھ سکتا ہے۔ جیسے آج اگر سپریم کورٹ میں کوئی رولنگ یا کوئی precedents پیش کئے جائیں تو سپریم کورٹ کے لیول پر کسی سیشن جج کا فیصلہ، کسی سول جج کا فیصلہ یا کسی عام مجسٹریٹ کا فیصلہ پیش نہیں کیا جائے گا۔ اگر سپریم کورٹ کو متاثر کرنا ہو تو سپریم کورٹ کے فیصلے ہوں گے یا کسی ایسے لیول کے فیصلے ہوں گے جو اس کو متاثر کر سکیں۔ اسی طریقے سے اس کو آج تک جو law کی development ہوئی ہے اور جو Islamic jurisprudence کی development ہوئی ہے تو جو اصول فقہ ہیں ان کا علم ہونا چاہیئے پھر سب سے بڑھ کر اس شخص میں تقویٰ ہونا چاہیئے۔ جو بات وہ کہے نہ صرف اسے اس کا پورا علم ہو بلکہ وہ کسی کے خوف سے اور کسی کے ڈر سے یا کسی کو خوش کرنے کے لئے نہ کر رہا ہو محض اللہ کی خاطر وہ اپنی رائے دے رہا ہو۔ صرف اسی صورت میں وہ رائے قبول ہوگی۔ ایسا نہ ہو جیسے آج یہاں ایک سائٹ چیف جسٹس صاحب کی ایک کتاب کا حوالہ دیا گیا جن کے بارے میں میرے فاضل دوست نے کہا کہ وہ خود confess کر رہے ہیں۔ جو آدمی خود مجرم ہو اس کی شہادت دوسرے پر کیا لاگو ہوگی۔ کہاں تک آپ اس کو لے کر جائیں گے اور جسٹس فیئر تو وہ صاحب ہیں جنہوں نے مولوی تمیز الدین کیس میں غلام محمد کے حق میں فیصلہ دے دیا تھا اور بقیہ ساری زندگی وہ اس کے لئے اپنی صفائی پیش کرتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ فیصلہ پاکستان میں جمہوریت کی جڑ کاٹنے کا سب سے بڑا اور پہلا فیصلہ تھا۔ اس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر ملکی حالات اور انکی بہتری کے لئے مارشل لاء بھی لگا دیا جائے اور لوگ اسے کسی طریقے سے قبول کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے، وہی قانون ہے۔ اس لحاظ سے اسکی کتاب کا حوالہ یہاں دے کر، ان کی کسٹری پاکستان کے حالات کے اوپر۔۔۔ ہم نے وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ یہاں مری میں وہ عدالت ہو رہی تھی اور اس وقت مولوی تمیز الدین نے کھڑے ہو کر اپنے کیس میں مزید کوئی point-argue کرنے کے لئے اجازت کی گزارش کی تو انہوں نے کہا

"Mr. Tamizud Din, your lawyers are arguing the case, you sit down.

You don't know law."

وہ تمیزالدین جو پاکستان کی دستوری تاریخ میں ایک بہت بڑا روشن ستارہ ہے۔ اسے یہ کہا گیا۔ لیکن پھر قدرت نے ایک انتقام بھی لیا۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ تمیزالدین پھر دوبارہ قومی اسمبلی کے اسپیکر بن گئے اور وہی جسٹس منیر جس نے یہ کتاب لکھی ہے اور اصول بیان کئے ہیں۔ چیف جسٹس کے عدے سے ریٹائر ہونے کے بعد ایوب خان کو جا کر کہتے ہیں کہ مجھے آپ وزیر قانون بنا دیں۔ اور انہوں نے اس کو بنا دیا۔ اور بھی بڑے بڑے آدمی ایوب خان کے وزیر تھے وہ بھی (جسٹس منیر) بن گئے۔ ایک سوال جو کسی بنگالی ممبر نے کیا تھا اس کے جواب کے لئے کہا کہ وزیر قانون اٹھ کر وضاحت کرے۔ وزیر قانون اٹھے، ساعت بھی کمزور ہو چکی تھی salinity ذہن پر بھی آچکی تھی اور کچھ بوجھ ان فیصلوں کا بھی تھا جو خود مرحوم کرتے رہے نتیجہ یہ ہوا انہوں نے کہا کہ میں سمجھا نہیں ہوں کہ بنگال سے ممبر نے کیا کہا ہے مولوی تمیزالدین نے کہا کہ پھر آپ تشریف رکھیے آپ کے بس کی بات نہیں رہی۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا حوالہ دینا ذہنی طور پر ہر لحاظ سے اس قابل بھی نہ رہے ہوں مناسب نہیں۔

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے آئین میں خاصی ترویج و ترقی ہوئی ہے۔ وہ بحث جو ابتدائی قانون ساز اسمبلی میں ہوئی تھی اس میں بھی جو سوال اٹھائے گئے تھے بار بار وہ سوال کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن آئین ایک ایسی دستاویز ہے جو پروگریس کرتی رہتی ہے۔ اور ۱۹۷۳ء کے آئین (آرٹیکل ۲) میں یہ بات لکھ دی گئی

It says: "Islam shall be the State religion of Pakistan."

اس لئے سیکولرازم کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ اور یہ الفاظ اس آئین کے ہیں جسے منصفہ کا جاتا ہے پھر اس کے بعد ایک اور اضافہ ہوا کہ جو قرارداد مقاصد پاکستان کے بانیوں نے بنائی تھی وہ اس آئین میں موجود تھی آپ نے اس کے نیچے وہ الفاظ بھی پڑھے ہوں گے کہ قرارداد مقاصد آئین کا حصہ تو ہے لیکن کوئی شخص اس بات کو لے کر عدالت میں نہیں جاسکتا کہ اس پر عملدرآمد بھی کیا جائے۔ یہ قرارداد مقاصد کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی تھی لیکن پھر ۱۹۷۳ء میں آرٹیکل ۲ اے میں اس کی ترمیم ہوئی اور اس کو آئین کا موثر حصہ بنا دیا گیا۔

Article 2(A) reads: "The principles and provisions set out in the Objectives Resolution reproduced in the Annexure hereby made substantive part of the Constitution and shall have effect accordingly."

اور جب سے یہ ترمیم ہوئی ہے اسکے بعد عدالتوں میں مقدمات گئے ہیں اور تین چار مقدمات

کا فیصلہ کراچی ہائی کورٹ نے اسی بنیاد پر کیا ہے لیکن آج یہ کہا جاتا ہے کہ اس بل میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو کہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتیں ان پر وہ قانون سازی نہیں کر سکتی اور اس سلسلے میں تبصرہ کیا گیا کہ اسلام کو ایجوکیشن میں کہاں لایا جائے ایجوکیشن تو کسی لسٹ میں ہی نہیں آتی یا اسلامک ایجوکیشن تو کسی لسٹ میں ہی نہیں آتی - حالانکہ یہ بات غلط ہے اگر آپ وہ لسٹ دیکھیں جسے کنکرنٹ لیجسلیٹو لسٹ کہا جاتا ہے اس کے نمبر شمار ۲۸، ۲۹ کو پڑھیں۔ نمبر ۲۸ میں ہے

38-Curriculum, syllabus, planning, policy, centres of excellence and standards of education

وفاقی حکومت بھی اس میں قانون سازی کر سکتی ہے۔ صوبائی حکومتیں بھی کر سکتی ہیں اور جب وفاقی حکومت کرے گی to the extent of the Federal Legislation Islamic Education پر ہے ۲۹ اور نمبر ۲۹ پر ہے Islamic Education یہ بھی اسی میں لکھا ہوا ہے یہ کسی اور نے اضافہ نہیں کیا۔ یہ ساء کے متفقہ آئین میں لکھا ہے کہ مرکزی حکومت اس پر قانون سازی کر سکتی ہے۔

اس کے بعد یہ اعتراض کیا گیا کہ کمیشن بنائے جاتے ہیں، کسی معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنا ہو تو کمیشن بنا دیئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پہلے ایسے ہوتا رہا ہوگا - لیکن ان کی موجودگی میں جو پہلے ہوا کوئی انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ ہر وہ شخص جو کمیشن کا نام لے گا اس کی نیت خراب ہوگی۔ ہر وہ شخص جو بہتری کی طرف قدم اٹھائے گا حقیقت میں نیت اس کی کچھ اور ہوگی ایسا غلط ہے۔ سب سے زیادہ آسان کام نیت پر حملہ کرنا ہے اور سب سے زیادہ گناہ کی بات کسی دوسرے کی نیت پر حملہ کرنا ہے۔ حضرت قائد اعظمؒ نے جو معرکہ الآراء تقاریر کی ہیں ان میں انکی ایک تقریر پاکستان کے اقتصادی نظام کے بارے میں ہے اور یہ تقریر یکم جولائی ۱۹۴۸ء میں کی گئی جب وہ سٹیٹ بینک کی نئی بلڈنگ کا افتتاح کر رہے تھے۔ اور اسکی international application دیکھیں تو اس شخص کی دور اندیشی کو سلام کرنے کو جی چاہتا ہے۔

"I shall watch with keenness the work of our research organizations in evolving banking practices compatible with Islamic ideals of social and economic life. The economic system of the West has created almost insoluble problems for humanity and to many of us it appears that only a miracle

can save it from disaster that is now facing the world."

۱۹۴۸ء کے الفاظ ہیں

"It has failed to do justice between man and man and to eradicate friction from the international field. On the contrary it was largely responsible for the two World Wars in the last half century. The Western world inspite of its advantages of mechanization and industrial efficiency is today in a worse position than ever before in the history, the adoption of Western economic theory and practice will not help us in achieving our goal of creating a happy and contended people."

(اذانِ سنی دی)

Madam Deputy Chairman: The House is adjourned to meet at 3.00 p.m. today to resume the debate on Shariah Bill. We will continue that speech.

[The House adjourned to meet again at three O' Clock in the evening on 26-5-91].

[The House reassembled after interval with Dr. Noor Jehan Panezai in the Chair].

میڈم ڈپٹی چیئرمین : جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ ظفر الحق : شکریہ محترمہ چیئرمین صاحبہ ! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ قائد اعظمؒ کی ۱۱ اگست کی تقریر کے بارے میں یہاں حوالے دیئے گئے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اخبار کے آرٹیکل ہوں یا پارلیمنٹ کی بحث ہو، جو کچھ قائد اعظم صاحب نے کہا وہ پورا کوٹ نہیں کیا جاتا اور out of context فقرے نکال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ شاید وہ کسی سیکولر نظام کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ ۱۱ اگست کی تقریر ایسی تقریر ہے جو لیڈ مارک بھی ہے اور قائد اعظم صاحب نے وہ تقریر بطور صدر آئین ساز اسمبلی کی تھی اور ایک رہنا بلکہ ایک کامیاب رہنا جس نے ایک طویل جدوجہد کے بعد اپنے دشمنوں کی کوششوں اور اپنوں کی مخالفت کے باوجود کامیابی حاصل کی۔ آپ کو علم ہے کہ Volpart نے قائد اعظم صاحب کے بارے میں کہا انسانی تاریخ میں ایسے رہنا بھی ہیں جنہوں نے آزادی حاصل کی جنہوں نے قوم بنائی۔ کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ملک بنایا لیکن صرف ایک یکتا شخصیت قائد اعظم محمد علی جناح کی ایسی ہے جس نے قوم بھی بنائی ملک بھی بنایا اور آزادی بھی حاصل کی اور اس طویل جنگ اور جدوجہد کے بعد جب وہ کامیاب ہوتے ہیں تو اس ملک میں جہاں 7.6 فیصدی یا اس سے زیادہ غیر مسلم بھی تھے ان کو وہ assure کر رہے تھے کہ جو پاکستان بنا ہے اس کے اور جہاں اکثریت کے حقوق ہیں وہاں اقلیتوں کے بھی حقوق ہیں جو ہمارے دین نے ہمارے مذہب نے اور ہماری تہذیب نے ہمیں دیئے ہیں اور یہ ایسے ہی تھا جیسے انتہائی تہذیب یافتہ اور بڑے حوصلے والا کوئی رہنا یا کوئی جرنیل جنگ جیتنے کے بعد ان شکست خوردہ لوگوں کو جنہوں نے اس کی مخالفت کی ہو معاف کر دیتا ہے اور انہیں ایک نئی ابتدا کی دعوت دیتا ہے اور اس کی یہی interpretation اس وقت بھی کی گئی تھی اور یہ بالکل اسی نقش پا کو سامنے رکھ کر کی گئی تھی جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشمار تکلیفیں، ہجرت کی صعوبتیں، پابندیاں اور بہت کچھ برداشت کرنے کے بعد جب مکہ فتح کیا تو اس وقت انہوں نے اعلان فرمایا تھا کہ تم پر آج کے بعد کوئی سختی نہیں ہوگی we are making a new beginning انہی خطوط پر چلتے ہوئے حضرت قائد اعظمؒ نے یہ الفاظ ادا کئے اگر آپ ان کی تقریر کے الفاظ پر غور فرمائیں تو وہی کیفیت نظر آتی ہے ان کے الفاظ میں کوٹ کرتا ہوں۔

"One can quite understand the feelings that exist between the two communities wherever one community is in majority and the other is in minority. On both sides in Hindustan and

Pakistan there are sections of people who may not agree with it, who may not like it but in my judgement there is no other solution. If you will work in co-operation forgetting the past...."

Mark the words,

"....forgetting the past.....because there were congress members also in that House.....burying the hatchet you are bound to succeed. If you change your past and work together in a spirit that everyone of you, no matter to what community you belong, you are first, second and last a citizen of the State with equal rights, privileges and obligations, there will be no end to the progress you will make."

اب اس context میں اگلے الفاظ آتے ہیں۔

"You must learn a lesson from this i.e. our past experience, you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other place of worship in this State of Pakistan. You may belong to any religion or caste or creed that has nothing to do with the business of the State. We are starting in the days when there is no discrimination, no distinction between one community and another, no discrimination between one caste or creed or another. We are starting with this fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of one State. I think, we should keep that in front of us our goal and you will find that in the course of time [now the words are].... Hindus would cease to be Hindus and Muslims would cease to be Muslims not in the religion sense because that is the personal faith of each

individual but in the political sense as citizens of the State...."

اس لئے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے کہ وہ ان کے تھوک و شہات رفع فرما رہے تھے کہ ایک طرف مسلم لیگ تھی اور دوسری طرف کانگریس تھی اور ہندوستان میں مسلمانوں کو بطور اقلیت تکلیف ہو سکتی تھی اور ہندوؤں اور کانگریس کو پاکستان کے اندر شاید یہ خدشات ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ سلوک نہ کیا جائے گا جو ایک ملک کے عام شہری کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ان کو دعوت دی کہ آپ ایک نئی ابتدا کریں اور جو ماضی کی تلخیاں ہیں ان کو بھلا کر، اس ریاست کے شہریوں کی حیثیت سے، آپ اپنی زندگی کی نئی ابتدا کریں اور آپ کو اپنی مذہبی رسومات کے ادا کرنے میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، آپ کے حقوق ہم اپنے سے بھی زیادہ سمجھیں گے۔ آپ کے جان و مال اور عزت کی حفاظت ہم اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں تو اس لحاظ سے کہ کوئی discrimination نہیں ہوگی، وہ ان کو assure کر رہے تھے۔ اس کو جب out of context اور بالکل سیاق و سباق سے ہٹا کر پیش کیا جاتا ہے اور اس کے وہ معنی لکالے جاتے ہیں جو خود ان (قائد اعظم) کے ذہن میں بھی نہیں تھے تو اس سے تکلیف ہوتی ہے اور تاریخ مسخ ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں تعلیم اور انفارمیشن کے بارے میں بھی اس بل میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کسی قوم کے بنانے میں اور کسی قوم کے بگاڑنے میں ان دو شعبوں کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ تعلیم کا اور انفارمیشن کا۔ میں موجودہ حالات کے مطابق، تاریخ سے صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد مغربی ممالک نے ایک خاص ترتیب سے روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کے اندر اپنی نشریات پہنچانے کے لئے ریڈیو فری یورپ قائم کیا۔ مقصد ان کا یہی تھا کہ وہاں کے بسنے والے لوگوں تک اپنا پراپیگنڈہ پہنچایا جائے اور ان کی زبان میں پہنچانے کے لئے ایک پروگرام انہوں نے ترتیب دیا اس ریڈیو فری یورپ کے جو سربراہ تھے، وہ بڑے لوگ تھے، وزیر خارجہ کے لیول کے لوگ تھے، جن کی ایک طویل فہرست ہے بڑے بڑے ماہرین کے ذریعہ سے اس خطے اور اس علاقے کے اوپر dissemination کی گئی۔ دوسرا روس کا جو اپنا نظام ابلاغ تھا، وہ بھی صحیح طریقے سے اپنے نظام کو بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا نہیں کر سکا۔ روس کی تعلیم جو میکالموچی کی تعلیم تو تھی لیکن اسکے نظریہ کی تعلیم جو تھی وہ بھی صحیح طور پر نہ دے سکے۔ ایک تو نظریہ کمزور پھر اس کی تعلیم کمزور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند مہینے قبل، دنیا پر یہ بات عیاں ہوگئی کہ روس کی ساری فوج موجود ہے اس کے پاس stock pile of sophisticated weapons موجود ہیں، اس کے پاس اٹم کے ذخائر موجود ہیں۔ میزائل

[illegible]

۱۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۲۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۳۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۴۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۵۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۶۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۷۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۸۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۹۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔
 ۱۰۔ شہر کے تمام زمینیں اور عمارتیں جو کہ شہر کے اندر واقع ہیں ان کی ملکیت شہر کے عوام کے ہوتی ہے۔

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman, this is precisely the point that I wanted to make. Let us not confuse Shariat and the Shariat Bill. I have myself endorsed that some of my worthy colleagues have expressed their differences on the Shariat Bill but according to what I have been trying to make out, most of the speakers if not all agree that there is no dispute on Shariat itself. Sir, as I was saying, personally I feel that this Bill is very deficient, it could have been much better. But again to me as a believer even if we can move a

جانب پر مذاکرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات آج کے وقت میں کہتا ہوں۔
جانب پر مذاکرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات آج کے وقت میں کہتا ہوں۔

جانب پر مذاکرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات آج کے وقت میں کہتا ہوں۔
جانب پر مذاکرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات آج کے وقت میں کہتا ہوں۔

(interruption)

Dr. Bisharat Elahi: Thank you Mr. Chairman Sir, let me begin by saying that I am proud to be a member of this House and what I have heard today is something which was hardly ever heard in any other House in Pakistan, be it the National Assembly or be it the Provincial Assemblies. Every Member of the House has freely expressed his views to the best of his wisdom and another point I would like to make before I proceed any further is that I would like you, Sir, to distinguish between Shariat and this Shariat Bill. What I gathered, what I have heard, is that nobody in this House is against Shariat, everybody agrees and everybody wants that Shariat be enforced. The issue under discussion is the present Shariat Bill and this Shariat Bill, may I begin by saying is grossly.....

step forward that is a welcome development but can we move a step forward with this Shariat Bill that is precisely the question.

Sir, Islam in essence represents divine guidance in its final and perfect form. There is no dispute on this and this divine guidance comes from, (1) the Holy Quran and (2) the Sunnah or the example of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him). We are all agreed on this. The Quran is a divine revelation. There cannot be any dispute on the authenticity of the Quran. But Sir, the Ahadith (احاديث) of the Holy Prophet (peace be upon him), here again I would like my friends to try and understand the distinction that I want to make, are many in member and all are not authenticated, we have got to, as Raja Zafarul Haq pointed out, differentiate between the ones that are authenticated and the ones that are not authenticated or the ones which are strong and the others which are weak. So this is where the problem comes in and unless we begin by solving this problem I feel that we cannot move forward. We have got to codify the Ahadith (احاديث) of the Holy Prophet (peace be upon him) and this is a first step that is required to be done if we want to move forward in the right direction. In the name of equity and justice let us not leave it to the courts to interpret and adopt a Hadith (حديث) which they think is right and drop one which they think is wrong. Let us, if we can and I hope we can, with the help of all the ulema (علماء) the jurists, the lawyers and the intellectuals codify the Ahadith (احاديث), of the Holy Prophet (peace be upon him) in order of its authenticity, that is step No. 1.

Sir, I would like to draw attention of my worthy friends through you to the last sermon of the Holy Prophet (peace be upon him) and this was delivered on the 9th day of Zilhaj at the Orana valley of

step forward that is a welcome development but can we move a step forward with this Shariat Bill that is precisely the question.

Sir, Islam in essence represents divine guidance in its final and perfect form. There is no dispute on this and this divine guidance comes from, (1) the Holy Quran and (2) the Sunnah or the example of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him). We are all agreed on this. The Quran is a divine revelation. There cannot be any dispute on the authenticity of the Quran. But Sir, the Ahadith (

احاديث) of the Holy Prophet (peace be upon him), here again I would like my friends to try and understand the distinction that I want to make, are many in member and all are not authenticated, we have got to, as Raja Zafarul Haq pointed out, differentiate between the ones that are authenticated and the ones that are not authenticated or the ones which are strong and the others which are weak. So this is where the problem comes in and unless we begin by solving this problem I feel that we cannot move forward. We have got to codify the Ahadith (احاديث) of the Holy Prophet (peace be upon him) and this is a first step that is required to be done if we want to move forward in the right direction. In the name of equity and justice let us not leave it to the courts to interpret and adopt a Hadith (احاديث) which they think is right and drop one which they think is wrong. Let us, if we can and I hope we can, with the help of all the *ulema* (علماء) the jurists, the lawyers and the intellectuals codify the Ahadith (احاديث), of the Holy Prophet (peace be upon him) in order of its authenticity, that is step No.1.

Sir, I would like to draw attention of my worthy friends through you to the last sermon of the Holy Prophet (peace be upon him) and this was delivered on the 9th day of Zilhaj at the Orana

mount Arafat. This in essence Sir, is Islam and this forms the fundamentals of Islam. I know there are people in this House who are averse to the word, 'fundamental', in relation to Islam but this the last Khutba of the Holy Prophet (peace be upon him) forms the very essence, the very fundamentals of Islam and in this Khutba there is a lot to learn, for instance the Holy Prophet (peace be upon him) began by saying:

"I do not know whether after this year I shall

ever be amongst you again."

Meaning thereby and as I understand it, I may be wrong, he meant to convey to the human beings that life and death is in the hands of God. Death though in this world is symbolic, it is our belief that we die here and it is a transitory phase with a view to go to a higher place. The other thing he said was, life and property of every Muslim is a sacred trust.

ہم نے یہ سچے سچے ایمان لیا ہے کہ

I am trying to say these things in the order in which they have been reproduced and in the order in which they have been reported that the Holy Prophet (peace be upon him) said these things and then the Holy Prophet (peace be upon him) says "remember that you will indeed meet your Lord and He will indeed reckon your deeds." This is a concept of life after death. These are the basic fundamentals of Islam. Allah has forbidden you to take usury. Therefore, all interest, obligations, shall henceforth be waived. In order of precedence this is

No. 4- the forbidding of usury.

And then the Holy Prophet (peace be upon him) warns the people he say - "be aware of Satan."

and then, I think, the most important pronouncement which the

after I am gone."

"remember one day you will appear before Allah and answer your deeds; so, beware, do not go astray from the path of righteousness

This is repeated the second time and there he says,

is brother of another Muslim.

The Holy Prophet (peace be upon him) said that every Muslim

"He reaps over here"

over the other except by piety and good deeds."

Then, he goes on to what we say in our language, worship Allah; "Oh, people listen to me in earnest, worship Allah, say your five daily prayers, fast during the month of Ramadhan, give your wealth in Zakat, perform Haj if you can afford to. Every Muslim is the brother of another Muslim, you are all equal. Nobody has priority over the other except by piety and good deeds."

not be a matter for debate.

framework provided to us by the Holy Quran and Sunnah. This should should be given and granted to them willingly and freely within the find out what rights have been bestowed upon women and these This is as far as he went during his last sermon. So, it is for us to rights with regard to your women but they also have rights over you." (peace be upon him) said, "Oh people, it is true that you have certain inside the House and outside the House and here the Holy Prophet views about women, a subject which is being debated extensively both And then the Holy Prophet (peace be upon him), expressed his

پہلے ہی فرمایا ہے

[illegible]

speed.

I repeat, nobody has priority over the other except by piety and good

The Holy Prophet concluded by saying :-

And these are the words:-
 "I leave behind me two things - the Quran and my example- the Sunnah, and if you follow these two you will never go astray."

Holy Prophet (peace be upon him) made in this *Khutba* is, he said, "Oh, people no Prophet or Apostle will come after me and no new faith will be born. Oh, people understand my words which I convey to you;

as a seal on the destiny of Pakistan.

the moment the Objectives Resolution was adopted that should be seen

حق ۱۱ در جستجو مقرر می باشد - این در صورتی که، و در صورتی

I am very grateful it has been very educative.

10. $\frac{1}{2} \times \frac{3}{4} = \frac{3}{8}$

framework that has been given to us. I fail to understand this.

Why are we trying to say things which do not fall within the

تر کر و اس کے خطے میں آج بھی جنگ جاری ہے۔

these are the rights of the minorities. The rights of women are there

are fully protected in Islam but we have got to list them out that

That will be the negation of the Shariah. The rights of the minorities

۷۲۷

کے لئے کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہیں دیکھتا، نہ تو اس کے لئے اور نہ ہی اس کے لئے۔

۱- در این کتاب، هر یک از سوره ها و آیات آن به تفصیل شرح داده شده است.

parameters set

۱۹۹۱ء کے انتخابات

آپ ان حدود میں رہتے ہوئے جو کچھ مرنے والے اللہ تعالیٰ کے احکامات

He has drawn the lines.

God has given you the framework. He has given you the parameters.

Why are we trying to be apologetic? There is already enough that

ہیں کہ ہم نے ان کی خوشنودی کے لئے یہ کرنا چاہا ہے کہ اس سے پہلے وہ اپنے آپ کو

acceptable to whom?

to make this document as broad based and as acceptable but

us not be apologetic, let us not stand up and say that we are trying

one thing we must all understand. Let us not make compromises, let

paper made by us does not have precedence over the Shari'ah. This is

protected those rights, well, yes, they are protected. This piece of

the minorities. If the Holy Quran and Sunnah - the Shariah has

Madam Chairman, Islam was not made for a specific time and for a specified period. It is for all times to come and it is our duty to follow the teachings of Islam. Islam does not need us, we need

this 90% includes also 90% of the women.

saying, Madam Chairman, that according to my assessment 90% of the population wants the Islamic system to be instituted in Pakistan and pronounced the word of 'women' the Chairperson is back. I was that population includes men and women both, I am glad when I one percent, I mean ninety percent of the population of Pakistan and the people of Pakistan and when I say the majority I don't mean fifty. It is as simple as that and I can assure you Sir, that the majority of stop us from making it an Islamic country if the people want it today. Quaid-e-Azam did not want it to be an Islamic country but what does Quaid-e-Azam wanted. Alright, let me hypothetically say that years and come up with arguments that this is not what the Why should we then go back to fifty years, sixty years and forty years -

Let us finish this discussion once for all.

Why don't we work on these lines?
اگر آپ نے نوکری کی رائے لی ہے تو آپ سے "خواست کروں گا کہ آپ
اگر کوئی سہارا کر لیں گے تو آپ کو یہ سہارا ملے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سے فرماتا ہے

it is what does the God Almighty want out of these people.

We are a Muslim majority nation. It is not what do the people want,

What Quaid-e-Azam said -

راہِ حق پر چلنے والے ہیں، اگر آپ کو یہ سہارا ملے گا تو آپ کو یہ سہارا ملے گا۔
کہ "خواست کروں گا کہ آپ کو یہ سہارا ملے گا۔"

I have already expressed my views that the Bill is in fact very deficient. It could have been much better if the founders or the founding fathers of this Bill had provided the Bill and circulated it to all the Members before it was put up in the Assembly and had views and entertained opinions on the Bill we could have come up with a much better document. I am not a lawyer, neither I am a constitutional expert but it does appear to me that there is everything in the Bill but legislation. We have everything in the Bill and most of the things which are in the Bill or the ones which are also in the Constitution but it gives you no laws; it does not suggest any ways and means, the logistics and mechanics for implementing of what they have said. In this connection, I would like to say, Madam Chairman, that we have a constitutional body to which my friends have already referred and that is the Council of Islamic Ideology and the functions job-description of this council, a constitutional body, is already in the constitution and I see absolutely no justification in trying to have extra Constitutional Commission doing a work which the Council of Islamic Ideology can do and has already done a lot of work on it.

and not the Bill.

Let us not start from square one every time. There is a discussion on a topic like this. This is as much as I wanted to say about Shariah

۱۰- اگر چه ممکن است که

لوگو! آج اس وقت کے لئے آئے ہیں کہ تم کو بتا دے کہ تم کو کونسا راستہ چلنا ہے۔
 آج اس وقت کے لئے آئے ہیں کہ تم کو بتا دے کہ تم کو کونسا راستہ چلنا ہے۔
 آج اس وقت کے لئے آئے ہیں کہ تم کو بتا دے کہ تم کو کونسا راستہ چلنا ہے۔

Islam. Islam does not need us.

I see no reason why the present government likes to start from square one when a lot of work has been done, we all know it. Quite a few of the reports of the Council of Islamic Ideology have been laid on the table of the House. This Council was re-activated by Gen. Ziaul Haq in September 1977 and during his tenure it remained very active. I am sure my colleague over here Raja Zafarul Haq knows about this and the present government should benefit from the work that has already been done if they mean business. At this juncture I might define or I might narrate a proverb so often repeated that if camel is a horse designed by a committee, do we want a horse, or do we want a camel? Why do we have to have commissions time and again when a lot of preliminary work has been done and a lot of ground has been covered. The membership of this Council of Islamic Ideology ranges from 8 to 20, you can induct whom-soever you want to; you can induct *ulemas* in that; you can get jurists in that, you can get educationists in that and you can get more members in that. Why do we have to have a separate Commission for anything that we think of doing and why do we relegate every work that has been done during the past in the archives. I was listening to a television programme the other day. The system of education in Pakistan was being discussed and during the programme the compare, I think, it was Laiq Ahmed, mentioned that since the inception of Pakistan we have had Education Commissions set up if not one dozen times at least half a dozen times but not for once were the recommendations followed. He said, and I do want to have a look at those commissions, that quite a few good suggestions were made, a lot of time was wasted, a lot of money was spent on these reports but the government of the day never bothered even to look at them, or to bring them to the assemblies for discussion or for that matter even to implement what

was recommended by the Education Commissions.

May I, through you Madam, ask the Minister concerned to let me know as to whether or not this Council of Islamic Ideology has

done any work on the system of education in Pakistan and made any recommendations to incorporate the Islamic values in the system of education in Pakistan? If that has been done then they should discuss it in the National Assembly and it should be brought to the Senate straightaway. We should not wait for them to wait for the report of the Commission. The required legislation should be undertaken immediately, and implemented in this direction but the way it has been

put in the Bill Islamization of Education, there is a sentence following this is alright but Islamization of Education, it would be much more appropriate if it was worded "the State shall take necessary steps to ensure that the educational system of Pakistan is based on Islamic values of learning, teaching and character building". So, what you are really doing is to give it a colour in consonance with the Islamic teachings, otherwise what does Islamization of education mean. The educational system will remain same but the added thrust that the government wants to give is to put in the Islamic values or to teach and impart Islamic values to the students at all levels starting from the Primary to the Middle, the High Schools and the colleges. This, I think, is precisely what it means. But the way it has been put over here is a little confusing.

Islamization of the economy - they have, shall I say, given protection or perhaps tried to postpone the implementation of one of the commendments of the Shariah. Madam, as I was saying that even during the last sermon the Holy Prophet (peace be upon him) made a mention of usury, so you can well imagine the importance of this

fundamentalists in Islam.
 آج کے اسلام کے بنیادی اصولوں پر غور کریں۔ ان میں سے کئی ہیں جو کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں۔
 The fundamentals of Islam remained the fundamentals of Islam and if

Dr. Bisharat Elahi: No there are no two types of

fundamentalists.
 Akhunzada Behravar Saeed: Two different types of

Islam and Shariat we pronounce that we are not fundamentalists.
 we have become apologetic about Islam and even while talking about
 have been so over awed by the Western thinking and propaganda that
 asserted themselves, the West coined a word fundamentalism and we
 Islam in the world but unfortunately when Islam or the Muslims
 and energy in it. None of us will be able to stop the progress of
 West is afraid of Islam even today. It has a self-propelling dynamism
 very very vibrant religion, so vibrant that even after 1400 years the
 a little apprehensive about Islam. To them I would say that Islam is a
 One last think, Madam, I would like to tell my friends who are

sugar-coated pills and try and postpone it indefinitely.
 the best in the life hereafter but let us not cover this issue in
 got to continuously keep on asking for God's forgiveness and hope for
 have already taken too long over it and if we cannot, then we have to
 they should try and find an alternative system as soon as possible. We
 country they should ask for God's forgiveness in the first place and then
 a report on alternative methods to run the economic system in this
 saying that a commission is to be formed and the commission will bring
 issue. The best the government can do at this stage is that instead of

The fundamentals of Islam remained the fundamentals of Islam and if

اسلام کے بنیادی اصول وہی رہیں گے۔
اسلام کے بنیادی اصول وہی رہیں گے۔

fundamentalists in Islam.

Dr. Bisharat Elahi: No there are no two types of

fundamentalists.

Akhunzada Behrawar Saeed: Two different types of

Islam and Shariah we pronounce that we are not fundamentalists. We have become apologetic about Islam and even while talking about Islam in the world but unfortunately when Islam or the Muslims asserted themselves, the West coined a word fundamentalism and we have been so over awed by the Western thinking and propaganda that and energy in it. None of us will be able to stop the progress of West is afraid of Islam even today. It has a self-propelling dynamism very very vibrant religion, so vibrant that even after 1400 years the a little apprehensive about Islam. To them I would say that Islam is a One last think, Madam, I would like to tell my friends who are

indefinitely.

cover this issue in sugar-coated pills and try and postpone it forgiveness and hope for the best in the life hereafter but let us not then we have to got to continuously keep on asking for God's possible. We have already taken too long over it and if we cannot, and then they should try and find an alternative system as soon as this country they should ask for God's forgiveness in the first place bringing a report on alternative methods to run the economic system in saying that a commission is to be formed and the commission will issue. The best the government can do at this stage is that instead

I were to say I am a Muslim, I have got to believe in these fundamentals and by definition I would be a fundamentalist. Why are we apologetic about it?

 "میری چیز جی سے بڑا بڑا ہے وہ ہے جہاد۔ آئی اے اللہ کی چیز ہے۔"
 which they have not been able to comprehend and understand and this is a frame of mind which is very difficult to explain.

مسلماں اسلام اور جہاد کے نام سے جہاد کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے بھی "بڑا بڑا" ہے۔
 "اس سے بڑا بڑا نہیں کر سکتے۔ دوسری بات یہ کہ ہم نے جہاد کو تیار نہیں کیا ہے۔"
 روزے رکھ رہے ہیں۔

It is its dynamism and it is its philosophy of Jihad (Holy War) of which they are afraid.

Some apprehensions have been expressed whether Islam is adjustable to changing circumstances. My answer is, yes, it can do so without changing its core values. It has a dynamic outlook, change is a neutral concept. There can be a change for the better which we all must embrace or there can be a change for the worse which should be shunned. But the question is how to tally a change for the better from a change for the worse and the only way you can do it is by referring to a certain norm for a bench mark which is too fundamental to be changed. I hope I have made myself clear. We are talking of the change for the better, for the worse. You want a change for the better. We have got to measure it against something and that something has got to be something too fundamental to be changed; just like we cannot change the concept of one God, we cannot change the Islamic concept that Muhammad (peace be upon him) is his prophet. Similarly any change has got to be measured against a fundamental norm and there is no reason for us to be apologetic on this issue. To my friends and the other so-called Western liberalized intelligentsia

Some apprehensions have been expressed whether Islam is adjustable to changing circumstances. My answer is, yes, it can do so without changing its core values. It has a dynamic outlook, change is a neutral concept. There can be a change for the better which we all must embrace or there can be a change for the worse which should be shunned. But the question is how to tally a change for the better from a change for the worse and the only way you can do it is by referring to a certain norm for a bench mark which is too fundamental to be changed. I hope I have made myself clear. We are talking of the change for the better, for the worse. You want a change for the better. We have got to measure it against something and that something has got to be something too fundamental to be changed; just like we cannot change the concept of one God, we cannot change the Islamic concept that Muhammad (peace be upon him) is his prophet. Similarly any change has got to be measured against a fundamental norm and there is no reason for us to be apologetic on this issue. To my friends and the other so-called Western liberalized intelligentsia

which they are afraid.

It is its dynamism and it is its philosophy of Jihad (Holy War) of

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲

is a frame of mind which is very difficult to explain.

which they have not been able to comprehend and understand and this

[illegible]

we apologize about it?

I were to say I am a Muslim, I have got to believe in these fundamentals and by definition I would be a fundamentalist. Why are

who take pride in saying that they are non fundamentalists, I would request them to think afresh, open up their minds and not be carried away by the Western thinking and the Western propaganda. Let us not close right of our bench-mark. There, Madam, the Government has closed its options, it had an options before they brought in this Shariat Bill the first option was to conform a role in occurance with the fundamentals communicated in the Holy Quran and the Sunnah and risk being called fundamentalists, they have brought in this Shariat Bill. Whether they like it or not, they will be called fundamentalists by the West. They cannot after adopting this Shariat Bill even by announcing in the Assembly or outside get away from it. The other option was to keep the state affairs away from the commandments of God and be counted as non-fundamentalist and friends of the West. It is a will take some time before the West now starts accepting them. It is a very big challenge we have forces in this country and forces outside this country which are against Islamization. I hope they have made their calculations. I see no reason why a Minister should be meeting with the United States' Ambassador trying to explain to him the Shariat. Then, another Minister goes and meets another diplomat and the TV or the paper says that he went and also discussed Shariat with him. Why? If they are interested let them find out about it themselves. Why are we trying to be apologetic? If we are Muslims, let us act like Muslims. I would like to give some advice. It is a little funny but I would like to do it because I am not very sure whether the honourable Minister and the government will pay any heed to it but for my own satisfaction I cannot resist the the temptation. First of all there may be some repetition here but I think it is important. Please remember that matters in relation to God's absolute commandments reign supreme, in these matters, the demarcation between right and wrong is clear-cut and no voting can change this.

who take pride in saying that they are non fundamentalists, I would request them to think afresh, open up their minds and not be carried away by the Western thinking and the Western propaganda. Let us not close right of our bench-mark. There, Madam, the Government has closed its options, it had an options before they brought in this Shariah Bill the first option was to conform a role in accordance with the fundamentals communicated in the Holy Quran and the Sunnah and risk being called fundamentalists, they have brought in this Shariah Bill. Whether they like it or not, they will be called fundamentalists by the West. They cannot after adopting this Shariah Bill even by announcing in the Assembly or outside get away from it. The other option was to keep the state affairs away from the commandments of God and be counted as non-fundamentalist and friends of the West. It is a will take some time before the West now starts accepting them. It is a very big challenge we have forces in this country and forces outside this country which are against Islamization. I hope they have made their calculations. I see no reason why a Minister should be meeting with the United States Ambassador trying to explain to him the Shariah. Then, another Minister goes and meets another diplomat and the TV or the paper says that he went and also discussed Shariah with him. Why? If they are interested let them find out about it themselves. Why are we trying to be apologetic? If we are Muslims, let us act like Muslims. I would like to give some advice. It is a little funny but I would like to do it because I am not very sure whether the honourable Minister and the government will pay any heed to it but for my own satisfaction I cannot resist the temptation. First of all there may be some repetition here but I think it is important. Please remember that matters in relation to God's absolute commandments reign supreme, in these matters, the demarcation between right and wrong is clear-cut and no voting can change this.

This is the difference between your parliamentary system and the western parliamentary system. You have got to work within a framework. Therefore, please do not try to give protection to things which the Shariah does not protect. Clause 18 is an example which is mentioned earlier on. However, within the basic parameters there are quite a few matters affecting the collective lives of Muslims and there is plenty of room to shape things in accordance with the changing circumstances.

The next thing is except for the Holy Quran and the authenticated *ahadees* (حديث) which embody certain fundamentals, there is no codified Islamic law. I may be wrong, as I said, I am not a constitutionalist, nor am I a jurist but according to my knowledge we do not have a codified Islamic law. Therefore, immediate attention must be given to this. This is your step No.1. If you want to enforce Shariah, without this you cannot do it. My learned friends have already said it that you cannot leave all the doors free to interpret the way they like. You have got to provide them with certain codified laws. So, a unified, a uniform Shariah code covering the various fields of human polity and activity should be given first priority.

The next thing is the Council of Islamic Ideology about which I have already expressed my views. Under the circumstances and in view of your enthusiasm for enforcements of Shariah, this institution, a constitutional organ must be strengthened. It is a pity that I have not read the name of this institution mentioned anywhere in this Bill. The importance of *Jihad* (جهاد), *Mushawarat* (مشاورت) and collective wisdom. Raja Zafarul Haque in his speech said that these formed the

Now, a word about the Federal Shariat Court. This again, Madam Chairperson, is a constitutional organ. It must be made independent and finally should be given to its decisions and there is only this Shariat Court which may review its decision. I am saying this in context of the Islamization process. Separation of the Judiciary and the Executive. We have been hearing about this for the last so many years but the process needs to be expedited and put into effect. If you want to move towards Islamization the Judiciary should not be under the influence of the Executive. It should be absolutely independent, that is perhaps the first prerequisite if you want the people of Pakistan to get justice from these courts. Madam, you might remember that I raised a question a few days ago in the Senate about the appointment of Provincial Ombudsmen and the Government replied again as usual that there was no such proposal under consideration of the Government, inspite of the fact that the President of Pakistan, the present President of Pakistan and his predecessor time and again in their addresses to the Parliament and outside stressed on the importance of this institution for the provinces and even the Federal Ombudsman

Sir, I would like to say few words about strengthening the role of the parliament. In this connection may I be allowed to say that please do not try to Islamize by executive orders. All laws in relation to Islamization must be discussed and fully debated in the parliament. Any effort by the Government to by-pass and side track the Parliament, will result in losing its support and the force of law. I would like to repeat once again that there is absolutely no need for establishing extra constitutional commissions.

corner stone of Islamic jurisprudence. I hope the honourable Minister has taken note of what Raja Sahib has said.

in his annual reports, I think, in all the annual reports since this institution came into being, has recommended that this should be done. I want to know who is stopping this and why is this not being done. They are talking of justice therefore they should do it immediately because most of the matters relating to the high handedness by the administration relate to the provinces and the people living in the provinces who are not treated well or who do not get the adequate response from the administration need to go to a place where they can get justice without paying anything for it. Through you, Madam, may I request the honourable Minister to make a special note of this and I can assure him that they do not need any additional funds in the tune of crores for this. You already have a lot of surplus bureaucrats and the government functionaries in the provinces who can be utilized, for God's sake do not start recruiting people for this job, you already have enough of them, absorb them over here and don't increase your expenses.

It remains to be seen, Madam Chairman, whether the sincerity of Bill which to me has gone beyond a declaration of intent. I think, it is a commission on the part of the government, it is a commitment now, they have got to go ahead with the Islamization process. I only hope that they remain steadfast on this but let me say the last few words before I beg your leave. Legislation and writing of Islamic laws and injunctions in the law books does not constitute enforcement of Islam and I would stress before I finish, the importance of *Jihad* (جهاد), *Mushawarat* (مشاورت) in collective wisdom. Because I feel that the present Government is averse to involving public representatives and other people in whatever they are doing. When I say the public

It remains to be seen, Madam Chairman, whether the sincerity of purpose expressed by the present Government and bringing this Shariah Bill which to me has gone beyond a declaration of intent. I think, it is a commission on the part of the government, it is a commitment now, they have got to go ahead with the Islamization process. I only hope that they remain steadfast on this but let me say the last few words before I beg your leave. Legislation and writing of Islamic laws and injunctions in the law books does not constitute enforcement of Islam and I would stress before I finish, the importance of *Jihad* (جهاد), *Mushawat* (مساواة), () in collective wisdom. Because I feel that the present Government is averse to involving public representatives and other people in whatever they are doing. When I

in his annual reports, I think, in all the annual reports since this institution came into being, has recommended that this should be done. I want to know who is stopping this and why is this not being done. They are talking of justice therefore they should do it immediately because most of the matters relating to the high handedness by the administration relate to the provinces and the people living in the provinces who are not treated well or who do not get the adequate response from the administration need to go to a place where they can get justice without paying anything for it. Through you, Madam, may I request the honourable Minister to make a special note of this and I can assure him that they do not need any additional funds in the tune of crores for this. You already have a lot of surplus bureaucrats and the government functionaries in the provinces who can be utilized, for God's sake do not start recruiting people for this job, you already have enough of them, absorb them over here and don't increase your expenses.

representatives I mean the Members of the Parliament. I think they should take the Members of the Parliament into confidence, that is the only way they can succeed.

Some of my friends said a few things about *Baitulmal* (بیت المال). I fully agree with the views expressed by them. The definition of the *Baitulmal* (بیت المال) or the context in which it has been mentioned over here I personally feel is not correct. *Baitulmal* (بیت المال) is not just a welfare fund. By tradition, by usage it means the government treasury. So, this is another thing which needs to be looked at. I have no objection to the Government setting up a welfare fund but then I am afraid, you cannot call it *Baitulmal* (بیت المال). I thank you very much Madam Chairwoman.

Madam Deputy Chairwoman: Thank you Dr. Bisharat Elahi. Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Thank you Madam Chairperson Sahiba. Your presence in the House itself, while the debate on the Shariat Bill is continuing, is most encouraging for me. At least it minimises the apprehensions that leadership of women will not be acceptable after the Shariat Bill. Though our worthy Law Minister even after presenting the Shariat Bill had chosen to issue a *Fatwa* (فتویٰ) without even having it passed by the Assembly that in future the women will not be entitled to be the Head of State or Prime Minister. Madam Chairperson Sahiba, I am genuinely benefited and impressed by the views expressed in this august House by the learned Members and I am happy and satisfied that whether there be any consensus on the Shariat itself or not, there appears to be a consensus emerging in the House that the Shariat Bill as contained in this peice of document is

say the public representatives I mean the Members of the Parliament. I think they should take the Members of the Parliament into confidence, that is the only way they can succeed.

Some of my friends said a few things about *Baitulmal* (بيت المال). I fully agree with the views expressed by them. The definition of the *Baitulmal* (بيت المال) or the context in which it has been mentioned over here I personally feel is not correct. *Baitulmal* (بيت المال) is not just a welfare fund. By tradition, by usage it means the government treasury. So, this is another thing which needs to be looked at. I have no objection to the Government setting up a welfare fund but then I am afraid, you cannot call it *Baitulmal* (بيت المال). I thank you very much Madam Chairman.

Madam Deputy Chairman: Thank you Dr. Bisharat Elahi. Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Thank you Madam Chairperson Sahiba. Your presence in the House itself, while the debate on the Shariat Bill is continuing, is most encouraging for me. At least it minimises the apprehensions that leadership of women will not be acceptable after the Shariat Bill. Though our worthy Law Minister even after presenting the Shariat Bill had chosen to issue a *Fatwa* (فتوى) without even having it passed by the Assembly that in future the women will not be entitled to be the Head of State or Prime Minister. Madam Chairperson Sahiba, I am genuinely benefitted and impressed by the views expressed in this august House by the learned Members and I am happy and satisfied that whether there be any consensus on the Shariat itself or not, there appears to be a consensus emerging in the House that the Shariat Bill as contained in this piece of document is

Madam Chairperson, whether this Bill is passed or rejected the effect will be the same for all of us. I am resisting from speaking as a Member of the Opposition, I may emphasise here on all my colleagues that we have to consider this Bill most dispassionately with utmost honesty, sincerity and we should be guided by our own conscience and that conscience alone should be the most supreme and over riding factor in deciding whether the Bill should be accepted or not. Madam Chairperson, whether I belong to the Opposition or I belong to the Treasury Benches the effect will be the same. We will all be victims or Beneficiaries of this legislation. So, it is for our own common good, after all we are first Muslims and Pakistani then we may divide ourselves in different *Firqas* (ڌڻ) or parties, they are secondary. Our first duty is to our religion and to our country and anything against our religion and against the interest of our country has to be jointly opposed. We have to make concerted efforts for opposing and preventing such a wrong being done either to our

not acceptable to the nation or to the House. I am quite hopeful and confident that if a secret balloting is done on the Shariah Bill then I will not be surprised if the majority rejects it for the simple reason, Madam Chairperson, that this Bill is far above politics. It is not the question of who is speaking, whether I am speaking from the Opposition Benches or from the Treasury Benches. It is not the question of politics of Peoples Party or politics of UI. This Bill affects the body politics of the entire country. This Bill affects the very future of our generation. We have to be prepared that when we leave this world at least we should go with the consolation that the new generation will not blame us as hypocrite, fraudulants and hoodwinkers. We should go with the satisfaction that we have given something to our people that they can cherish and feel proud about it.

Madam Chairperson, whether this Bill is passed or rejected the effect will be the same for all of us. I am resisting from speaking as a Member of the Opposition, I may emphasise here on all my colleagues that we have to consider this Bill most dispassionately with utmost honesty, sincerity and we should be guided by our own conscience and that conscience alone should be the most supreme and over riding factor in deciding whether the Bill should be accepted or not. Madam Chairperson, whether I belong to the Opposition or I belong to the Treasury Benches the effect will be the same. We will all be victims or Beneficiaries of this legislation. So, it is for our own common good, after all we are first Muslims and Pakistani then we may divide ourselves in different *Firqas* (فرقه) or parties, they are secondary. Our first duty is to our religion and to our country and anything against our religion and against the interest of our country has to be jointly opposed. We have to make concerted efforts for opposing and preventing such a wrong being done either to our

our people that they can cherish and feel proud about it.

We should go with the satisfaction that we have given something to generation will not blame us as hypocrite, fraudulants and hoodwinkers. This world at least we should go with the consolation that the new future of our generation. We have to be prepared that when we leave the body politics of the entire country. This Bill affects the very question of politics of Peoples Party or politics of IJI. This Bill effects Opposition Benches or from the Treasury Benches. It is not the question of who is speaking; whether I am speaking from the Madam Chairperson, that this Bill is far above politics. It is not the will not be surprised if the majority rejects it for the simple reason, confident that if a secret balloting is done on the Shariah Bill then I not acceptable to the nation or to the House. I am quite hopeful and

religion or to our country. So, therefore, I am emphasizing on this that my views and my submissions may kindly not be taken as views of the Opposition, we are first Muslims and Pakistanis then are any other thing. I will appeal to the Members to please do consider my submissions that I am going to make on the Bill irrespective of my political belonging and irrespective of my present position of Opposition but consider them on the merits itself. If I succeed in appealing to your good conscience, if I succeed in appealing to your mind then kindly do have the openness and broad-mindedness to accept and adopt them. I am genuinely not scared of the paucity of the number of Opposition sitting in this House, I am not at all scared of the small number and I am not bothered by their small number because of my conviction that the belief, that the views, that the submissions and the suggestions I will be presenting, would most likely appeal to the open mind of most of our colleagues because the primary duty of all of us is to our country and the religion. With this submission I may say that, Madam Chairperson, the whole country is really intrigued to know that reasons for this undue haste in pursuing this Bill that really causes and gives rise to unnecessary apprehensions, unnecessary fears as to what is in this Bill that it has to be passed in the month of May. Is it a part of Shariah that unless the Bill is passed in the month of May, God forbid, (جدا جائزہ) Shariah will not be allowed to function in our Muslim country? Madam Chairperson, we are followers of such a great religion that for more than 1400 years no power on earth could stop it from spreading in all corners of the world. For 1400 years no power on earth whether that be of any Jew power or any Christian power or Communist power or nay other power of super power - nobody could stop it. I am at a loss to understand as to what is the reason of this haste because God forbid if this Shariah Bill is not passed and if it is passed after little delay then no harm will cause, I

religion or to our country. So, therefore, I am emphasizing on this that my views and my submissions may kindly not be taken as views of the Opposition, we are first Muslims and Pakistanis then are any other thing. I will appeal to the Members to please do consider my submissions that I am going to make on the Bill irrespective of my political belonging and irrespective of my present position of Opposition but consider them on the merits itself. If I succeed in appealing to your good conscience, if I succeed in appealing to your mind then kindly do have the openness and broad-mindedness to accept and adopt them. I am genuinely not scared of the paucity of the number of Opposition sitting in this House, I am not at all scared of the small number and I am not bothered by their small number because of my conviction that the belief, that the views, that the submissions and the suggestions I will be presenting, would most likely appeal to the open mind of most of our colleagues because the primary duty of all of us is to our country and the religion. With this submission I may say that, Madam Chairperson, the whole country is really intrigued to know that reasons for this undue haste in pursuing this Bill that really causes and gives rise to un-necessary apprehensions, unnecessary fears as to what is in this Bill that it has to be passed in the month of May. Is it a part of Shariat that unless the Bill is passed in the month of May, God forbid, Shariat will not be allowed to function in our Muslim country? Madam Chairperson, we are followers of such a great religion that for more than 1400 years no power on earth could stop it from spreading in all corners of the world. For 1400 years no power on earth whether that be of any Jew power or any Christian power or Communist power or any other power of super power - nobody could stop it. I am at a loss to understand as to what is the reason of this haste because God forbid if this Shariat Bill is not passed and if it is passed after little delay then no

am confident. This Shariah Bill is incapable of promoting Islam or protecting Islam, not to talk of any harm being caused to Islam if this is not passed.

Secondly, Madam Chairman, is this the fear of insecurity of the Government? Is there any power outside the power of the people or outside the power of the Parliament which is threatening the very existence of the Government, then I can assure the Government that from the Opposition side I can say with confidence and without any fear of contradiction by my leadership that for the cause of democracy, for the cause of saving this Government from the danger of the Eighth Amendment hanging on their head, we are willing to cooperate and support you as long as you are willing to cooperate with and support the democratic institution and to undo the unconstitutional amendment which is not unfortunately part of our Constitution. So, from that side also there is no point or no cause to worry about.

The only fear that this Government can have, is the hanging sword of Eighth Amendment. On that please get rid of that Eighth Amendment we are with you to strengthen your hand, to strengthen this House, to strengthen the parliament and to strengthen the supremacy of the Constitution as well as the verdict of the people. Madam Chairperson, even if this is also not the fear then what is it? If it is, of course the answer will be 'no'. The hurry is because I had made a commitment to the people for Islamization and enforcement of Shariah. I totally agree with them. Granted that they did make a commitment in their election manifesto to the people that the country will be Islamized and they will enforce Shariah. My submission is that that a commitment for Islamization of the country, not for enforcement of a Shariah Bill. Shariah Bill and Islamization of

the country are two different things as rightly pointed out by able speakers before me that we must not confuse ourselves between Shariat and the Shariat Bill.

Shariat Bill as presented in its total entirety neither serves the interest of Islam nor serves the interest of the people of Pakistan. On the contrary, I have very many fears about the passage of the Shariat Bill which may give rise to very many detrimental issues threatening the very existence of the country to which I will come later. You have only passed five or six months or eight months in the Government, *Mashallah* (*ما شاء الله*) you have remaining more than four years to go. We want the democratic process to function. We want the parliament should be able to complete their terms so that a democratic process and democratic institutions are strengthened in this country. You have nothing to worry. So, I would beg and appeal to the Treasury Benches to please refrain from pursuing such an important issue with such a haste that even the Private Members' Day is sacrificed today which we only get once in a blue moon. Because I know the whole Shariat Bill will take us to the end of 30th May. 30th May is as far as the original declaration is concerned is the last day of this session. I doubt very much if there will be any sitting on 31st of May, so there will be no next Private Members' Day. So, what was the harm if Private Members' Day was allowed to remain as it is? And what is the harm if we may continue the discussion on the Shariat Bill for ten more days. There is no divine prediction that it has to be done in the month of May. So, this sort of haste and this sort of rigidity and intolerance is giving rise to apprehension and strengthen the apprehensions that if this is the intolerance even in the process of passing of the Shariat Bill then *الحق، لا يخفى* what intolerance which we people of Pakistan will face once this Bill

the country are two different things as rightly pointed out by able speakers before me that we must not confuse ourselves between Shariah and the Shariah Bill.

Shariah Bill as presented in its total entirety, neither serves the

interest of Islam nor serves the interest of the people of Pakistan. On the contrary, I have very many fears about the passage of the Shariah Bill which may give rise to very many detrimental issues threatening the very existence of the country to which I will come later. You have only passed five or six months or eight months in the Government, *Mashallah* (اللہ کے فضل سے) you have remaining more than four years to go. We want the democratic process to function. We want the parliament should be able to complete their terms so that a democratic process and democratic institutions are strengthened in this country. You have nothing to worry. So, I would beg and appeal to the Treasury Benches to please refrain from pursuing such an important issue with such a haste that even the Private Members' Day is sacrificed today which we only get once in a blue moon. Because I know the whole Shariah Bill will take us to the end of 30th May. 30th May is as far as the original declaration is concerned is the last day of this session. I doubt very much if there will be any sitting on 31st of May, so there will be no next Private Members' Day. So, what was the harm if Private Members' Day was allowed to remain as it is? And what is the harm if we may continue the discussion on the Shariah Bill for ten more days. There is no divine prediction that it has to be done in the month of May. So, this sort of haste and this sort of rigidity and intolerance is giving rise to apprehension and strengthen the apprehensions that if this is the intolerance even in the process of passing of the Shariah Bill then (اللہ تعالیٰ کے فضل سے)

what intolerance which we people of Pakistan will face once this Bill

تم آتیں ہو، تم صدیق ہو، تم نبی ہو، تم محمد، تم میرے راجہ بنی ہو۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اگر تم میری جہتیں نہیں کرنا چاہتے تو اب نہ ہوں گے۔

person.

Rasool-e-Akram, Muhammad (peace be upon him) you are a truthful

(Arabs) (صلی اللہ علیہ وسلم) accepted and acknowledged 'yes'

(peace be upon him) expressed, pronounced the oneness of God the

(Jewish Woman). The first time when Rasool-e-Akram, Muhammad

upon him) even was concerned about the health and welfare of a

are doomed to die. In fact Rasool-e-Akram, Muhammad (peace be

never resorted to forcing people, no, you should do it otherwise you

their lives for Islam and spread Islam through their preaching. They

dictatorship. This is a fact that our preachers, our grand Sahabas gave

died an unnatural death at the hands of the forces of tyranny and

Imams whether they are Imams of Shias or of Sunnis unfortunately

exception of Hazrat Abu Bakar Siddique all the Caliphs and all the

Rasool-e-Akram, Muhammad (peace be upon him) and with the

history is there, Madam Chairperson, that with the exception of

characters of our Imams. They never resorted to sword. In fact the

character of our Prophet and the character of our Caliphs and

non-sense, this is degrading. On the contrary, Islam was spread through

and allegation on Islam that Islam was spread through sword -

preached Islam through persuasions. I detest and condemn the charge

non-fundamentalist. He preached Islam through his character. He

Rasool-e-Akram, Muhammad (peace be upon him) was

genuinely believe that the whole character and personality of my

fundamentalist. I am proud to be non-fundamentalist because I

and able friends have discussed so much about fundamentalist and non

intolerance which is the basic character of a fundamentalist. My friends

is really and actually enforced. It is the intolerance, the tool of

۱۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۲۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۳۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۴۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۵۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۶۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۷۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۸۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۹۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔
 ۱۰۔ یہ عقائد جو کہ اسلام کی بنیاد پر ہیں، ان کو "Fundamentalism" کہتے ہیں۔

[illegible]

Islam is being ridiculed Madam Chairperson. We are all Muslims. If we have to create such society and laws which may attract the non-Muslims to become Muslims instead of being frightened of being Muslims and that thing we can only achieve by pursuing a policy of persuasion and not by forcing the people. There is nothing Shariah about this Shariah Bill, I will come to it later on but I am apprehensive and I have reasons to be so. You cannot remove those apprehensions because you cannot disprove those facts which I have just cited. Think, for God's sake. In the past we have been facing in the name of Shariah the tyranny and brutal treatment. Many people, many religious scholars have told me that this method of flogging the people is un-Islamic. Hair of your armpit should not be visible when the flogging is done. This is not done. He used to come running from hundred yards and he has to apply his stick with the fullest force. So, in the past Shariah has been ridiculed.

We are justified in asking that as to what will be the real Shariah after the passing of this Bill? Women are being denied the right of attesting any document singly in the name of Islamic Qanoon-e-Shahadat. It was one of the most important point that I forgot to mention. A new phenomenon was introduced that two women are required to attest a document instead of one.

Now, there is a controversy Mohitarma Chairperson. There are a large number of Muslim scholars who disagree and disapprove this thinking that two women are must instead of one. So, it created a sense of insecurity among our sisters, among our mothers, among every women folk in the cities. She was worried that she cannot operate on her own. Cannot she have a bank account of her own? Cannot she sign the documents on her own? That was also being done in the name of Islam, in the name of Shariah, that is why I am citing all these examples just to make my colleagues understand that my fears and apprehensions are not unjustified. I do not want that kind of brutal Shariah which has nothing to do with Islam. I will deadly oppose it tooth and nail. It is my religious duty to oppose it. Because that sort of Shariah was only intended to strengthen the hands of oppressors. That was of no help or use to the oppressed masses of Pakistan. We have to protect our women folk. How can we neglect 52% of our population. That is not the concept of Shariah. The fundamentalists were condemned not only everywhere but also by Quid-e-Azam. How many citations of Quid-e-Azam have been read since morning? They have been read and I appreciate that but some members tried to lend a wrong interpretation to those citations of Quid-e-Azam. He had condemned the Mullahs and theocracy not on one occasion, but on innumerable occasions and rightly so because there is no concept or room for maulvis. Teachings of Islam enable

starting in the days when there is no discrimination or distinction
That has nothing to do with the business of the State. We are

How beautiful and categorical are the words of the Quaid.

business of the State".
religion or caste or creed that has nothing to do with the
worship in this State of Pakistan. You may belong to any
you are free to go to your mosques or any other place of
progress you will make. You are free to go to your temples,
rights, privileges and obligations. There will be no end to the
are first, second and last a citizen of the State with equal
the past, no matter what is your colour, caste or creed, you
belong, no matter what relations you had with each other in
that everyone of you, no matter to what community you
"If you change your past and work together in a spirit

House. I will only go to the exact piece.
Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, it has already been cited in this
1946. No that I am going to miss, 11th August very famous speech of
interview to Don Canbel, Reuter's correspondent, in New Delhi in
time I am not going to read the whole speech. He said it in an
but on innumerable places. Allow me to just quote a few and to save
out by Hazrat Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah not on one place
institution of Mullah which has no place in Islam as rightly pointed
and spread among the people so that we can do away with the
performing the Namaz-e-Janaza. This sort of things are to be taught
of giving "Azaan" to the newly born baby, I am capable of
Everyone of us I am capable of performing Nikkah, I am capable
you to perform your religious duty in the manner specified by Islam.

between one community and another, no discrimination between one caste or creed or another. We are starting with this fundamental principle that we are all citizens and equal citizens of this State.

This was repeated, not just citizens but equal citizens of the State. This is not the end of it.

".....Now, I think, we should keep that in front of us as our goal and you will find that in course of time Hindus will cease to be Hindus and Muslims will cease to be Muslims not in the religious sense because that is the personal faith of each individual but in the political sense as citizens of the State."

Then he goes on to say in a public meeting on 21st of March 1948. Addressing at Dhaka, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah

stated:

"Pakistan is not a theocracy (theocratic State) or anything like it. Islam demands from us the tolerance of other creed; I repeat-tolerance of other creed, Mohitarma Chairperson, that is what I have to emphasize, the tolerance of other creed and we welcome in closest association with us, all those, who, of whatever creed, are themselves willing and ready to play their part as true and loyal citizens of Pakistan."

Then Quaid-e-Azam addressed the students union of the Muslim University and there he said:

"What the League has done is to set you free from the

Then, Mohitarma Chairperson, this is after Quid-e-Azam's sudden and very early departure, I wish he had remained with us for many

"I wish to impress on you that no nation can rise to the heights of glory unless your women are side by side with you. We are victims of evil customs. It is a crime against humanity that our women are shut up within the four walls of the houses as prisoners. I do not mean that we should imitate the evils of the Western life but let us try to raise the status of our women according to our Islamic ideas and standards. There is no sanction anywhere for the deplorable condition in which our women have to live; you should take your women along with you as comrades in every sphere of your life."

Then Quid-e-Azam said in his speech at a meeting in the Alligarh Muslim University on March, 1944, regarding the role and participation of women:

reactionary elements of Muslims and to create the opinion that those who play their selfish game as traitors. It has certainly freed you from that undesirable elements of Mauvis and Maulanas. I am not speaking of Mauvis as a whole class, there are some of them who are patriotic and sincere as any other but there is a section of them which is undesirable, having freed ourselves from the clutches of the British Government, the Congress, the reactionaries and the so-called mauvis. May I appeal to the youth to emancipate our women. [this is essential], I do not mean that we are to ape the evils of the West. What I mean is that we must share our life not only social but also political."

more years, we would not have to see this miserable state of things. He would have given us the Constitution. He would have given the people the dream and the goal for which Pakistan was created. It is a pity that Quaid-e-Azam and afterwards his first Prime Minister Shaheed-e-Millat Liaquat Ali Khan had to die in the achievement of their objective. But what was their objective? The Objectives Resolution has been cited time and again without emphasizing the basic point contained in the Objectives Resolution, and no-where there is a use of the words such as used in the Bill itself. Nowhere it says, let me refer to the Objectives Resolution, because it has been misquoted. Sir, I again say it has been misquoted even in the Constitution. For your information, most of the scholarly members of the Senate might be aware that the Objectives Resolution, as passed by the Constituent Assembly on 7th March, 1949, is not exactly the same as reproduced in the Constitution under Article 2A; because one very vital word from its sixth para, very vital word relating to the minorities, the sixth para of the Objectives Resolution, as passed in the Constituent Assembly on 7th March, 1949, contained the words, "wherein adequate provisions shall be made for the minorities freely to profess and practise their religions and develop their cultures." The word 'freely' either deliberately or inadvertently has been deleted from what it appears in the annexure to the Constitution in pursuance of Article 2A. But the Objectives Resolution, as passed and tabled by Shaheed-e-Millat Liaquat Ali Khan, clearly provided, I will not read the other portions to save time. I will only come to the point which I want to make;

"wherein Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy

[illegible][illegible]

۱- خوراک و آب و هوا : در این فصل :

Dr Noor Jehan Panazai, in the Chair].

[The House re-assembled after interval with Madam Deputy Chairman,

(The House then adjourned for Prayers).

meet at 5.40 p.m. after the Asr prayers.

Madam Deputy Chairman: The House is adjourned to

Objectives Resolution as passed by.....

Quran and Sunnah, wherein the Muslims shall be enabled, the wording under this Shariat Bill that it shall be obligatory and mandatory for the Muslims. The wording does not coincide and is not in accordance with the objectives contained in the

interpretation of Holy Quran and Sunnah. Because of the differences of opinion, because of difference of schools of Islamic jurisprudence, because of disputes regarding the very validity and authenticity of the Sunnah, because of the differences on the very interpretation of the Holy Quran that the *Ulema* () scholars acquire, automatically the authority to give a final verdict. And this is the very thing which was opposed by Shaheed-e-Millat Ali Khan, by Quid-e-Azam, and even the spirit and essence of Islam is also opposing to that."

Mohiartma Chairperson Sahiba through this Bill we are unfortunately taking our nation to the back ages of pre-Islamic era. The world is looking forward towards the 21st century but what our society is going to be made, we will back in the old pre-Islamic era. Why I say so because we are leaving so much for the whims and fancies of the *Ulema* (Scholars). There are good *Ulema* (scholars), there are *Ulema-e-Haque* () before whom I bow and respect them and there are *Ulema-e-Soo* () who are capable of giving any kind of *fatwa* () that a *Hakim* () (Ruler) would demand or require and the history of Islam is full of such *Ulema-e-Soo* (), the *Ulema-e-Haque* unfortunately have been made target of tyranny of the dictators in the history and the *Ulema-e-Soo* have been the beneficiaries of all the *Inmaat* (prizes) all the *Nazranas* (presents) and the history is full of *fatwas*, fall of such preposterous *fatwas* which have no place in Islam. But this is a fact which cannot be denied or ignored. That is why we are saying that the State and the country is being made into a clergy State, into a theocratic State against the dictates of Quid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah, Allama Iqbal as well as Shaheed-e-Millat. They had emphasized for a liberal Muslim society of tolerance with equal rights.

"And where as in order to achieve the aforesaid objectives and goals it is necessary to give to these measures constitutional and legal backing."

Madam Chairperson, may I refer to the Bill itself. I will submit my amendments in the Bill tonight or tomorrow, but just a perusal of the entire Bill, some of the very vital and important discrepancies, lacunas and ambiguities, I consider it necessary to highlight at the moment because its last recital i.e. preamble, it is also known as preamble, it says:

Bill.

presence of the existing vagueness and ambiguity in the whole Shariat Bill. not we be perturbed on the kind of Shariat that will come in the country, then, why should not the women fee insecure and why should other person than by the Chief Interpreter i.e. the Law Minister of this be the Head of the State even before the passage of the Bill by you talk of women when already a *fatwa* has come that women cannot Quaid-e-Azam had clearly guaranteed equal status and rights. And when portfolio. This is not what the Quaid-e-Azam had guaranteed. The High Court, Supreme Court, nor they can hold any important office or become President or Prime Minister nor can they be Judge of the to follow their faith in their personnel life but they can neither rights and opportunities to the minorities that only they have the right from the honourable Law Minister, when you are going to deny all and status. Where will be the equality, Madam Chairperson? May I ask it has no business with the State you will be treated with equal rights status. You may be Muslim, you may be Hindu, Parsi or Christian but which he has emphasized time and again about equal rights, equal Now, how many speeches can I repeat of Quaid-e-Azam in

Under Section 7 it says:

"The State shall make effective arrangements."

Under Section 6. It says:

The provisions of the Bill, however, do not enforce anything because the provisions say, let me just refer to few of the provisions

1991."

"This Act may be called the Enforcement of Shariah Act

least; that the Bill says:

May I just simply ask how could a subordinate legislation like a Bill could provide a constitutional backing? Had there been a word necessary to give these measures legal backing I would not have objected to it but a Bill which is in capable of giving that backing, to say the least, is deception and ultra vires to the Constitution. Because this object of the Bill is to give constitutional backing which cannot be given by this Bill. It can only be provided by a constitutional amendment and the constitutional amendment which was the original package of the Government, for some strange reasons has been withheld and for that the Treasury Benches would be in a better position to explain the reasons. Because on the 10th of April, 1991, before the joint sitting of the two Houses, the Prime Minister had categorically announced that he was going to present two Bills, one Shariah Bill and the other, Amendment to the Constitution. Perhaps that thing on the background, the draftsman inadvertently continued to maintain such wording which is deceptive and ultra vires to the Constitution. The very first clause, Madam Chairperson, is based on " ", to say the least; that the Bill says:

"The State shall take necessary steps to ensure that the education system of Pakistan is based on Islamic values."

Section 8 says:

"The State shall take steps to ensure that the economic

system."

shall at a future date through some other means, through some other legislation; nothing is being enforced now. So, it is rightly declared by most of the examiners of this Bill that this Bill is nothing but a declaration of an intent to enforce Shariat. So, when we are talking of Islam, when we are talking of the sacred name of Islam, when we are talking of Shariat, is it not incumbent upon us to be truthful and stop being deceptive or indulge in any hoodwinking? It is against the very spirit of Islam that you are showing something else, title is something else and inside is something else. You are only providing justification to all those adulterators and blackmarketeers in the country that the label say something else and inside is something else. This is not fair. This is only intended to ridicule Islam which we cannot allow because Islam is above politics, Islam is totally far above all other considerations because this is your belief, this is your religion, this is your 'Din'.

You cannot allow people to play with the words that we can do in our politics but we cannot allow it to be done in our religious field and I would appeal to them if it has happened inadvertently, the inadvertant mistake should be corrected and if it is a deliberate then this is what I really wonder as to what is the real object of the

Government in passing this Bill. Because the very perusal of this Bill does not support the pronounced intention. The pronounced claim and promises being made by the Government, it belies them, completely belies them. I move further that nothing contained in this Act shall effect the personal law, religion, freedom, tradition, custom and any way of life of non-Muslims. This is a very alarming clause and there is an alarming omission that in all previous Bills and the present Constitution there is a specific proviso meant for the different sects of the Muslims having the rights and authority to continue to pursue their beliefs that explanation existed in all the Constitutions and in all the previous Bills. I am at a loss to understand why that explanation enabling different sects of Muslim to continue to follow freely without any fear or any hindrance their own rituals, beliefs and Shariah has been omitted. Because there cannot be two opinions that we have more than one sects. One can say that there are 72 'Firqas', I may say if there are not all 72 'Firqas' existing in Pakistan then there are at least five very well recognized 'Firqas' and Shariahs existing in Pakistan and those are, Hanafi School, Maliki School, Shaafi School, Humblly School and Jafferi School and their existence cannot be denied. There are more and I am not going to restrict my division or demarcation of the recognized schools of jurisprudence or a recognized Shariah to five or six but they are very well recognized. May I refer to the previous Bills which specifically provided this starting from 1950. There was a Committee of Basic Principles which drafted its report. I am grateful to the Research Cell of National Assembly perhaps under the able guidance of the Law Minister which produced this very informative document at one place and section 5 of this report of Basic Principles Committee which was constituted in 1950, provided that the Holy Quran and the Sunnah wherever, these expressions occur, shall mean when applied to any sect such interpretation thereof as is recognized

and accepted by that particular sect.

This indicates the intentions of the founders of the country because in those days all those who participated in the creation of Pakistan were very much alive. Now, we move further. An explanation under Article 198 of the 1956 Constitution clearly provides that in the application of the Article to the personal law of any Muslim sect the expression Quran and Sunnah shall mean the Quran and Sunnah as interpreted by that sect. Similar explanation Madam Chairperson, existed in 1962 Constitution. In 1962 Constitution an explanation under Article I also provided the same thing. In the application of this principle to the personal law of any Muslim sect, the expression Quran and Sunnah shall mean the Quran and Sunnah as interpreted by that sect. I move further and go to that Bill which were introduced in the past in 1988. First of all I may refer to the present Constitution of 1973. An explanation under Article 227 of this Constitution makes it clear that in the application of this Article 227 which refers to the provisions relating to the Holy Quran and Sunnah it means:

"Explanation.- In the application of this clause to the personal law of any Muslim sect, the expression "Quran and Sunnah" shall mean the Quran and Sunnah as interpreted by that sect."

Same is the situation in the Shariah Bill of 1988. It also contains the same explanation that while interpreting and explaining Shariat as envisaged in Article 227 of the Constitution the expression 'Quran and Sunnah' shall mean the Quran and Sunnah as interpreted by that sect. And so even the Bill which is before us today when it was introduced in the National Assembly, Madam Chairperson, it also contained similar provision to provide protection to the interpretation of

One of the basic reasons that it is going to promote friction, conflict, confusion, chaos in the country when it will be known to the various sects that their rights and their *fiqhas* and their beliefs "will not be protected". Why that express protection provided under Article 227 of the Constitution is not being made available and is not being reproduced in the Bill. Are they going to enforce the *fiqha* of the majority? Surely not because in terms of Din, and in terms of

Muslims. This is the basic reason that I oppose this Bill.

and why are they creating panic among the various sects of the leader, are trying to violate the dictates of the founder of the nation believes to be his follower and who claims Quaid-e-Azam as its dictates of the founder of the nation then why this government, who Muslims or non-Muslim minorities. When these are the categorical would never interfere with the faith and belief of any sect among basic principle of freedom for all religions and sects. The League guaranteed. He said that Muslim League was already pledged to its Conference, in 1945, Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah had himself guaranteed this to all Muslim sects. While addressing Shia grave and gross omission particularly when the Quaid-e-Azam had and I just cannot possibly understand any reason or logic about such a taken into consideration. There is no such protection for those sects Islam belonging to prevalent Islamic schools of jurisprudence may be be followed and the exposition and opinions of recognized jurists of of interpretation and explanation of the Holy Quran and Sunnah shall while interpreting and explaining the Shariat the recognized principles. Instead, a new explanation has been introduced in its section 2 that interpretation of Quran and Sunnah as being followed by any sect. present Bill, as passed by the National Assembly, does not protect the various sects. I am really bewildered and shocked to see that the

confer status to any Bill which is higher than the Constitution.

Bill itself is a subordinate legislation and subordinate legislation cannot will remain supreme no matter what you write in this Bill because this people and the masses. Because for all practical purposes Constitution objectives. Don't use the sacred name of Islam for hoodwinking the not to mix Shariah with political slogans. Don't use Islam for political supremacy and political disputes and beliefs. How, should I emphasise before Shariah. Shariah's supremacy is far higher than our political layman, for God's sake don't insult intelligence of the people. We bow Constitution of Pakistan is still there? You may make fool of the says supreme law. How can it possibly be supreme law when the and people may say where is it written, look here it is written, it people that look! we have brought Shariah which is the supreme law object is just to have grand high sounding slogans and to impress the actual fact we may be fool the people that is another thing, if the supremacy over and above the Constitution and the Parliament. In in the principles of interpretation of law, it cannot acquire the Constitution may endanger the unity of Pakistan because it is logical the federating units of Pakistan and anything to supersede the the Constitution itself. Because that is the sacred agreement between into one Pakistan. For God's sake do not undermine the importance of Constitution which binds the four provinces or units of this country supersede the higher status of the Constitution. Because it is the subordinate legislation. In pursuance of the Constitution it cannot Constitution of the country and a Bill cannot supersede this being a Bill or enacting this law then the supreme law automatically is the through which we derive all our authority including the making of this One another aspect is that when we made the Constitution and

be a room for massive confusion.

court, my God, the able and competent lawyers will tear it apart. Because there is so much vagueness, there is so much conflict. There is a conflict between the clauses. There is a conflict with the constitutional provisions. As I said that the provisions of the Article 227 have been neglected while defining Shariah and as I said section 3 is repugnant to the Constitution. A subservient legislation is incapable of assuming the superiority above the Constitution. As I said there are many points e.g. notwithstanding anything contained in any judgement or any other law including the present political system, including the Majlis-e-Shoora and the existing system of government it shall not be challenged in any court including the Supreme Court. This is not the only thing which requires saving and protection. There are several other things. The status of Armed Forces, I can not allow it to be questioned as ultra vires to Shariah because Armed Forces' presence under the present conditions is very much essential because there is a strong school of thought which says - 'there is no concept of standing army in Islam'. When you are not protecting it why should you expose the institution of Armed Forces to the risk of being dissolved in pursuance of a verdict from a Shariah Court. The moment this Bill will be passed, I assure you Madam Chairperson and the government that there will be a rush to the Federal Shariah Court and other courts. There will be preposterous prepositions which will be filed before the court and they will say 'no' this is illegal, the foreign policy is illegal. They will say that foreign policy is against Shariah. Why? Because somebody will quote the *Sura Maaida* ~~from~~ from the Holy Quran which was recited this morning when the session started. Somebody will say there is no room for standing army. Somebody will say that when you have had ~~all~~ there is no room for State Bank of Pakistan. Somebody will say that 'no' even currency notes are against Islam. There is a dispute. There are two opinions. Somebody will say that

Because there is so much vagueness, there is so much conflict. There is a conflict between the clauses. There is a conflict with the constitutional provisions. As I said that the provisions of the Article 227 have been neglected while defining Shariah and as I said section 3 is repugnant to the Constitution. A subversive legislation is incapable of assuming the superiority above the Constitution. As I said there are many points e.g. notwithstanding anything contained in any judgement or any other law including the present political system, including the *Majlis-e-Shoora* and the existing system of government it shall not be challenged in any court including the Supreme Court. This is not the only thing which requires saving and protection. There are several other things. The status of Armed Forces, I can not allow it to be questioned as ultra vires to Shariah because Armed Forces' presence under the present conditions is very much essential because there is a strong school of thought which says - 'there is no concept of standing army in Islam'. When you are not protecting it why should you expose the institution of Armed Forces to the risk of being dissolved in pursuance of a verdict from a Shariah Court. The moment this Bill will be passed, I assure you Madam Chairperson and the government that there will be a rush to the Federal Shariah Court and other courts. There will be preposterous prepositions which will be filed before the court and they will say 'no this is illegal, the foreign policy is illegal. They will say that foreign policy is against Shariah. Why? Because somebody will quote the Sura Maaida (آل عمران) from the Holy Quran which was recited this morning when the session started. Somebody will say there is no room for standing army. Somebody will say that when you have had a *Umm*; there is no room for State Bank of Pakistan. Somebody will say that 'no even currency notes are against Islam. There is a dispute. There are two opinions. Somebody will say that look the whole State bank of Pakistan has been

Syed Iqbal Haider: I am just highlighting the apprehensions in the mind of the people that if culture is allowed, music is allowed, art is allowed, poetry is allowed, all these things in the presence of this ambiguity, we have to clarify while providing a proviso for protecting some institutions. We also have to provide a provision to

should wind up.

Madam Deputy Chairman: Iqbal Haider Sahib, now you

wound up.

Then, there will be a chaos about art and culture. Oh, music is illegal, music is un-Islamic. Whereas President of Pakistan every year gives awards to our artists. What will happen to our fine art position. Those artists who are rewarded and patronized by the Government. The whole Culture Ministry of the Federal Government will have to be

noted many of them.

look the whole State bank of Pakistan has been neglected. There is a saving clause under Section 19. I am aware of that which protects the contract etc., but what about the Constitution and activity of State Bank which is totally based on *riba* i.e. interest. Every day the State Bank of Pakistan prescribes the banking rate of interest to be charged. The whole functioning of the State Bank is based on an interest based economy. Can we allow the dissolution of centre of treasury? There will be a chaos, there will be a havoc in this country if people are allowed to go to seek their own interpretations about every thing not only on this, even Zamindari system, what will be our economic, even the future sale of crop is also questionable. Can a Zamindar obtain loan against a future crop? I am saying that these are just off-the-cuff examples. There can be hundreds of examples I have

the State Bank of Pakistan. We have to provide a provision to protect our all faculties of arts and so many other things.

Madam Chairperson, then the Commissions which are envisaged under Sections 6, 7 and Section 8 etc., must have representation from the Members of the Assemblies and Parliament. Because they will be giving guide lines to the Parliament. In fact, I would like that the Chairman of such Commission should be a Member of the Parliament. Then, cutting short all the points that have been spelled out by my other friends I would not discuss them in detail to save time. They are not required, they are already spelled out, with regard to education, with regard to economy, they are very much there in the Constitution, they are very much there in other statutes and other policies. You have to have eradication of social evils. There is a

نظام عدل ہے کہ عدل کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کے لئے
 کی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ جو چیزیں ضروری ہیں ان کے لئے
 ضرورت ہے یہ چیزیں اور اس سے زیادہ نہیں ہیں۔

The only provision for Islamization which requires enactment is the economic system of this country and that provision has been on the contrary protected under the Shariah law under Section 19. This is the only field where the legislation is required to Islamize the economy. You don't need legislation to Islamize the judicial system. You need legislation for Islamization of the economic system but that economic system shall continue to remain over and above our Shariah Laws. Then, the more alarming thing is that one aspect which I would like to highlight is the eradication of the obscenity and vulgarity.

Madam Chairperson, this is a clause which is capable of being

have to have eradication of social evils. There is a

our all facilities of arts and so many other things.

protect the Armed Forces. We have to provide a provision to protect the State Bank of Pakistan. We have to provide a provision to protect

Madam Chairperson, this is a clause which is capable of being abused by very many narrow minded people. As I said earlier that even an anatomy book was burnt on the point of being obscene. It can happen even tomorrow about other things also. We have to safeguard this vagueness, this obscenity and vulgarity are too vague and are capable of being abused. Anything can be obscene and vulgar. It depends upon the very mind of the person who is looking at it. It will depend upon his own personal nature of the person and these values keep on changing for anything even showing of finger might be obscene in the manner you show it but such vagueness we can not permit in a law.

Madam Chairperson,.....

Madam Deputy Chairman: Thank you.

Syed Iqbal Haider: No, just coming to the last but I am conscious of the fact that I have taken time and you have been very kind, I must say, and I do feel obliged by your goodness in the end my humble submission is that if we are genuinely concerned about Islamization, if we are sincere about it, then, we will have to have the conditioning of the minds first.

Gentlemen, my honourable members, it is just not possible to enforce Islam through this strategy; it is not possible: it is counter productive and it might lead us to ridiculing of Islam and I have to cite an *Alam-e-Din* (آلہ دین) such an Alam who does not even like to call himself Maulana. He himself once told me that the very word 'Maulana' in his opinion, is against Shariat. Because Maula is only Allah, the Greatest, and no anybody else; so, never call me Maulana.

[illegible]

— ۱۷۸ —

[illegible]

----- ۛ تر چیتہ جہ سببہر دہان و سببہر دہان - ۛ - ۛ

آر. ج. ۱۳۹۹ = ۵۰۰۰۰ : ۱۰۰۰۰۰ : ۱۰۰۰۰۰

- ہرگز نہ کہ یہ تیرے ہی لیے ہے

- بھائی! آج آپ کو ایک عجیب سا خواب ملا ہے، جس میں آپ نے دیکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کو ایک کتاب دی ہے جس کا نام ہے "میراثہ"۔ یہ کتاب آپ کے لئے ہے۔ اس میں آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ ایک بڑے بڑے شخص ہیں۔ آپ کو یہ کتاب دینے کے لئے میں نے اس شخص کو کہا ہے کہ وہ آپ کو یہ کتاب دے۔

एष अ.न. २५ वंशः -----

۱ - خ تر تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه
 ، تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه
 تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه
 تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه
 تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه
 تبه کرمه و تبه کرمه - تبه کرمه و تبه کرمه

۲۵۹

آقای - صاحب محضر و مدبر محترم : عرض : بی نظیر و بی نظیر

Thank you very much.

my intention.

I am grateful to the Chairperson and to my honourable colleagues who have heard my submissions with patience and I am sorry if I have hurt anybody's feelings. I assure him that it was not

